UNIVERSAL LIBRARY
OU_188879
UNIVERSAL LIBRARY

وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا

مراۃ العرب

یعنی

سفرنامہ نادر

جسمین واقعات سفر سنہ ۱۳۲۸ ہجری مطابق سنہ ۱۹۱۰ء - اور مناسک حج بیت اللہ و آداب زیارت مدینہ طیبہ
کے ساتھ عرب کے طرز تمدن - معاشرت - تجارت - صنعت - حرفت - سیاست منزل اور سلطنت
ترکی و گورنمنٹ برٹش کے محافظانہ و شاہانہ مساعی - شریف و والی مکہ مطوفین و مہاجرین و ریل ڈاک
تار شفاخانے طریقہ و ذرایع علاج وغیرہ کے حالات پر ایک دلکش پیرایہ مین مفصل بحث کیگئی ہے
ناظرین کیلئے عرب کے اصلی حسن و جمال و صحیح خط و خال کی ہوبہو تصویر کھینچی گئی ہے

مصنفہ

خاکسار نادر علی وکیل میرٹھ

مطبع مفید عام آگرہ مین باہتمام محمد قادر علیخان صوفی چھپا

جملہ حقوق قانوناً محفوظ ہین جس کتاب پر مہر و دستخط مصنف نہون وہ مال مسروقہ ہے

فہرست مضامین کتاب مرآت العرب موسومہ بہ سفرنامۂ نادر

خلاصہ مضمون	صفحہ

Checked 1978

التماس مصنف ۱۲

دیباچہ

جن شغلون مین مصنف کی عمر کا بڑا حصہ گزرا اور وہ خیالات جو علی العموم مسلمانون کی دلچسپی کے باعث مگر واقعی تباہی کے ذرایع ہین مصنف کی انقلاب طبیعت کا سبب و عزم سفر حجاز ۱

اسباب قرنطینہ

گورنمنٹ ترکی و برٹش کے شاہانہ و محافظانہ الطاف و مصلحتین نسبت قرنطینہ حفاظت حجاج و سلامتی راہ حجاز کے انتظامات - کامران کے حالات اور جو تکالیف چند سال پہلے تھین اونکا انسداد - حجاج کی آسایش و راحت کے سامان - حاجیون کا پاسپورٹ (اجازت نامہ) ۱۴

خلاصہ ایکٹ ۱۴ ۱۸۹۵ء قانون حجاج

انتخاب احکامات - سفر بحری - معائنہ ڈاکٹری مرض متعدی کی حالت مین سفر بحری کی ممانعت - اطلاع روانگی جہاز و سارٹیفکٹ - آتشگیر اشیاء کا بند، گاہون پر حجاج سے لیا جانا بندرگاہون کا روانگی کے لئے نامزد کر دینا عدن مین جہازات کا ٹھیرنا - سامان و تعداد خوراک حاجی - باورچخانے ماخانے

مضمون | صفحہ

حجاج کے ادای کرایہ وراحتون کا انتظام

معائنہ انسپکٹری نسبت لوازمات جہاز۔ ڈاکٹر کے خدمات ومقام ہسپتال وتکیر ملازمان جہاز کے خدمات وطریقہ بجاآوری ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲۵

حالات جہاز واخراجات ودرجات سفر واشیای ضروری کا ذکر

سب سے بڑا جہاز۔ تفصیل کرایہ۔ لباس وبستر روپیہ کا ہمراہ لیجانا و واپس لانا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲۹

کیفیت منازل

کلکتہ کا قیام اور وہان کی مختصر کیفیت۔ پیلٹ برگ کے حالات۔ رفتار جہاز دریافت کرنے کے ذرایع۔ سمندر مین صبح کا سین۔ امریکا کا بادی جہاز۔ اور اڑنے والی مچھلیان ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۳۵

کلمبو

کلمبو کی صفائی۔ مردم شماری۔ سواریان اوراونکے کرایہ کی شرح۔ ہوٹل۔ ریلوے اسٹیشن۔ زوارہ ایلیاجہان پر نشان قدم مبارک حضرت آدمؑ کا بیان کیاجاتا ہے عجائب خانہ۔ باشندگان کا حال۔ بندرگاہ۔ موسم۔ زبان۔ اور اثرات سمندر کلمبو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۴۰

مضمون | صفحہ

بندرگاہ بربرہ سمالی لین

سمالی قوم کے حالات۔ سمالی قوم کی انوکھی رسم۔ بربرہ میں پانی کا نل۔ - ۴۵

عدن

بندرگاہ عدن و شہر عدن کے حالات۔ بازار تالاب قدیم۔ مزارات۔
کشتی و گاڑی کا کرایہ۔ سمالی غوطہ زن۔ شارک مچھلی۔ موسم۔ - - - - - - ۴۸

باب سکندر ۵۱

بندرگاہ جدہ

شہر کی کیفیت۔ مردم شماری۔ بازار۔ قہوے خانے قبر حضرت حوا۔ دول
مختلفہ کے سفار ضروری سامان کا ہمراہ لینا - - - - - - - - ۵۲

بندرگاہ ینبوع ۵۶

ینبوع کی حالت و مردم شماری۔ ضروری ہدایات۔ وادی سعید۔ وادی خیف
بیر عباس۔ بیر درویش - - - - - - - - - ۵۹

مدینہ طیبہ کے نام حالات و طرز معاشرت

حکومت مدینہ۔ تبرکات مدینہ - - - - - - - - ۶۳

روضہ نبوی و حرم محترم ۶۸

مضمون | صفحہ

مجلس ذکر ولادت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومجالس رجبی وعرس کا حال ۷۱

زیارت اندرون شہر مدینہ طیبہ ۷۷

جنت البقیع۔ مسجد قبلتین۔ مسجد قبا۔ مسجد ہ عمرہ۔ وبیر خاتم ۷۸

کیفیت منازل از مدینہ طیبہ تا مکہ معظمہ

بیر علی۔ بیر معاش۔ بیر رجال اللہ۔ طبرا۔ بیر عنبریک۔ رابق۔ بیر قفیمہ
بیر عسفان۔ وادی فاطمہ - - - - - - - - ۸۲

مکہ معظمہ مین پہونچنا۔ وہان کا قیام۔

عرفات پر جانا۔ مزدلفہ ومنیٰ مین قیام کرنا۔ واپس مکہ مین آنا - - - - - - ۸۸

جغرافیہ عرب

درندے وپرندے۔ شتر مرغ۔ عربی گھوڑے۔ اونٹ۔ آب وہوا۔ پیداوار وفن زراعت
معدنیات۔ تجارت۔ اعراب خانہ بدوش کا حال۔ شہری اعراب کی بود وباش
کا حال تقسیم انسانی کی رو سے عربون کی قسم اور اونکا حلیہ۔ مستورات عرب کی

صفحہ	مضمون
	شکل و شمائل - بدون کی غذا - شہریون کی غذا - بدون کا لباس - شہریون کا لباس بدوی عورات کا لباس - شہری مستورات کا لباس - عادات مستورات - عربون کے خصائل -
۹۵	
۱۰۷	**بدوی قبائل کے نام و مردم شماری**
۱۰۸	**حکومت قبائلی اور اون کا قانون**
	مکہ معظمہ
	مکہ کے محلون کے نام اور اونکے مختصر حالات مکہ کے بازارون کے نام - قہوے خانے -
۱۱۰	
	حرم محترم و خانہ کعبہ معظم
	درہائے حرم - خانہ خدا - درکعبہ - حجر اسود - میزاب رحمت - حطیم - حفرہ - مطاف مقام ابراہیم - منبر - مصلے - غلاف کعبہ - قبۃ الفراشین - زنانہ عبادت خانہ - صحن حرم ستون - منارے - ہانڈیان و سامان روشنی - امام حرم - نمازیون کی تعداد ایک جماعت مین - معجزات خانۂ کعبہ - دار الحکومت - دار القضا - بیر زمزم -
۱۱۵	
۱۲۵	**حضرت ابراہیم علیہ السلام کے آگ مین ڈالے جانے کا قصہ**
۱۲۸	**تاریخ و تعمیر حرم و خانہ کعبہ**

غیر مذہب والون کو کعبہ شریف مین جانیکی ممانعت ۱۳۳

مصری اور شامی قافلے یا محمل کے حالات ۱۳۴

والی حجاز یا گورنر جنرل ۱۳۶

فوج حجاز- اوسکی تعداد- اوسکے مقامات اور حالت ۱۳۸

شریف مکہ کے اختیارات اونکا وقار- اونکی ذمہ داری اور خدمات ۱۳۹

مطوفون کے حالات اور جو شکایتین حجاج کو ان بزرگوارون سے پیدا ہوتی ہین یا ہوسکتی ہین اونسے محفوظ رہنے کی تدابیر ۱۴۵

مہاجرین کون ہین تخمیناً کسقدر ہونگے کس طریقہ سے بسر کرتے ہین- انکی کیا حالت ہے کن کے لئے ہجرت مناسب ہے ۱۴۸

اوسط و اعلی لوگون کے صرف کا اندازہ و تخمینہ ۱۵۱

مضمون | صفحہ

نکاح و مہر کا طریقہ طلاق کا رواج اور اوسکا اثر تمدن
وخانہ داری پر ۱۵۲

بردہ فروشی کے مختصر حالات
یورپ کی سعی مشترکہ۔ ترکون سے معاہدہ۔ اب کہان سے آتے ہین۔ کس
قیمت کو ملتے ہین۔ مردون عورتون سے کیا کیا خدمات لی جاتی ہین۔
آزادی وغیر آزادی مین اونکی کیا حالت ہے وہ اپنی موجودہ زندگی سے نارضامند
ہین یا خوش بردہ فروشی عرب سے بآسانی موقوف ہوسکتی ہے یا نہین غلامون
کی حالت تمام دنیا کے نوکرون کے مقابلہ مین کیسی ہے۔ سابقہ شریعت
کی غلامی۔ مشرقی یورپین سیاحون کا خیال اسلامی غلامی کی بابت ۔ ۔ ۔ ۱۵۵

دار الشفا طریقہ علاج ۱۶۴

حجاز مین ڈاک وتار کی حالت ۱۶۵

دنبون کی فروخت وکرایہ شتران واوقاف وغیرہ سے
تخمینًا جو عرب کو سالانہ ملتا ہے ۱۶۷

طائف شریف ۱۷۰

مضمون	صفحہ
حجاز ریلوے اور اوسکی تیاری کا زمانہ موجودہ و آیندہ راستہ	١٧١
سفر حجاز مین تکالیف سے محفوظ رہنے وقتون سے بچنے اور راحت سے منازل طے کرنیکے تدابیر و سامان	١٧٢
موجودہ سلطنت ہند کی خوبیون اور عملی کارروائیون کا ذکر	١٧٤
سلطان المعظم	
مختصر حال سلطان المعظم - اونکی محبت کے وجوہ - اونکے اخلاق - اونکی فیاضیان ترکون کے خصائل - عربون مین جو ترکون کی وجہ سے ترقی ہوئی اصلاح طلب امور -	١٨٨
واپسی وطن بمبئی کے حالات	١٩٨
ضروری ارکان و اعمال حج و زیارات	
فرائض حج - واجبات حج - ایام حج - مواقیت احرام - طریقہ احرام - مکہ مین داخلہ و طواف القدوم - احکام حج - جنایات یعنی قصور کے کفارے کا بیان مقامات قبولیت دعا - و ضروری ادعیہ	٢٠١

مضمون | صفحہ

افضلیت باہمی حرمین

حاضری مدینہ حرم نبوی و روضہ اقدس و نیز دیگر مزارات مقدس وغیرہ پر جو سلام پڑھے جاتے ہین - - - - - - - - ۲۱۱

فوائد روحانی کے علاوہ دنیاوی برکتون کو شارع علیہ السلام نے ملحوظ رکھا ہے

زمانہ جاہلیت مین عربون کے اطوار و وحشیانہ رسمین - عثمان نامی سردار جاہلیت کی رقت - وحشیانہ رسوم کا ترک - حضرت جعفر طیار رضی کی گفتگو - بادشاہ حبش سے حضور سرور عالم کا اپنے اور نیز جملہ پیغمبران خدا کی رسالت کا تکمیل فرمانا آخری حج مین حضور خاتم النبیین کا وعظ اور آپکی اخلاق برگزیدہ کا مختصر تذکرہ - اسلام کا جلد شایع ہونا - حضرت عمر رضی کے قاصد کی گفتگو شاہ ایران سے - - - ۲۲۹

حج کے فرض ہونے مین حکمتین و فوائد

اعمال حج مین انسانی خیال اور عادات کی رعایت - احرام و طواف و سعی وغیرہ کی فلسفیانہ حکمتین - - - - - - - - ۲۴۰

تبا خ مسیر

التماس

تقدیم کتاب ہذا سے غرض مولف نہ گرمی بازار سخن اور نہ جلب منفعت - بلکہ اصلی مقصد داعی ضروریات وقت - یا ادائے فرض انسانی اور خدمت عامہ خلایق ہے -

قاعدہ قدرت ہے کہ جو چیز عزیز ہوتی ہے اوسکے کثرت ذکر سے قلب کو فرحت و تسکین پہونچتی ہے اسکے برعکس جس چیز سے نفرت ہوتی ہے اوسیقدر اوسکے بیان سے دل کو وحشت -

ان دونون اصولون کا منشار - حدیث خیر الانام سے یون کیا گیا ہے مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ عبرت کی جگہہ ہے کہ مناسک حج وسفر حجاز کے تذکرے فسانون کے استعجاب سے سنے جائین لیکن یہ امر کوئی متعجب انگیز اور نادر واقعات سے نہین - جن مقامات کی خوبیون پر کثرت سے حجاب حائل ہون - جہان کی خبرون کے دل خوش کن وسائل مسدود - واقفیت عامہ کے ذرایع محدود یعنی نہ جہان سے کوئی رسالہ شایع ہوتا ہو نہ کوئی اخبار نکلتا ہو - جہان زمانہ کی رفتار سے واقف - دنیا کے نشیب وفراز سے باخبر - نیرنگی عالم کے آشنا اصحاب گمنامی کے پردہ مین ہون -

جن بزرگوارون سے واقفیت کی کچھہ امید کیجا سکتی ہے وہ اصلی واقعات کے بیان کرنے مین مضایقہ ہی نہین - بلکہ اپنی طمع ذاتی کی بناپر غلط وخلاف خبرین سنانے کے عادی ہون -

بیچارے مسافر زائرین کو بجز پریشان خبرین سننے اور اپنی جان ومال کی حفاظت کی تدابیر سوچنے ذاتی تکالیف وراحت پر نظر ڈالنے اور فرایض مذہبی ادا کرنے سے اتنی مہلت ہی نہ ملتی ہو کہ وہان کے حالات پر تفصیلی نگاہ ڈالین یا اسباب سے نتائج نکالین یا ایسے ذرایع پیدا کرین جنسے اصلی حالات پر اطلاع ہو -

یہ وجوہ ہین کہ جن بزرگوارون نے سفر حجاز کے بعد جس قدر حالات تحریر کئے ہین اون مین بجز

اپنی مصیبتون - دقتون اور پریشانیون کے باقی حالات اور واقعات کو نظرانداز کر دیا ہے۔

حقیقتاً جن منازل مین بحر و قلزم - رسم و رواج - زبان و لباس کے فاصلے سدراہ ہون۔ وہان تنہا مذہب کا تو احد ضروری محبت و ہمدردی اور یگانگت کس حد تک پیدا کر سکتا ہے۔ تجربہ بتلا رہا ہے کہ سفر حجاز جو ایک دلپذیر اور دلکش سیرگاہ بنتا چاہتا ہے افسوس ہے کہ وہ حیرت و وحشت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

اسکا نتیجہ یہ ہے کہ شارع علیہ السلام کی غرض جس اجتماع جمہور کی ہے وہ حاصل نہین ہوتی۔ اہل عرب کا قاعدہ تھا کہ جوجو باتین اثنا سے سفر مین اونکو پیش آتین اون پر تفصیلی نگاہ ڈالکر اونکو قلمبند کر لیتے اور اپنے زمانہ کی عمدہ یادگار چھوڑ جاتے - بڑے بڑے نامی سیاح اسلام مین گذرے ہین جنکے سفر نامے یورپ کے نامی مطبعون مین ہمیشہ شایع ہوتے رہتے ہین - اونکا سفر ایک مبارک کام سمجھا جاتا تھا جسکی وجہ سے تجارت - مال - دولت - تہذیب - تمدن اور علم سب حاصل ہوتے تھے۔

مین نے محدود زمانہ سفر مین مختلف حالات واقفیت پیدا کی - جو چیزین نظر آتین اونکو نگاہ تحقیق سے دیکھا اور قلمبند کیا۔ اتفاق حسنہ سے مجھے ایسے معقول وسائل بکثرت میسر آئے جنسے دریافت حالات مین کافی مدد ملی۔

مین اپنے ذمہ کا اداے فرض سمجھون گا اگر میری اس ناچیز و حقیر کوشش کا یہ نتیجہ نکلا کہ مسلمانون کو سفر حجاز سے زیادہ دلچسپی اور وہان کے حالات سے دلپسند واقفیت پیدا ہو۔

گو میری کتاب کے مقاصد سے یہ امر خارج ہے مگر حیز آرزو سے باہر نہین کہ گورنمنٹ برٹش سلطنت ترکی کو اس کتاب کے ذریعہ سے اس امر کے دریافت کرنیکا موقع ہاتھ آئے کہ انکے شاہانہ و محافظانہ مساعی کا نتیجہ رعایا کے دلون پر کیا ہے اور اونکی کوششین کہانتک اصلاح پذیر ہین

آخر مین یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ دیباچہ مین کچھ عبارت ایسی پائی جائے گی جسکو حدود متانت سے علیحدہ اور سفرنامہ حجاز کے نامناسب کہا جاوے تو بیجا نہین۔

دراصل مین اسوجہ سے مجبور تھا کہ جب تک مختصراً بھی یہ واقعات نہ لکھے جاتے تو مسلمانون

کے خیالات وحالات کا خاکہ اور میرے سابق وحال کی صورت ناظرین کو نظر نہ آتی ۔

میرے اکثر احباب تو یہانتک مصر تھے کہ مین اپنے ان واقعات کو تفصیلاً لکھون گر مین نے اپنی لیاقت واستعداد سے اسکو دور سمجھا کہ مطلب پورا پورا ادا ہو جاسے اور مضمون تہذیب سے گرنے نہ پاسے لہذا جو مضمون تمہید مین ایسے مبارک سفر کی اعتبار سے بیگانہ نظر آسے اسکے علاوہ اور بہی جو غلطیان قابل نظر انداز ہون اونکے بابت امید ہے کہ ناظرین کا کرم اور فیاضانہ اخلاق میرا شفیع ہو اور مجھے معذور و معاف کرے ۔

خاکسار

نادر علی

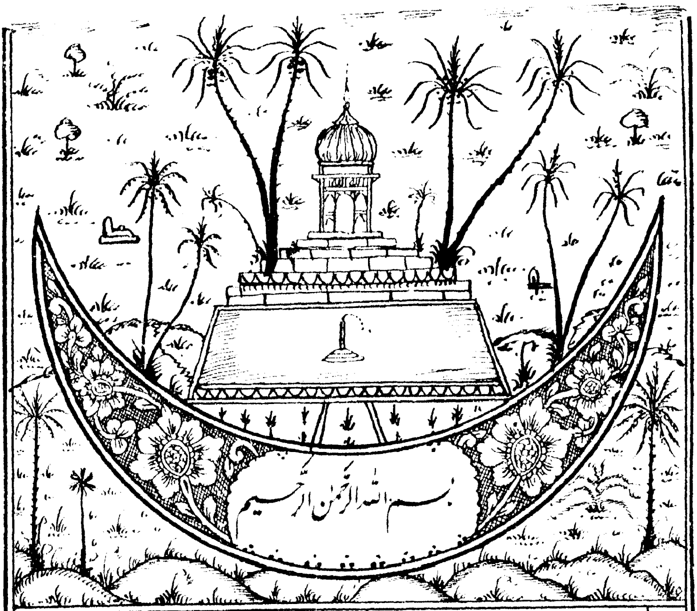

عصیان سے کبھی ہمنے کنارا نکیا
پر تونے دل آزردہ ہمارا نکیا
ہمنے تو جہنم کی بہت کی تدبیر
لیکن تری رحمت نے گوارا نکیا

اس عالم بے ثبات کے رہنے والے جانتے ہین کہ جب سے دنیا کے ظہور کو انسانی ادراک نے معلوم کیا ہے اسکے مجموعہ تاریخ کا ایک ایک صفحہ حالات نادر کے لحاظ سے رنگین باغ بنا ہوا ہے۔

بنی نوع انسان کے تذکرۂ افراد پر مورخانہ نظر ڈالی جاے تو اونکے حالات کی رنگارنگی واقعات کی مختلف العنوانی۔ اونکے طبایع کی بوقلمونی اونکے سوانح کی غرابت صاف بتا رہی کہ قدرت کے فیاض دربار سے بیشمار نعمتون کی تقسیم ہوئی ہے۔

اجرام فلکی۔ اجسام ارضی۔ عناصر موالید ثلاثہ وغیرہ کا ہیولی۔ لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم کی صورت معنوی نکات کی اسقدر بین تفسیر ہے کہ نیچر کی عظیم الشان برکتون سے کسیکو انکار نہین ہوسکتا۔ جملہ صوری و معنوی برکتون مین سب سے افضل ذات ستودہ صفات

محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایسے نبی امی کی ہے جسکی سرگذشت زندگی نے دنیا کو حیرت مین ڈالدیا
اور جسکی آواز نے ایک وحشی وجنگلی قوم کو جو کبھی کسی ملک گیر کے تابع حکومت نہوئی تھی فرمان بردار
کیا اور اوس اعلی مرتبہ پر پہونچایا جسنے بڑی بڑی زبردست سلطنتون کو زیروزبر کردیا اور آج بھی اوسی کے
برگزیدہ احکام - کرورون بندگان خدا کے اخلاقون پر حکمران ہین جنکے صدقہ مین وہ اسلام پر قایم ہین ۵

زبان پہ بار خدایا یہ کس کا نام آیا	کہ میری نطق نے بوسے مری زبان کیلئے

انبیاے کرام - صحابہ عظام رض - ائمہ اطہار رض - اولیاے کبار رح - اپنے اپنے عہد کے نامور اولوالعزم
سلاطین - اعلی طبقہ کے مصنفین - علوم مختلفہ کے موجد - فنون کثیرہ کے محقق - لشکر شکن شجاع
شہرۂ آفاق حسین - جان فروش عشاق - نامی سیاح - گرامی گوشہ نشین - حکما و فیلسوف ایسے
ایسے گذرے ہین کہ گو زمانہ صدیون دور نکل آیا لیکن اونکی سرگذشت زندگی اسوقت بھی نمایان ہے

یہ تذکرے اس امر کی خصوصیت نہین رکھتے کہ جو حصہ اچھون کے ذکر مین قلمبند ہوا ہے
وہ نظر شوق سے دیکھا جاے یا باعتبار تاثیر لطف ناظرین کو اپنی خوبیون کا مداح بناے اور
جو حصہ اسکے خلاف ہو اوسکو برا سمجھکر ورق الٹ دیے جائین - بلکہ دیدہ ور دانشمند دونون حصون
سے جداگانہ فائدہ اوٹھاتے ہین - اچھے تذکرون سے فضایل کا اکتساب کرتے ہین اور اونکی
نظیر بننے کے لئے اوسی برگزیدہ طریق پر چلتے ہین - برے حالات سے عبرت کا سبق
لیکر اون معیوب خصایل کے ترک کی کوشش کرتے ہین جنکے طفیل تمغۂ برائی گلے مین پڑتا ہے

مین اگرچہ اپنے مجموعی حالات پر غور کرنے کے بعد اس امر کو تسلیم کرتا ہون کہ میری تصویر
زندگی کے دونون رخ اسقدر وقیع نہین کہ اونکی سفیدی وسیاہی کسیکے دل و دماغ پر روشنی
کا پرتو تو کجا تاریکی کا اثر بھی پیدا کرسکے - مگر اتنا ضرور ہے کہ میرا بیان بعض حالات کی بنا پر دلچسپی سے
خالی نہوگا کیونکہ مجھے عنفوان عمر مین ایسی عجیب سوسائٹی ملی جسکا ہر ممبر مطلق العنان اور یہ تقاضای سن
خواہشات نفسانی کا مطیع - شبانہ روز شباب کی بیخودی مین مبتلا - رندانہ حالات و مستی مین
گرفتار - مآل اندیشی سے قطعاً بیخبر تھا -

معاش کی جانب سے اطمینان اسپر ہمسن احباب کے جلسے میسر آئے مشاعرون کی صحبتین - عاشقانہ اشعار سے رغبت - ہر دم شاہدانِ مجازی کے تذکرے - ہر شام کو بلاناغہ بازارون کے چکر - یہ وہ وجوہ تھے جنکی بدولت حسن پرستی کا چسکا پڑگیا - آنکھ اچھی صورت دیکھنے کی آرزومند رہنے لگی - ہر خوبصورت چیز سے محبت پیدا ہوئی - اچھے کپڑے پر عاشق - اچھے کھانے کا دلدادہ - میلون کے مبتلا - سیر و تماشون پر فریفتہ - بے تکلف صحبت کے گرویدہ - مزاج مین نگاہ یار کی طرح بیقیدی آگئی - جہان چاہا بیٹھ گئے - جہان چاہا رہ گئے - جب چاہا نکل کھڑے ہوئے

حُسن پرستی حقیقت مین ایک تقاضاے طبیعت اور وہ دام دلربائی جس سے چھٹکارا محال یہی وجہ ہے کہ کسی زمانہ - کسی عمر کسی قوم کسی ملک کے ساتھہ اسکو خصوصیت نہین - کم و بیش ہر زمانہ - ہر قوم ہر ملک مین اسکا چرچا نظر آتا ہے - ترقی شائستگی کے ساتھہ ساتھہ اسکی ترقی بھی پائی جاتی ہے -

حکماے متقدمین و متاخرین مین کوئی ایسا نظر نہین آتا جو حسن کی خوبیون کا معترف نہو -

(۱) فلاطون کا قول ہے کہ نیچر کا بڑا دعوی استحقاق حسن صورت ہے اسکے سامنے کسیکی نہین چلتی -

(۲) ارسطو کی راے مین تمام دنیا کی سفارشین ایک طرف اور روے نکو ایک طرف جسکو خدا نے اچھی شکل دی ہے ہزار سفارش سے بہتر ہے -

(۳) سقراط کو افسوس ہے کہ حسن وہ جفا ہے جسکی عمر تھوڑی ہے ورنہ یہ وہ جفا تھی جسپر ہزار عمر عیش و آرام قربان کیجاتی -

(۴) تھیا فرسطوس اسے وہ دام فریب بتاتا ہے جسمین مبتلا ہونا غایت راحت ہے -

(۵) ڈامیشن کا بیان ہے کہ اچھی صورت سے بہتر دنیا مین کچھہ نہین -

(۶) وڈ کا قول ہے کہ حُسن عطاے پروردگار ہے -

(۷) ہومر کہتا ہے کہ اس سے بہتر نیچر مین کوئی نعمت نہین -

(۸) کارنیڈیز کی نظر مین یکتائی کی سلطنت صرف حسن ہے جسمین کسیکو شرکت نہین -

(۹) تھیا فرنطیس کی راے مین حسن وہ دلربا عیب ہے جسکی رعایت مین طبیعت کو اختیار نہین۔

(۱۰) کیٹس کا مقولہ ہے کہ سچائی حسن ہے اور حسن سچائی۔

(۱۱) ٹینسن بھی کمال کے ساتھہ انس کو لازمی بتاتا ہے۔

انتہاے افضلیت حسن کی یہ ہے کہ اللہ جمیل و یحب الجمال ؎

ساری یہ حسن کی دستکاری ہے	اچھی صورت انھین بھی پیاری ہے

کلام پاک مین قصہ حضرت یوسف علیہ السلام کو بھی احسن القصص فرمایا ہے۔ حقیقتاً حسن مین کشش کا وہ فطرتی مادہ ہے کہ یک نگاہ دیکھنے سے زمین پاؤن کے نیچے سے نکل جاتی ہے محتاط و متین بزرگوار بھی کہہ اٹھتے ہین ؎

جا کر پڑی نگاہ جو یا حسن نگاہ سے	دل کھینچنے لگا کوئی آنکھون کی راہ سے

حسن کی خوبیان نقش نگین خاطر ہین۔ حسینون کے ستم شاہان وقت کی رعایتون اور الطاف سے زیادہ دلکش ہوتے ہین۔ گو حسن پرستی کا مادہ انسان مین فطرتاً ہو مگر مسلمانون مین اسکا چرچا زیادہ تر مذاق شاعری کی وجہ سے پایا جاتا ہے۔ بہار عشق۔ زہر عشق۔ فتنہ عشق جسمین مصنفت کے پرشوق سوانحات عمری یا خوش فعلیون کے تذکرے درج ہین۔ بدر منیر۔ گلزار نسیم۔ طلسم الفت۔ دیوان رنگین کلام جان صاحب لکھنوی جب ملک کے نوخیز شوق کی نظرون سے تکیہ کے نیچے یا پلنگ کے سرہانے اپنے بزرگون سے چھپا کر دیکھتے ہین تو کوئی اظہار عشق و بیتابی کا فحش طریقہ ایسا نہین ہے جسکی تعلیم ان خوش فکر مصنفون کے کلام سے اونکو نہو جاتی ہو۔ پڑھنے کے وقت تو دل بس یہ چاہتا ہے کہ جسکا قصہ ہے باعتبار چال چلن ہمکو وہی ہو جانا چاہیئے۔

باقی اور دیوانون کو باستثناے چند جو توحید۔ نعت تصوف سے تعلق رکھتے ہین۔ کوئی صاحب ذرا اوس طرح ملاحظہ فرمائین جیسے کہ نوعمر اہل مذاق مطالعہ کیا کرتے ہین پھر وہ خود تصفیہ کر دینگے کہ کوئی کارروائی دنیوی۔ کوئی مفید مشغلہ۔ کوئی اخلاق و مذہب کی کتاب ایسی نہوگی جسمین اونکی طبیعت کو

انقباض یا ایک نوع کی نفرت نہوتی ہو - کبھی بھولے سے کسی وقت بخیال دانشمندی مفید کاموں کی جانب رجوع بھی ہوں تو وہی حالت قلبی جو ان مضامین کے مطالعہ سے پیدا ہوتی ہے ملامت کرکے اوس مفید کام کی جانب سے طبیعت کو پھیر دے گی اور فوراً خیال ہوگا کہ کیوں بیفائدہ جھگڑوں میں پھنستے ہو - تم مسلمان ازلی عاشق جنتی لوگ ہو ؎

آسمان بار امانت نتوانست کشید	قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند

کی شان نزول - تمہیں ان معاملات سے کیا سروکار - یہ سارا دھندا اسلئے ہے کہ پیٹ پلے ہو ؎

ہر صبح آسیا کہتی ہے بآواز بلند	رزق سے بھرتا ہے رزاق دہن تیرہ کے

مرنے پر بھی اپنے حصہ رزق سے تیسرے دن نقل وچنے تقسیم ہوتے ہیں - تہ زمین ہر نئے پارچہ کفن ساتھ لیجاتے ہیں خواہ چندہ ہی سے کیوں نہ ملے -

رزق کی وہ افراط - لباس کی یہ کثرت پھر مصیبت میں پڑنے سے واسطہ - اس کے لئے اور توہین کیا کم ہیں جو لاکھوں پیدا کرنے کے بعد دو وقت کے معمولی کھانے اور ذلیل لباس کو بھی داخل فضولیات تصور کرتی ہیں -

ساقی نامہ پڑھا نہیں اور شراب کی محبت ہوئی نہیں ؎

چیست دانی بادۂ گلگون مصفا جوہرے	حسن را پروردگارے عشق را انگیزے

شاعر کو شراب کی کیفیت اور صورت تک سے ناآشنا ہو مگر کلام سے ترشح ہوتا ہے کہ عمر بھر اسکا گھر میخانہ رہا ہے یا ہفتاد پشت کا شرابی ہے -

مخصوص موسم بہار و برسات میں شراب کی کیا کیا تمنا ہو رہی ہے ؎

مستانہ بہار آئی ہے لا شفقِ من پھول	ساقی ہیں گلابی کی طرح توبہ شکن پھول

ایک طرف دعا کیجاتی ہے ؎

دھواں بھٹی سے اٹھکر یا الٰہی ابر رحمت ہو	کہ پیش زاہدانِ خشک تر دامن کی عزت ہو

دوسری جانب کوئی دست بدعا ہے ؎

حشر تک یارب طفیلِ خادمانِ میفروش	اک در توبہ کھلا رکھہ اک دوکانِ میفروش
سجدۂ دیر وحرم سے کام کیا انسے مجھے	بس ہے پیشانی کو میری آستانِ میفروش
سب پیئے مدہوش ہین اور بیکار رہے ہین **قطعہ**	
وہ رند ہین کہ زہد مین بھی تھا خیالِ مے	جسکا کچھہ اس بلا کا پڑا تھا شراب کا
توبہ بھی ہمنے کی تو دعائے قدح پڑھی	دن بھر رہا جو شغل بھی تو آفتاب کا
کوئی فتوے پوچھہ رہا ہے کہ	
بتا ساقی کفارہ کیا ہے رسمِ مے پرستی مین	قسم پیرِ مغان کی جھوٹہ کھا بیٹھے ہین مستی مین

اب کچھہ عرصہ سے نادلون نے وہ زور پکڑا ہے کہ الامان - نوخیز دلون مین جوش وولولون کے ذریعہ سے محشرستان پیدا کرکے شورِ قیامت برپا کر رکھا ہے جسکو دیکھیے نامہ اعمال کی طرح ایک ہاتھہ مین لئے پھرتا ہے - ہر نوجوان قیس وفرہاد بنا ہوا ہے - جوش عشق اُنگون پر ہے - اُلجھن بڑھتی جاتی ہے - پہلو کا تکیہ رات رات بھر ادھر سے اودھر - اودھر سے ادھر بدلا جارہا ہے اور نیند ہے کہ کسیکے آنے کی طرح قسم کھائے ہوئے ہے - تصوّر مین کسی سے باتین ہو رہی ہین کہ رات کا سناٹا انتظار کے خوگر سے پوچھو کہ کیا وحشت خیز ہوتا ہے - کروٹین بدل بدل کر کراہنا اوسیکو زیب دیتا ہے جسکے پہلو سے کوئی عزیز وخفا ہو کر اُٹھہ گیا ہو - کلیجہ پر ہاتھہ رکھہ رکھکر ٹھنڈی سانسین بھرنا اوسیکا حصہ ہے جسکے دل مین کسیکی گرمی انداز نے چھالے ڈالدیے ہون اُٹھہ اُٹھہ کر بیتابانہ ٹہلنا اوسیکو بھلا معلوم ہوتا ہے جس سے کسی کافر نے وعدہ آنے کا کر دیا ہو - ذرا ذرا بات پر آنسو اوسیکی آنکھون مین بھر آتے ہین جسنے مدت سے کسیکا بھولا چہرہ نہ دیکھا ہو -

پھر دل کو تسکین دی جارہی ہے - کہ رات کو میٹھی نیند اوسیکی آنکھون مین گھل مل کر آتی ہے جسنے تمام دن محنت مین کاٹا ہو - وصل کی شب وہی اپنے دوست سے ملکر زیادہ محظوظ ہوتا ہے اور جامہ مین پھولا نہین سماتا جو ہجر کی راتون کو آنکھون مین گذار دیتا ہے - بہار مین وہی شجر زیادہ

لہاہاتا ہے جسنے خزان مین سب سے سوا صدمے اوٹھائے ہون - کسی شیرین ادا کا شربت دیدار اوسیکو مزا دیتا ہے جو برسون کا تشنۂ دید ہو -

یہ ہم لوگون کی حالت ہے ؎

سگے روزہ نماز آمدہ گئے بادہ شدہ منع	زین حادثہ در میکدہ اصلا خبرے نیست

غرض اس لغو شاعری اور بیکار تصنیفات کے طفیل جسمین جہوٹی عشق بازی اور مے پرستی کے سوا مفید مضامین کا بہت کم ذکر ہوتا ہے ہزارہا مجنون دے پرست پیدا ہو گئے - اسکا یہ سبب بہی ہے کہ مسلمانون کو ایسے مضامین سے بچپنے سے ایک گونہ مناسبت و رغبت بہی ہوتی ہے اور یہ رغبت عنفوان مین رنگ لا کر گل کہلاتی ہے -

نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مسلمانون کی بربادی اور تنزل ارتقائی کے بڑے اسبابون مین یہی گندے مضامین ہین برے افعال کی تحریک انہین ذرایع سے ہوتی ہے جو موروثی جایداد و خاندانی شرافت کو برباد کر کے بے آبرو مفلس بنا دیتی ہے -

گو میری طبیعت کو بشیتر لغویات سے قدرتی مناسبت نہ تہی اور اس وجہ سے احباب زمانہ کا پورا مقلد و ہم مشرب نہو سکا تاہم شاہد پرستی کا مرض پڑ گیا جسکا ادنی نتیجہ یہ ہے کہ ہمیشہ زندگی قلندرانہ بسر کی جو کچہہ دن کو کمایا وہ رات کو صرف کر دیا باقی اگر بچا اوسکو ایسی بینک نا ضل مین جمع کیا جہان سے نہ کوئی عدالت دلا سکتی ہے اور نہ قانون اخلاق -

آزادی پر صحبت خراب ملی گویا سانپ نے کاٹا اوسپر کہائی افیون اب بچنا تقدیر سے اور بچانا خدا کا کام تہا - تعلیم محدود تہی - زمانہ کے لحاظ سے اور ضرورتون کے لئے ناکافی - تعلیم مغربی جو اس زمانہ مین شرط زندگی ہو گئی ہے اور روشن خیالی کی ایک شمع منور ہے اوسکی ذرا گنجایش نہوئی - لہذا - ناعاقبت اندیشی شعار تہا - احتیاط سے کام لینا کفر جانا - اسراف کو صرف بجا خیال کیا حتی الامکان ضرورتون کا بہی خون کر کے غیر مستحق احسان فراموش توکل پیشون کے نذر کیا -

بارگاہِ قدرت سے اچہی تقدیر اوسکے ساتہہ شگفتہ طبیعت لایا تہا جسکی وجہ سے ہزارہا

احباب باکمال صاحب جمال خوش حال میسر آئے - کوئی رنگین صحبت ایسی نہ تھی جس مین دوست و آشنا میری شرکت کے دل سے آرزومند ہوتے - رندانہ خیال کے اعتبار سے وہ وہ آرزو فزا سامان نشاط میسر آئے کہ جنت کا خاکہ آنکھون مین پھر گیا - ہزارون جلسہ عیش ایسے نصیب ہوئے جنکو طلسم روزگار کہا جائے تو تشبیہ ناتمام ہے - بیشتر میری سوانح زندگی افسانۂ دلفریب کا حکم رکھتی ہین - جس واقعہ کو دیکھا جائے قصہ ناز نظر آئیگا -

میری آزاد عمر کا اچھا حصہ جن شغلون مین گزرا وہ عشرت پسند امرا کے لئے معراج کمال اور جن دل خوش کن صحبتون مین مدتون زندگی بسر کرتا رہا وہ عیش دوست دولت مندون کے لیے سرمایہ نازہین رو سا رنا عاقبت اندیش کے قصے اپنی بیتی رام کہانیون کے سامنے دفتر پارینہ معلوم ہوتے ہین -

قانون تہذیب اجازت نہین دیتا کہ اون واقعات کی تفصیل سے ان اوراق کو سیاہ کرون ورنہ اگر اپنے واقعات زندگی ناول کے پیرایہ مین لکھون تو ناظرین کی دلچسپی و عبرت کا اچھا سامان ہوجائے وہ صحبتین خواب وخیال اور سوتے جاگتے کا قصہ تہین ؎

افسانۂ شباب خدارا نہ پوچھیے		دیکھا ہے جسکو جاگتے مین یہ وہ خواب تہا	
اس خواب کو خوب دیکھا اور نیند بھر کے سوئے جب آنکھ کھلی تو آفتاب سر پہ تہا ؎			
دن جوانی کے گئے اونکی ملاقات گئی		خواب کا ذکر ہی کیا بات گئی رات گئی	

خراب مشغلون اور لغو صحبتون کا نتیجہ اگر تضیع اوقات یا بربادی مال تک محدود رہتا تو چندان مضایقہ و مناسبت نہ تہا - مگر ان اشغال و افعال کا اثر دل و دماغ تک پہونچا جس سے صحت مین نقص ذہنی تیزی پست - اور طبیعت مین انقباض پیدا ہوا اور وہ وہ شدید امراض لاحق ہوئے جنہون نے پریشان کردیا بار بار زندگی سے مایوسی اور علاج سے ناامیدی ہوئی -

یہ بات خیال رکھنے کے قابل ہے کہ جس شخص کا زمانہ موافق قلندرانہ بسر ہوا اوسکے تعطل کا کیا ذکر ہے اس حالت مین احباب بیگانہ و ارباب زمانہ کا بھی تجربہ ہوا - ذرا سے انقلاب مین آشنائی -

بیگانگی ہوگئی خاطرداری ظاہرداری سے کرتے تھے دراصل کچھہ بھی نہین - افسوس اسکا ہے کہ جن پر بھروسہ تھا انہین سے زیادہ مایوسی ہوئی ہے

دلداری و محبت دلجوئی و وفا		معدوم ہین بصورت عنقا و کیمیا
گستاخ ہوئے عرض کیا ہے معاف ہو		ہمنے تو ایک دل کو نہ دیکھا کہ صاف ہو

اس زمانہ مین خودغرضی اور ضرورت کا نام محبت اور مالدار کا نام محبوب ہے - ہر شخص کو ضرورتون کے وقت اسکا تجربہ ہوتا ہے پس ہے

خرس باش و خوک باش یا سگ مردار باش		ہر چہ باشی باش عرفی اندکے زردار باش

سبب ہے جو کچھہ ایذائین پیش آئین وہ سزائین تھین میری ناعاقبت اندیشی - بے احتیاطی اور حرکات ناپسندیدہ کی کہ مین نے انحراف قانون قدرت کیا اور سنت پیغمبر علیہ السلام سے گریز - اگر یہ سزائین کافی سمجھہ لی جائین تو میرے ساتھہ رحم سے کام لیا گیا - غیرت الہی شامل حال نہوئی تو انکے بدلے مین وہ اجر دیا جائیگا جسکا تحمل انسانی کمزوری سے ناممکن ہے اور اوس آگ کا سامنا ہوگا جسکا ایندھن انسان و پتھر ہے - حرارت آفتاب جو مایہ حیات ہے اوسکی تپش کا تحمل نہین ہوسکتا چہ جائیکہ نار عذاب اللهم احفظنا -

تجربہ نے جب آنکھہ کھولی ہے تو اوس کوچہ کی تمام فتحمندیان ہزار شکست سے بدتر نظر آتی ہین اور شکستین تو خسر الدنیا والآخرہ -

جب خوف خدا انسان کے دل مین جگہہ پاتا ہے اوسوقت دنیوی زندگی وبال معلوم ہوتی ہے صرف یہ خیال کہ جو وقت ضروریات کے بعد ہمارے پاس باقی بچا اوسمین کتنا خدا کی شکرگذاری اور بندگان خدا کی خدمات اور نیک کامون مین صرف کیا اتنا ہی خوف زندگی تلخ کرنے کو کافی ہے - یہی وہ خیال ہے جو انسانی حالت مین نمایان تبدیلی پیدا کرنے کا موجب ہوسکتا ہے -

میرا دماغ جب زمانہ کی نیرنگیون سے ایسے خیال کی گزرگاہ بنا تو دل تک بھی اوسکا اثر ہو چکا

بیشتر اوقات مذاق دنیوی مین ایک اوداسی و بیرونقی نظر آنے لگی - اور ایسے اشغال کی جانب رجحان ہوا جنکو روحانی قوتون کا مصلح کہا جاتا ہے یا بہ تبدیل الفاظ حسن معاد کے نام سے تعبیر کرتے ہین -

سوتے جاگتے اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے مین کسی حالت مین کیون نہون یہ خیال مجھے کنارہ نکرتا لیسا اوقات حکیم سنائی کی اس مناجات کا ورد تہا ؎

ملکا ذکر تو گویم کہ تو پاکی و خدای ۔۔۔ نروم جز بہمان رہ کہ توآن راہ نمای

ہمہ درگاہ تو جویم ہمہ در کار تو پویم ۔۔۔ ہمہ توحید تو گویم کہ بتوحید سزای

تو خداوند یمینی و تو خداوند یساری ۔۔۔ تو خداوند زمینی تو خداوند سمای

تو زن و جفت نجوئی تو خور و خفت نخواہی ۔۔۔ احد بی زن و جفتی ملکا کامروای

نہ نیازت نہ ولادت نہ بفرزند تو حاجت ۔۔۔ تو جلیل الجبروتی تو امیر الامرای

تو کریمی تو رحیمی تو سمیعی تو بصیری ۔۔۔ تو معزی تو مذلی ملک العرش بجای

ہمہ را عیب تو پوشی ہمہ را غیب تو دانی ۔۔۔ ہمہ را رزق رسانی کہ تو موجود عطای

نہ بُدے خلق تو بودی نہ بود خلق تو باشی ۔۔۔ نہ تو خیزی نہ نشینی نہ تو کاہی نہ فزای

نہ سپہری نہ کواکب نہ بروجی نہ دقایق ۔۔۔ نہ مقامی نہ منازل نہ نشینی نہ بپای

بری از چون و چرای بری از عجز و نیازی ۔۔۔ بری از صورت رنگین بری از عیب و خطای

بری از خوردن و خفتن بری از تہمت مردن ۔۔۔ بری از بیم و امیدی بری از رنج و بلای

تو علیمی تو حکیمی تو خبیری تو بصیری ۔۔۔ تو نماینده فضلی تو سزاوار خدای

نتوان وصف تو گفتن کہ تو در وصف نگنجی ۔۔۔ نتوان شرح تو کردن کہ تو در شرح نیای

احد لیس کمثلہ صمد لیس کفوله ۔۔۔ لمن الملک تو گوئی کہ سزاوار خدای

لب و دندان سنائی ہمہ توحید تو گویند
مگر از آتش دوزخ بودش زود رہای

ان خیالات نے مجھے اپنے ایک خواب کی یاد دلائی جسکو عرصہ ہوا جب مین نے دیکھا تھا - خواب دیکھنے کے وقت ہوا و ہوس شیطانی مین آلودہ اور اس درجہ لغویات مین گرفتار تہا کہ دنیا و مافیہا کی خبر تک نہ تہی - اوس غفلت نے مجھے اچھی طرح خواب کے سوچنے کا بہی موقع ندیا تھا - اب اوسکی یاد سے دل لرزتا ہے -

خواب یہ ہے

مین نے ایک شب عالم رویا مین ایک شکستہ و بوسیدہ مکان مین ایسے اپنے صادق الولا دوست کو برہنہ دیکھا جو اس عالم فانی سے ملک عدم کو سفر کر چکے تہے - مین نے استعجاباً ان سے دریافت کیا کہ تم قید ہستی سے آزاد ہو چکے ہو اب یہ پیراہن کیونکر پہن لیا - اونہون نے جواب دیا کہ درحقیقت اس عالم فانی سے مین انتقال کر چکا ہون اوسطرح نہین ہون جسطرح تم ہو - تم حالت خواب مین مجھے دیکھ رہے ہو - پہر مین نے دریافت کیا کہ عقاید مذہبی مین بعد مرگ جزا و سزا کے شرائط ہین تمہارے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا - رہا ہوئے یا معرض گرفت مین آئے - یا ان باتون کی کوئی حقیقت نہین ہے محض انسانی اخلاق درست کرنے کو مذہبی قانون کی دفعات بنا دی گئی ہین - یہ سنکر اونہون نے کہا کہ انسان کو جناب احدیت سے ڈرتا چاہیئے - ان باتون کی بڑی اصل ہے - میرے معاملہ مین جو کچھ واقعات پیش آئے اونکے تفصیلی اظہار کا مین مجاز نہین - ہان تمہارے ساتھ جو محبت ہے اوسکے تقاضے سے اسقدر کہے دیتا ہون کہ خدا ہر ایک کو دنیا سے باایمان اوٹھائے -

ہشیار ہو اے قوم کہ دنیا ہے گزرگاہ	کیا مرحلہ صعب ہے العظمۃ للہ
رہتا ہے گدا اسمین ہمیشہ نہ شہنشاہ	تھراتے ہین رہبر بہی وہ پر خوف ہے یہ راہ

ایمان و عقاید مین نہ ہرگز خلل آئے
کیا جانیئے کس وقت پیام اجل آ لئے

جس خواب کے دیکھنے کے وقت اور اوسکے بعد مدتون خیال ہی نکیا تھا اب اوسکے تصور سے

وہ حالت ہوئی کہ جسکی تحصیل زبان وقلم سے ادا کرنی مشکل ہے۔ خواب کی یاد میرے لیے تازیانہ ہوئی اور جن سیہ کاریون کو ماحصل زندگانی اور خلاصۂ شادمانی سمجھہ رکھا تھا وہ اور اُسکے ساتھہ دنیا کی تمام راحتین بدمزہ معلوم ہونے لگین تمام خرابیان پیش نظر ہوگئین اور اپنی غلطیون پر اطلاع ہوکر اَرَأَیتَ الَّذِی یُکَذِّبُ بِالدِّینِ الخ (بھلا تونے اوس شخص پر بھی نظر کی ہو روز جزا کو جھوٹ سمجھتا ہے) کے معنی سمجھہ مین آنے لگے یہ خیال تھا جسنے مجھے سفر حجاز پر آمادہ کیا۔ لیکن اس زمانہ مین بھی نفسانی اور شیطانی تعلقات کی زنجیرین پاؤن مین پڑی تہین جن سے چھٹکارا بظاہر آسان نظر نہ آتا تھا اور اون دنیوی اشغال مسرت کے چھوڑنے کو دل نہ چاہتا تھا۔ چونکہ طلب صادق تھی خدا نے ارادہ مین استحکام دیا۔ وقت سفر کے لیے مساعد تھا۔ رخت سفر درست کرنے لگا۔ زاد راہ ضرورت سے زیادہ بہم پہونچایا۔ میرا جو سترہ برس میرا دارالقرار تھا اوسکو منتقل کرکے اپنے دارالسکونت آگرہ کو تمام اسباب روانہ کیا۔ اپنے اون احبابون سے جو اس متبرک سفر مین آسان وسایل بہم پہونچا سکتے تھے خط وکتابت شروع ہوئی۔ ہر جگہہ سے حسب خواہش جواب آئے غیب سے وہ وہ سامان مہیا ہوئے جو امر ارکے لئے بھی محال تھے۔ جہاز کی ملازمت کا سلسلہ ہوگیا۔ کلکتہ سے جہاز پر سوار ہوکر۔ اول کلمبو۔ وہان سے بربرہ۔ عدن ہوتا جدہ پہونچا۔ خوش نصیبی سے جدہ مین بہت اچھا ساتھہ ہوا۔ جدہ سے وہان پہونچا جسکے اشتیاق نے خشکی و تری دکھائی۔ اس سفر مبارک مین جو ضروری واہم قابل یادگار واقعات پیش آئے لوح حافظہ مین محفوظ رکھا۔ جب واقعات کا ذخیرہ بڑہنا شروع ہوا تو مین نے دست وقلم سے مدد لی از ابتدا تا انتہا بطریق اختصار لکھتا گیا تا آنکہ ہندوستان پہونچکر۔ دوست و احباب۔ یگانے بیگانے جو سوالات اسکے متعلق کرین اونکو ان یادداشتون سے جواب دون۔ چنانچہ یہی پیش آیا۔ جس ترتیب سے مین نے یادداشتین لکھی تہین اونکو دوستون نے سنکر اصرار کیا کہ مین اونکو طبع کرادون۔

مین نے اپنی کچھہ بیدلی۔ کچھہ عدیم الفرصتی اور ناقابلیت کا اظہار کرکے عذر کیا لیکن کسی نے اس انکار کو نہ سنا۔ تب مجبور ہوکر مین نے اپنی یادداشتون پر نظر ثانی کی جن مضامین کی صراحت کی ضرورت تھی اونکے لیے خاص سرمایہ بہم پہونچایا۔ زیادہ اہتمام اس امر کا کیا کہ حجاج کے لیے جو دقتین پیش آتی ہین

اون مین آسانی ہو۔

مین نہین کہہ سکتا کہ یہ سرگزشت کہان تک دلچسپ ثابت ہوگی اور اہل نظر چشم قبولیت سے دیکھین گے کیونکہ نہ اسمین حسن وعشق کی داستان ہے نہ ہجر ووصل کا افسانہ ہے نہ حکایتِ اشتیاق ہے نہ شکایتِ فراق ہے ایک سیدہے سادے ایسے ملک کے سفر کی روداد ہے جسکو مذہبی تعلق ہے۔

البتہ یہ بیجا نہین کہ مین نے جن خاص پہلوؤن کو مدنظر رکھا ہی وہ بلحاظ واقفیت عام طبایع خاص کی پسندیدگی کا کسیقدر یقین دلاتے ہین۔ بہرحال پبلک کی خدمت مین یہ ناچیز تحریر پیش کیجاتی ہے اور دوستون کا امتثال امر کیا جاتا ہے۔ اگر کہین تقدیر سے قبول عام کا خلعت ملا یا اپنے زمانہ کی لئے رغبت کا ذریعہ ہوئی تو سمجھون گا کہ محنت ٹھکانے لگی۔ اور کیا عجب ہے کہ کتاب زندگی بلحاظ کردار زشت جو سیاہ ہو رہی ہے اوسکی سیاہی کافور ہو کر یہ رسالہ اوسکا کفارہ اور یہی زمانہ حیات شفیع بعد ممات ہو جائے غفور الرحیم کی ذات عصیان بخش وبندہ نواز ہے ؎ چرا گناہ نہ بخشد کسے کہ جان بخشد۔

جبکہ مجھے اپنی خطاؤن پر بندگی کی حیثیت سے پورا اعتراف ہے تو رحمت خدا پر بھروسہ نکرنا اور فضل باری کا امیدوار نہ رہنا اصول اسلام کے خلاف ہے۔ اوسکی رحمت گناہگار کی التجا کی خود مشتاق رہتی ہے ؎

پھر اوسکی شان کریمی کا حوصلہ دیکھے	گناہگار یہ کہدے کہ گناہگار ہون مین

خاکسار

نادر علی

اسباب قرنطینہ

سب سے پہلے ہر حاجی کے لئے شرایط قرنطینہ کی واقفیت لازمی ہے لہذا اول وہی لکھے جاتے ہین۔

شرعاً سفر حجاز کے لئے یہ شرط ضروری ہے کہ اس مبارک سفر مین عازم امن و امان کی حالت رکہتا ہو اور یہ ایک ایسا وسیع لفظ شارع نے استعمال فرمایا ہے جسمین تندرستی۔ زاد راہ کافی۔ خطرات راہ کی حفاظت کے وسایل وغیرہ وغیرہ سب داخل ہین چنانچہ

سلطان المعظم نے اون مقامات کے جانے والون کے لئے حتی الوسع انتظامات کافی کردیے ہین جو اون دشوار راہون اور سخت منزلون مین واقع ہونا چاہئیین۔ خصوصاً ایسے خطرات جو بیشتر رہزنون کے اثر سے ہوا کرتے تہے وہ نہایت خوش اسلوبی سے درستی کی حالت پر آچلے ہین۔

جو قوم ایسے افعال کی مرتکب ہوتی تہی اور مشتاق حجاج وزایرین کی جان ومال پر اوسکا اثر پڑتا تہا وہی محافظ وجمال ورفیق متعمد اوس سطوت سلطانی و دانشمندانہ پالیسی سے ہوگئی۔

قبل از حج تمام قبایل کے سردار وشیوخ حکومت مین حاضر ہوجاتے ہین اونہین مین یا اونکے قرابت مندون مین سے رفقا بنکر محافظ ورہنما ہوتے ہین اور اس سے بہتر طریقہ سلامتی راہ کا کوئی دوسرا نہین ہوسکتا تہا۔ اسکا یہ اثر ہے کہ پرانی عادتین اون سے چہوٹتی جاتی ہین۔

علاوہ ازین جو دقتین سفر ریگستانی مین پانی وغیرہ کی قدرتی واقع تہین وہ بہی تا امکان رفع کی گئی ہین اور ریل نکالنے کا انتظام اسی لئے جاری ہے کہ وقت براے نام بہی باقی نہ رہے۔

مگر اس بات کا کچہہ انتظام نہ تہا کہ امراض متعدی ومہلک جو مسافران ملک حجاز کی وجہ سے پہیلتے تہے اور بظاہر اونکے باعث ہزارہا جانین معرض ہلاکت مین پڑتی تہین (گو اعتقاداً وہان کا مرنا زندگی جاوید سے ہزار درجہ افضل ہے) انسانی احتیاط کے مطابق اوسکا انسداد فرض تہا۔

اسکا انتظام امکان سلطانی سے تنہا ناممکن تہا کیونکہ ممالک مختلفہ کے لوگ حج وزیارت کی غرض سے آتے تہے اور جنکی امتناع شرعاً نامناسب تہی۔ اونہین جو لوگ امراض متعدی مین مبتلا ہوتے تہے وہ پہونچکر بیماری کو پہیلاتے تہے ہزارون جانین جاتی تہین اور بجاے امن کے بے امنی

قایم ہوجاتی تہی - حالانکہ عازمان مقامات مقدس پرخود ہی لازم تہا کہ تندرستی کی حالت مین ایسا سفر اختیار کرین مگر استیلاے شوق اونکو اس سمجہہ کے قریب نہ آنے دیتا تہا جسکے نتایج خطرناک پیدا ہوجاتے تہے - ان امور پر نظر ڈالکر سلطان المعظم نے اپنے ملک مین قواعد قرنطینہ مقرر فرماے ہین تاکہ اثر بیماری معدوم ہوجاوے مگر یہ انتظام پورے طور پر کافی نہ تہا لہذا جن جن سلطنتون سے سلطان المعظم کو اتحاد تہا اون سے اس باب مین مراسلت کی جسکا مقصود تہا کہ امن وامان کے ساتہہ یہ سفر روا رکہا جاے - ہماری گورنمنٹ کے ساتہہ سلطان المعظم کو سب سے زیادہ اتحاد ہے اور اس ملک ہندوستان سے ہی حجاز کا سفر کرنے والے زیادہ تر ہین لہذا ہماری گورنمنٹ نے بلحاظ اتحاد و نیز بخیال حفاظت جان رعایاے ہند - دستور العمل حاجیون کے لئے مرتب فرماکر شایع کیا -

عوام کا یہ خیال کہ مقصود ان قواعد قانون کی وضع سے مشتاقین حج وزیارات کا محروم رکہنا ہے صحیح نہین -

اس گورنمنٹ نے کبہی کوئی قانون یا ضابطہ ایسا وضع نہین کیا جس سے ارکان مذہبی کے ادا کرنے مین دقتین پیدا ہون بلکہ قانون فوجداری مین صاف محکوم ہے کہ جب کسی کی جانب سے مذہبی معاملات مین کوئی ہرج ڈالا جاے وہ مجرم قرار پاکر اوسکو سزا دیجاے اور برابر سزائین دیجاتی ہین -

لہذا یہ غلط خیال تہوڑی سی بات کو پیش نظر رکہکر قطعاً باطل ہوجاتا ہے اور صریحی غرض اس انتظام کی یہ پائی جاتی ہے کہ امن وامان کے ساتہہ اس سفر کی تکمیل کیجاوے تاکہ شرط شرعی پوری ہوجاوے -

اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ قانون وقواعد وسزا وضع کرنے کی کیا ضرورت تہی صرف معمولی طریقہ سے دیکہہ بہال عازمان ملک حجاز کی کافی تھی تو اس کا جواب اسطرح دیا جاسکتا ہے کہ آزادی ہر شخص کی بغیر قانون کے رک نہین سکتی - اور بہر قانون کے ساتہہ نتایج خلاف ورزی کا

بھی قایم ہونا ضروری ہے۔

اسمین اہم مصلحت یہ ہے کہ عازمان سفر حجاز سب سے پہلے اپنی تندرست حالت پر خود نظر ڈالینگے اگر اونکے خیال مین اونکی تندرستی مقتضی اس سفر مبارک کی نہوگی تو وہ خود فسخ عزیمت کر دین گے۔ اس خیال کی وجہ سے کہ شرایط قانون و قواعد مانع ہونگی۔

اب سفر کو وہی اختیار کرتے ہین جنکے ساتھہ ہمیشہ بہت امن و امان کا تعلق ہے۔

ہماری گورنمنٹ نے اصول اسکی جانچ کا یہ مقرر کیا ہے کہ کسی قطعہ ملک مین پہلے قرنطینہ کیا جاسے جو دس روز سے کم نہو جسکا اصلی مقصود یہ ہے کہ عازمان سفر مبارک کی حالت تندرستی کا اندازہ صحیح طور پر ہوسکے بعد ختم اس قرنطینہ کے۔ اوس مقام پر قرنطینہ ثانی کیا جاسے گا جس بندرگاہ سے روانگی ہوگی جس کا مقصود غالباً یہ ہے کہ آب و ہواے سمندر سے کچھہ طبیعت کو مناسبت ہو اور تندرستی کی آزمایش۔ اگر صحت و تندرستی ہوگی تو باسانی اُس عظیم سفر دریا کو طے کرینگے۔

جب ڈاکٹری تجویز سے اون مین صلاحیت ایسے سفر کی پائی جاسے گی تو اون کو اجازت نامہ دیا جاسے گا اور اس اجازت نامہ دینے کا اختیار جن جن حکام کو دیا گیا ہے وہی دے سکتے ہین۔

اجازت نامہ۔ پاسپورٹ کے نام سے موسوم ہوگا اور ہر مسافر کے پاس تا داخل ہونے ملک ترکی کے رہیگا تاکہ یہ بات قابل یقین مان لی جاوے کہ اس شخص مین صلاحیت سفر مذکورہ تھی اور اب بھی بہتر حالت مین ہے۔ تاہم اوس ملک مین بھی قرنطینہ ہوتا ہے۔ ہند کے جانے والون کو کامران مین قیام کرنا پڑتا ہے تاکہ اس سفر عظیم کا تکان مسافرون سے دور ہو جاوے اور یہ بھی خطرہ نہ رہے کہ وہ صعوبت سفر کی وجہ سے بیمار ہو کر اوس ملک مقدس مین داخل ہون۔

قرنطینہ کامران آج سے سات آٹھہ برس قبل کامران کے قرنطینہ مین ہندوستان سے جانے والے حاجیون کو جو تکالیف اور شکایتین ہوا کرتی تھین۔ اسوقت اونکا انتظام و تدارک سلطان المعظم نے

کردیا ہے جسکی وجہ سے سلطان المعظم مسلمانانِ ہند کی طرف سے بہت بڑے شکریہ کے مستحق ہین -

کامران[۱] لبِ دریا ایک گانون آباد ہے جسکی آبادی تقریباً ایکہزار آدمیون سے زیادہ نہین یہ لوگ ماہی گیر یا دریا سے موتی نکالنے والے ہین - آب وہوا یہان کی نہایت صحت بخش ہے قبل قایم کرنے قرنطینہ کے اسکا امتحان اور تجربہ کرلیا گیا تہا -

آبادی سے تین میل کے فاصلہ پر حاجیون کے قرنطینہ کا انتظام کیا ہے - ابتدا مین خس پوش مکانات بنائے گئے تہے تاکہ حاجی دن مین دہوپ اور رات کو شبنم سے محفوظ رہین - یہان رات کو شبنم اسقدر زیادہ گرتی ہے جیسے کہ خفیف بارش ہو -

جس جگہہ کیمپ قرنطینہ قایم کیا گیا ہے وہان بباعث قرب سمندر میٹھا پانی کمیاب تہا اسوجہ سے آب شیرین بڑے اہتمام کے ساتہہ دو تین میل سے لاکر ٹانکیون (حوضون) مین جمع کردیا جاتا تہا چونکہ زمین شور تہی چندروز پانی ٹانکیون مین بند رہنے سے علاوہ بدمزہ ہوجانے کے مضر صحت ثابت ہوا اسکی بڑی شکایت تہی - اسکے لیے یہ انتظام ہوگیا ہے کہ انجن سے سمندر کا پانی میٹھا کیا جاتا ہے اور حاجیون کے کیمپ مین بذریعہ نل پہونچایا جاتا ہے اب پانی کی کوئی شکایت باقی نہین ہے -

دوسری شکایت حاجیون کو یہ تہی کہ ڈاکٹر اکثر یہودی یا گریک ہوتے تہے جو مسلمانون کے ساتہہ اچہا برتاؤ نہین کرتے تہے - اب قسطنطنیہ سے خصوصیت کے ساتہہ مسلمان ڈاکٹر نگرانی وخدمت حجاج کے لیے بہیجے جاتے ہین -

اس جگہہ یہ ذکر نہ کیا گیا تو واقعی ناشکرگذاری اور انصاف کا خون کرنا ہے کہ پانی کے علاوہ ہر حاجی کو آدہ سیر روزانہ برف بہی ملتی ہے اور اسکے لیے بہی ایک انجن ہے جو کیمپ حجاج مین

---

[۱] کامران حدیدہ سے جو یمن کا بندرگاہ ہے کشتی سے آٹہہ گہنٹے کے راستہ پر ہے اور خشکی کی راہ سے کسیقدر زیادہ جو نہین معلوم ہوا -

برف تیار کرتا ہے - اسباب لیجانے کے لئے کشتیون سے اوترکر ٹرمیوے ملتی ہے جو کیمپ تک بنی ہوئی ہے - آگبوٹ سے اوترنے کے بعد فوراً میلے کپڑے انجن مین ڈالے جاتے ہین تاکہ اونکی بدبو وکثافت دور ہوجائے اور پہننے کے لئے ایک ایک لانبا کرتہ جو ٹخنون تک ہوتا ہے دیا جاتا ہے اور یہ سب سامان ترکون کی جانب سے ہے -

مدتِ قرنطینہ تک لکڑیان کھانا پکانے اور دیگر ضروریات کے لئے جسقدر درکار ہون حاجی بیدریغ صرف کرسکتے ہین -

اب تین سال سے پختہ مکانات تعمیر ہورہے ہین جو نہایت شاندار کمرے ہین جنمین فی کمرہ دس آدمی باسایش قیام کرسکتے ہین - ہر کمرہ کے ساتھ غسلخانہ - پاخانہ - باورچیخانہ - پانی کانل لازمی ہے اس پختہ عمارت کی تعمیر کے لئے کُل رقم سلطان المعظم نے اپنی جیب خاص سے عطا فرمائی ہے -

پوسٹ آفس (ڈاکخانہ) ٹیلیگراف آفس (تارگھر) بھی یہان ہے - اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اب کامران ترکی آگبوٹون کے کوئلہ رکھنے کے لئے اسٹیشن قرار دیا گیا ہے اس وجہ سے امید ہے کہ کثرت آگبوٹون کی آمدورفت کے باعث ایک آباد سرسبز مقام ہوجائے گا -

دس روز مدت قرنطینہ پوری کرنے کے بعد فی حاجی بارہ روپیہ آٹھ آنہ فیس قرنطینہ لیجاتی ہے مگر انصاف یہ ہے کہ جسقدر آسایش وراحت کا انتظام اس ریگستانی میدان مین کیا گیا ہے اوس کو دیکھتے ہوے ساڑھے بارہ روپیہ ہرگز زیادہ نہین -

جو لوگ غریب ومحتاج ہوتے ہین اون سے فیس قرنطینہ نہین لیجاتی مگر حکام ڈاکٹر کمنٹہ دو کمنٹہ سختی کے ساتھ ان سے مطالبہ کرتے ہین کیونکہ تجربہ سے انکو معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے لوگ باوجود استطاعت اپنے آپ کو مفلس ظاہر کرتے ہین خصوصاً بنگالی بڑی حجت کے بعد دیتے ہین - بڑی دنائت اور شرم کی بات ہے کہ غیر ملک والون کی نظرون مین ایسے متبرک سفر

مین جہوٹ بولکرایک خفیف رقم کی وجہ سے اپنے آپ کو ذلیل کرتے ہین جس شخص سے فیس قرنطینہ نہین لیجاتی اوسکو ایک سند دی جاتی ہے جسکے ذریعہ سے وہ ترکی گورنمنٹ کے ہر مقام پر ہر فیس سے مستثنی سمجھا جاتا ہے۔

اور جو لوگ فیس قرنطینہ ادا کرتے ہین اونمین ہر شخص سے جدہ پہونچنے پر دو روپیہ اور لئے جاتے ہین۔

حاجیون کا پاسپورٹ

[illegible]	تابعیت	سکونت			پیشہ	عمر	امتیازی نشانات	عام کیفیت
		[illegible]	[illegible]	نام ضلع				

سلطنت علیہ عثمانیہ کے جانے والون پر لازم ہے کہ باضابطہ پاسپورٹ اپنے ساتھ رکھین۔ جسکی جانچ دولت علیہ عثمانیہ کے وکیل یا کونسل کر لیا کرینگے۔ پاسپورٹ بدون ادا کرنے کسی فیس کے تمام حکام مقامی ہند سے دستیاب ہو سکتے ہین۔

اون لوگون کے پاسپورٹون پر جو مکہ معظمہ و مدینہ منورہ و بیت المقدس و دیگر مقامات متبرکہ کی زیارت کرین ویزا (عبارت تصدیقی ظہری) کی بابت ۲۰ پیاستر (قریب ۵ آنہ) بطور فیس لئے جائین گے مساکین کے لئے ویزا بلا فیس لکھا جائیگا۔ اگر عبارت تصدیقی ظہری نہوگی تو المضاعف فیس لی جائے گی بغیر پاسپورٹ داخل سلطنت ہونا منع ہے۔ عدم موجودگی پاسپورٹ مین وہ شخص عہدہ داران مجاز کے پاس لایا جاے گا کہ جو امور حصول پاسپورٹ مین مانع ہوئے اوسکی پرسش ہوگی رعایائے عثمانیہ سے ضمانت یا ثبوت طلب ہوگا اور سو پیاستر زر فیس ادا کرنے کا حکم دیا جاے گا رعایا ملک غیر کو حکم دیا جائے گا کہ وہ (۲۴) گھنٹہ کے اندر اپنی کونسل کے دفتر سے پاسپورٹ یا اوسکی مصدقہ

کی کوئی سرکاری دستاویز حاصل کرے اوسکے بعد ویزا کی بابت چالیس پیاستر (للعہ) لئے جائینگے مدت اڑتالیس ۴۸ گھنٹہ کی بڑھادی جاسکتی ہے۔ بشرط قاصر رہنے کے سلطنت کے اندر داخل ہونیکی ممانعت ہوگی جو شخص اجازت نامہ یا پاسپورٹ مین غلط نام داخل کرے یا ازراہ فریب اوس کے حاصل کرنے کے لئے ضامن ہوا ہو وہ چھ مہینہ سے دو برس تک کی قید کا مستوجب ہوگا۔

آرٹیکل ۱۵۷ =

جو شخص کوئی پاس۔ یا اجازت نامہ۔ یا پاسپورٹ جعلی بنائے یا اس قسم کی ایسی دستاویز مین تصرف کرے جو پہلے صحیح تھی یا جعلی یا تبدیل کئے ہوئے دستاویزون کو استعمال کرے اوسکو ایک سال سے تین سال تک قید کی سزا دیجاے گی۔

ایکٹ ۱۴ ۱۸۹۵ء قانون حجاج۔

ایکٹ ۱۴ ۱۸۹۵ء و قواعد موضوعہ نواب گورنر جنرل بہادر جن جن امور کے لئے بغرض صحیح وتندرست پہونچنے مقامات مقدس کے وضع کئے ہین وہ توضیحاً اون مین موجود ہین مگر ہم اون کا ضروری اور کامل انتخاب اس جگہ لکھنا مناسب جانتے ہین۔

یہ ایکٹ کل برٹش انڈیا مین وسعت پذیر ہے۔ اور ہند کے اون والیان ملک کی رعایا سے بھی جو قیصر ہند کی ماتحت اور اون دیسی رعایا سے ہند سے جو خارج برٹش انڈیا اور اوسکے باہر رہتی ہین اونسے بھی تعلق رکھتا ہے اور حاجیون کے ہر جہاز سے متعلق ہے۔

حاجیون کے جہاز سے وہ جہاز مراد ہے جو برٹش انڈیا کے کسی بندرگاہ سے بحر احمر کے کسی بندرگاہ مین حاجیون کو لاتا یا لیجاتا ہو (باستثناے سویز کے)

حاجیون کے جہازون کے تمام مسافر حاجی سمجھے جائین گے۔

اونکے جانے سے پہلے اسبات کی جانچ کیجاتی ہے کہ آیا اونکے پاس کافی زاد راہ ہے جو اونکو بہتر طریقہ سے اس سفر کو طے کرا سکے یہ امر اہم منشاء احکام شریعت مین داخل ہے۔

معائنہ ڈاکٹری

ابتداے سفر سے سواری جہاز تک قاعدہ قرنطینہ اسلئے وضع کیا گیا ہے تاکہ حجاج کی تندرستی کی بابت ڈاکٹر راے قایم کرسکے بغیر معائنہ ڈاکٹری کوئی حاجی جہاز پر سوار نکرایا جاے گا

مستورات کا معائنہ عورتون کے ذریعہ سے ہوگا۔

مرض متعدی کیحالت مین کوئی حاجی سوار نہو سکیگا

دفعہ ۲۲ ضمن ۲ کی روسے یہ حکم ہے کہ معائنہ ڈاکٹری کے وقت کوئی حاجی ہیضہ مین مبتلا یا خطرناک بیماری پھیلنے والے یا مرض متعدی مین گرفتار یا اوس مین اوسکی آثار یا مشتبہ علامتین نظر آتی ہین تو ایسے حاجی کو جہاز پر سوار ہونے کی اجازت نہین دیجائیگی۔

اور ایسی اشیا جو ان بیمارون کی وجہ سے بگڑ گئی ہون یا جنمین اشتباہ بگڑ جانے کا ہو بلحاظ دفعیہ مرض اونکے بھی نگرانی قبل چڑہاے جانے جہازون کے کیجاویگی۔

حاجیون کے سوار ہو جانے کے بعد اڑتالیس گھنٹے کے اندر قبل از روانگی ایسے مرض کے شبہ کرنے کی وجہ پائی جاے تو تمام آدمیون کا معائنہ ڈاکٹر کریگا۔ معائنہ مین کوئی مریض مبتلائے ہیضہ یا خطرناک مرض متعدی مذکورہ پایا جاے تو اوس مریض کو معہ تمام اسباب کے فوراً جہاز سے باہر کر دیا جائیگا اور وہ اپنے کرایہ کے واپس پانیکا مستحق ہوگا۔

اطلاع روانگی و سارٹیفکٹ

روانگی جہاز کی اطلاع حسب دفعہ ۱۸ اوس عہدہ دار کو جو لوکل گورنمنٹ کی طرف سے اس خدمت پر مامور ہو ناخدا۔ یا مالک یا ایجنٹ کے ذمہ لازم ہے کہ جہاز فلان وقت لنگر اوٹھائیگا اور فلان مقام کو روانہ ہوگا۔

ناخدا کے پاس جب تک دو سارٹیفکٹ ذیل نہون اجازت لنگر برداری نہین ہوسکتی۔

اول۔ (الف) مین یہہ تحریر ہوگا کہ یہہ جہاز لایق سفر دریاے شور۔ بخوبی ہوادار با سامان اور درست اور ہر طبقے کے اسقدر حاجیون کو لیجانے کے قابل ہے۔

دویم۔ (ب) طول[۵] سفر۔ اثناے راہ کی بندرگاہ جہان جہاز کو ٹھیرنا ہو۔ افسر و ملاح بہ تعداد مناسب موجود ہین۔

کہانے پینے کی اشیا ضرورت سے زیادہ (معہ زمانہ توقف قرنطینہ کے جسکا احتمال ہو) تمام جہاز کے حجاج و ملازمون کی لئے کافی موجود ہے۔

---

۵ یہ سارٹیفکٹ عطا شدہ گورنمنٹ برٹش انڈیا ایک سال تک نافذ العمل رہیگا۔

سارٹیفکٹ اول موجود ہے

جہاز زیادہ بذریعہ دخان کے چلایا جاتا ہے اوسکی دخانی قوت اور جہاز کا ٹننج (بوجھہ کا وزن) وہی ہے جو مقرر ہے۔

جہاز پر ایک سو یا ایک سو سے زیادہ کے لئے ڈاکٹر معہ ملازمان تعداد معین موجود ہے عہدہ دار عطاکنندہ سارٹیفکٹ پر لازم ہے کہ بدون اطمینان اس امر کے سارٹیفکٹ نہ عطا کرے کہ اوس جہاز پر کوئی شئے ایسی نہین ہے کہ جو حاجیون کی تندرستی یا سلامتی کے لئے مضر ہو۔

آتشگیر اشیا وغیرہ بندرگاہ پر حجاج سے لے لی جائینگی۔

بندرگاہ چھوڑنے کے قبل مسافرون سے دیاسلائی یا بارود۔ آتش خیز اشیاء لے لی جائینگی۔ اور پریشان پیال و گھاس خشک و آتشگیر شئے دور کر دیجائیگی اسی طرح روغن و مادہ آتشگیر و اسپرٹ (روح شراب) یا کوئی کوئلہ بغیر صفائی کا یا دوسری شئے جسکی وجہہ سے حاجیون کی صحت کی نسبت مضر ہونے کا احتمال ہو جہاز پر نہ چڑھایا جائے گا۔

ہر جہاز مین لازم ہے کہ ایک آلہ پانی بنانے کا اس حیثیت کا جو کم از کم ایک گیلن پینے کا پانی فی کس ۲۴ گھنٹہ مین تیار کر سکے رہنا چاہیے بدون اسکے سارٹیفکٹ دفعہ ۳۱ ندیا جائے گا۔

سارٹیفکٹ مذکرہ کی نقول جہاز کے نمایان حصہ مین چسپان ہونگی تاکہ جہاز کے لوگ اسکو دیکھ سکین اور یہ نقول تا زمان سفر برابر چسپان رہینگی۔

جہاز کے روانہ ہونے سے پہلے ناخدا کو ایک نقشہ دستخطی عہدہ دار ملیگا جس مین حجاج کی مجموعی تعداد اوزان و مد کی تفصیل اور خلاصیون کی تعداد معہ مقرر شدہ امور کی مصحح درج ہوگی۔

بندرگاہ روانگی کے لئے مقرر و نامزد کردیئے جائینگے

پھر اس سفر کے لئے خاص خاص مقامات نامزد کئے جاتے ہین اور اس امر مین عام مصلحت یہ ہے کہ ہندرہ کے راستے اگر کھول دیے جائینگے تو نگہداشت و قواعد کا بتاؤ عام راستون مین دقیق ہوگا لہذا تخصیص کر دی جاتی ہے تاکہ جانے والے

اونہین راستون کے پابند ہون۔

چنانچہ دفعہ ۷ مین محکوم ہے کہ حاجیون کے جہازات صرف اونہین مقامات یا بندرگاہون سے روانہ ہونگے جو مقامی لوکل گورنمنٹ کی طرف سے مقرر کئے جائین۔

بندرگاہ یا مقام مقررہ سے حاجیون کے کسی جہاز پر لنگر اوٹھا چکنے یا بعد روانگی کے کسی شخص کو بطور حاجی سوار ہونے نہ دیا جاسے گا الا اوس بندرگاہ یا مقام مین جو اوسطور پر مقرر ہوا ہو۔

عدن مین جہازات حجاج کا ٹہیرنا لازمی ہے عدن مین جہازات حجاج کا ٹہیرنا لازمی ہے۔ اسکے لئے۔ ناخدا یا مالک یا ایجنٹ بانفرادیا بالاشتراک ایک اقرارنامہ تعدادی پانچہزار روپیہ مع ضامنان ساکن برٹش انڈیا بنام سکرٹری آف اسٹیٹ باین شرایط لکہین گے کہ عدن مین جہاز ٹہیریگا اور کارکنان جہاز مطابقت ایکٹ کرینگے۔ بغیر اسکے سارٹیفکیٹ نہ مل سکیگا۔

حاکم مقتدر عدن سے ہی ایک سارٹیفکیٹ حاصل کرنا ہوگا جسمین تحریر ہوگا کہ جب سے جہاز نے آخر لنگر اوٹہایا ہے کوئی شخص مبتلائے ہیضہ ہوا یا نہین اسکے بغیر جہاز عدن سے روانہ نہو سکیگا اس کے علاوہ حاکم عدن کو کسی قاعدہ قانون کے خلاف ورزی دریافت ہو تو بہی اجازت لنگر اوٹہانے سے انکار کرسکتا ہے۔

سامان خوراک ایندہن اور پانی اچہی قسم کا ہونا چاہئے۔ اور یہ سب ذخیرہ مناسب مقام مین رہے اور اس مقدار مین یہ سب سامان واشیا مہیا ہون کہ جہاز پر سفر مقصود تک مع اوس قدر زمانہ قرنطینہ کے جس کا احتمال ہے ونیز دیگر احتمالات حادثہ کے لحاظ سے حاجیون کی رسد کے لئے کافی ہوسکین۔

تعداد خوراک حاجی ہر حاجی کے لئے روزانہ خوراک بموجب قاعدہ ۲۱ حسب ذیل دیجائیگی۔

چاول - آٹا یا جہاز کے بنے ہوئے بسکٹ	دال	گہی یا تیل	ترکاری کدو اروی وغیرہ
۱ پاونڈ	۴ اونس	۱ اونس	۲ اونس

پیاز	املی	مصالح لہسن دہنیا ہلدی ومرچ سرخ	نمک	خشک لکڑی
۱ اونس	۱ اونس	½ اونس	½ اونس	۲ پاونڈ

پانی پینے کا ایک گیلن - پانی و خوراک کے رسدون کی فہرست فارسی - اُردو - اور گجراتی زبانون مین تحریر ہو کر کسی منظر عام پر جہاز مین لگا دی جاوے گی۔

جو حاجی اپنا انتظام خوراک بطور خود کرینگے اونکو بجز پانی و لکڑی کے باقی اور کچھ سامان نہ دیا جائیگا۔

| باورچی خانے | باورچی خانے کافی تعداد مین مناسب و محفوظ موقعون پر چھتری کے نیچے اور مستحکم ہونا چاہئیں جہان صبح ۶ بجے سے رات کے ۹ بجے تک بلا روک ٹوک جا سکین گے۔

باستثناے اون حاجیون کے جو اپنا سامان و انتظام خود کرین گے۔ فیصدی تین باورچی ہونگے

| پاخانہ | حسب قاعدہ ۱۱ پاخانون کی کافی تعداد ہو گی - پاخانہ پردہ کئے ہوئے اور قریب ہونگے جہان جانے مین آسانی ہو عورتون کے پاخانے جدا ہونگے۔

مہتر صاف کرنے والے تعداد مقررہ سے کم نہونگے اور ہمیشہ صاف اور بدبو سے پاک رکھے جائین گے - پاخانون مین جو ظروف استعمال ہون اون پر تمیز کیلئے ایک نشان ہوگا اور وہ بالکل علیحدہ رکھے جائین گے۔

پیشاب کرنے کی جگہ علیحدہ ہونگی اور کم از کم دو ہونگی۔

ملازمان جہاز کے لئے ان سے علیحدہ پاخانے و باورچی خانے ہونگے۔ خلاصیون کو اجازت نہین ہے کہ وہ حاجیون کے باورچی خانے یا پاخانے کو استعمال کرین۔

پانی کی ٹانکیان - پاخانون سے دور رکھی جائینگی۔

| پانی ہر حالت مین جوش دیا جائیگا اور خراب ہونیکی حالت مین نکال دیا جائیگا | ڈاکٹری راے سے - بحالت خراب ہو جانے کے - پانی فوراً پمپ کے ذریعہ سے نکال دیا جاوے گا اور قبل پانی بھرنے کے وہ ٹانکی خوب صاف کیجاوے گی پانی کی نسبت شک ہو تو پانی جوش دیا جائیگا اور جس وقت بہتر پانی ملیگا تو وہ جوش شدہ پانی ہی سمندر مین ڈالدیا جاوے گا - جسقدر پانی کسی بندرگاہ مین لیا جائیگا وہ قبل از تقسیم جوش دیا جائیگا۔

حجاج کے اداے کرایہ و قیام وراحتون کا انتظام

ہر حاجی کو شرائط مقررہ دفعہ ۳۵ پر بعد اداے نول (کرایہ) ایک ٹکٹ ملیگا جس مین حسب ذیل مراتب ہونگے۔

الف (۱) ایک ہی سے لیکر جسمین کونٹر فائل (مثنی) رہین سگے فروخت کیا جائیگا۔

(۲) نمبر سلسلہ وار ہوگا۔

(۳) کرمچ یا جبلی یا کاغذ کا ہوگا۔

ب قابض ٹکٹ کا نام اگر قابض ٹکٹ عورت ہو تو اوس حاجی کا نام جس کے ساتھہ عورت جاتی ہو۔

کرایہ حروف اُردو یا کسی دیسی زبان مین لکھا رہیگا۔

ٹکٹ مین وہ محصولات جو کامران یا جدہ مین واجب الوصول ہین شامل ہونگے۔ رقم ٹکس حفظان صحت جو جہاز حجاج پر حکام بندرگاہون کی طرف سے مقرر ہے ناخدا کو ادا کرنی ہوگی بشرطیکہ کوئی شرح قیمت ٹکٹون مین درج ہو۔

حاجیون کو جگہہ کیسی دیجائیگی — ہر حاجی کو کم از کم چہہ فیٹ مسطح جگہہ حسب دفعہ ۱۹ ملنا چاہیے۔

اوپر کے تتق کا اوس قدر حصہ جو لوازمات جہاز اور خلاصیون کی ضرورت کے بعد باقی رہیگا وہ شب و روز حاجیون کے لئے بلا روک ٹوک مفت استعمال مین آئے گا۔ کوئی مال یا لٹھ وغیرہ اوپر کے تتق پر نہ رہے گا

مسافرون کو بالاے تتق پر جب موسم مانع نہو جانے و رہنے کی ترغیب دینی چاہیے۔ درمیانی تتقون مین سونے کے لیے جبر کرنا مضر صحت ہے۔ مگر بلحاظ حالات مسافرون کا نیچے رہنا ضرور ہو تو ہوا کی آمد و رفت کا بخوبی انتظام و خیال رکہنا چاہیے۔

حاجیون کے قیام کی جگہہ ہر قسم کی روک ٹوک سے پاک اور نہایت صاف وستہری اور خشک

رہے - ہر روز درمیانی نقوں کو احتیاط کے ساتھ صاف کیا جاوے اور خشک بالو سے جس مین مناسب ادویہ دافع امراض وبائی ملی رہین رگڑا جاوے -

اسباب حجاج | تمام ہماری اسباب ورج رجسٹر ہوکر محفوظ اور علحدہ رکھا جاوے گا - ہر حاجی بالغ ایکمن اسباب ہمراہ رکھہ سکتا ہے - اور جو اپنے کہانے کا انتظام خود کرینگے وہ فی کس ڈیڑہ من اپنے پاس رکھہ سکتے ہین -

معائنہ انسپکٹری نسبت لوازمات جہاز | انسپکٹر حسب دفعہ ۸ - اطلاع پانے کے بعد - تمام سامان جہاز - ذخیرہ ادویہ - سبیل ہواداری - روشنی - دہوپ - پانی - آندہی سے بچاؤ کے ذرایع - سیدہیان عورتون وبچون کی گرفت کے لیئے رسیان جو سیڑہیون مین بندہی رہین گی اور دیگر لوازمات وغیرہ کو - خود جاکر معائنہ کرے یا اپنی جانب سے تحریری اختیار دیکر کسی شخص معتمد کو اجازت دے -

اور جان بچانے کے لیئے سامان آگ بجہانے کے آلات وانجن موجود رہین اور وہ ایسے نمایان جگہہ رکھی رہین جہان سے فوراً ملسکین اور نیز کشتیان وآلات جہازرانی - رفتار جہاز کا روزنامچہ - جہازرانی کی گہڑی نقشہ جات بحری جہازرانی کی ہدایتین - سامان روشنی - برتن وبڑی چہوٹی دیگین چمچے - چلنی ڈول و ٹپ حسب قاعدہ (نمبر ۲) کافی تعداد مین جسقدر ضرورت کے لئے درکار ہین وہ سب مہیا ہونگی -

ڈاکٹر کے خدمات ومقام ہسپتال

ڈاکٹر روزنامچے رکہین گے جن مین حسب ذیل امور تحریر ہونگے -

(الف) مختصر طور پر بڑے بڑے سوانح متعلق معالجہ کے - اور نیز صلاح ومشورت جو ناخدا کو دیگئی اور پر عمل ہوا یا تعمیل مین غفلت کی گئی -

(ب) ہر مریض جو زیر معالجہ رہا اوسکے داخلہ وخارجہ کی یادداشت -

(ج) اموات کا تذکرہ یعنی راہ مین اگر کسی حاجی کی موت واقع ہوگی تو ایک نقشہ مین تاریخ وفات اور وجہ قیاسی موت کی لکہی جائیگی -

اور جب مقام مقصود یا کسی بندرگاہ مین جہاز پہونچے گا تو برٹش کونسل یا کسی عہدہ دار متعینہ کے سامنے وہ نقشہ پیش کیا جائیگا۔

ہسپتال دائمی جہاز کے پیچھے حصہ مین یا ڈک پر قایم ہوگا۔ جسمین روشنی و آب و ہوا کا پورا سامان اور فیصدی پانچ شخصون کے لیے جگہہ ہونا چاہئے۔

دائمی ہسپتالون مین چیچک یا ہیضہ یا زرد بخار یا وبا کے مریضون کا ہرگز علاج نہوگا ایسے مریضون کے لئے علیحدہ ہسپتال قایم کیا جائیگا۔ جہان سوائے ڈاکٹر و خاص تیمارداروں کے کوئی نجاسکیگا ایسے مریضون کو بغیر اجازت ڈاکٹر چھونے کی ممانعت ہے۔

دوائیون کا کافی ذخیرہ۔ موافق ہدایت ڈاکٹر مہیا کردیا جائے گا۔ جسکی تفصیل قاعدہ (۵۷) مین درج ہے اور سارٹیفکیٹ دواسازون و ہلیتہ افسر کا اسکی تصدیق مین ہونا چاہئے۔ وہ دوائین بلاقیمت حجاج کو ملین گی۔

ڈاکٹر کو شفقت آمیز توجہ سے ایسا طریقہ اختیار کرنا چاہئے تاکہ مسافرانِ راہ مین انتظام صفائی کے سننے پر راغب ہون۔

حسب ہدایت ڈاکٹر کے حجاج اپنے کپڑون و کملون کو ہوا مین رکھین گے۔ بستر و کپڑے مستعملہ ایسے مریضون کے جو وبائی امراض مین مبتلا ہوئے ہون اور نیز اونکے تیمارداروں کے بدبو وغیرہ سے فوراً پاک کردیئے جائین گے۔

کم قیمت اشیا سمندر مین پھینکدی جائین گی۔ اور جب جہاز بندرگاہ مین ہوگا تو وہ جلادی جائین گی اسی طرح خراب چیزین حاجیون کی جو بوجہ وبائی امراض کے مشتبہ ہون وہ ضایع کردی جائین گی اور دیگر صورتون مین حسب قاعدہ (۵۸) اونکی بدبو دفع کی جائے گی۔

تمام کمرے جنمین مریض ہیضہ یا اونکے تیماردار رہے ہون اونمین گندھک کا دھوان دیا جائے گا اور دھوان دیتے وقت وہ جگہہ یا کیبن بارہ گھنٹے تک بند رکھی جائے گی۔

ڈاکٹر پر لازم ہوگا کہ پوری واقفیت ذخائر ادویہ و ہدایات قانونی وغیرہ کی عہدہداران سے

حاصل کرے اور اپنے روزنامچون مین ضعیف و نقیہ لوگون کی بہی یادداشت لکہے اور پوری مستعدی
و ہوشیاری سے اپنی خدمات انجام دے۔ بندرگاہ بحراحمر کے فرود پر ہونچکر کیفیت روزنامجات صاحب
کونسل کے پاس بواسطے ارسال حضور گورنمنٹ پیش کرے اور ساتہہ اسکے ان چیزون کی ایک نقل
اوس بندرگاہ واقع برٹش انڈیا کے انسپکٹر کے پاس بہیجدے جہان سے سفر شروع ہوا تہا۔

دیگر ملازمان جہاز کی خدمات و طریقہ بجاآوری

قبل کہلنے جہاز کے ناخدا پر لازم ہے کہ اوس بندرگاہ کے ہیلتہ افسر سے ایک صحت نامہ حاصل
کرے۔

بمناسب موقعون پر نقول آرٹیکل اور تمام اطلاعنامجات جنکی نسبت حکم حاکم مجاز کا ملاہو لٹکادے
وہ نقلین انگریزی یا فرنچ یا جرمن اور فارسی اور اُردو۔ اور گجراتی مین ہون (قاعدہ ۴ ۷)
سفر مین حاجیون کی خبرگیری اور اونکے حقوق کی نگہداشت کرنا بشرکت ڈاکٹر ناخدا کا
فرض ہے اور ڈاکٹر کی تمام معقول ہدایتون کی تعمیل بہی ناخدا پر مقدم ہے۔
ناخدا۔ ایک عہدہ دار کو اشیاء خوردنی اور ذخائر پر مقرر کریگا تاکہ روزانہ رسد و پانی
مطابق حساب کے ٹہیک وقت پر تقسیم ہوتا رہے۔
کسی حاجی کے انتقال کی صورت مین جبکہ کوئی اوسکے ہمراہ قریب کا رشتہ دار نہوا گر
برٹش انڈیا کو جہاز واپس آتا ہو تو تمام اسباب متوفی کا اپنی حفاظت مین رکہے اور جہانتک
متوفی کے نام و سکونت کے متعلق ممکن ہو تفصیل بہم پہونچا کر بمبئی۔ یا مدراس یا کلکتہ مین
کمشنر پولیس۔ اور کسی دوسری جگہہ مین مجسٹریٹ ضلع یا انچارج مجسٹریٹ کے حوالہ کرے۔
اور اگر حجاز کے جاتے وقت اثناے راہ مین موت واقع ہو تو برٹش کونسل جدہ
کے حوالہ کرے۔ الحاصل ان سب قواعد کے وضع کرنے کی ضرورت گورنمنٹ کو محض فایدہ
و راحت مسلمانون کے لیے ہے نہ کسی دوسرے مقصد سے۔ مزاحمت حجاج سے

ظاہری یا باطنی گورنمنٹ کا کوئی نفع و نقصان نہین ہے یہ اثر ان قواعد کا قطعی طور پر مرتب ہوا کہ جن مین صلاحیت اس سفر کی ہے وہ بامن و امان جاسکتے ہین اور بعد بہرہ یابی دولت حج و زیارات کے واپس آتے ہین۔

آزادی کی صورت مین جو نتیجہ نکلتا تھا اوسکی روک یا بیماری پھیلنے کا انسداد جو کیا گیا ہے وہ خلاف مصلحت ہرگز نہین یون مشیت ایزدی اور قانون قدرت مین کسی کو چارہ و دخل نہین بشر جتنا چاہے انتظام کیا کرے ہوتا وہی ہے جو منظور خدا ہے۔ تاہم اصول سلطنت کی رو سے وضع قانون و قواعد ایک ضروری امر ہے اور بظاہر اسباب شکایتین کم ہو جاتی ہین۔

لہذا بپابندی قواعد سب لوگ شوق سے بحالت امن و امان سفر مبارک کو جائین اور سعادت کونین حاصل کرین۔

حالات جہاز و اخراجات و درجات سفر و اشیای ضروری

آج کل جہازون کے حالات اونکے نامون سے معلوم ہو جاتے ہین ہر جہاز کی تھوڑی بہت حالات بندرگاہون پر بغیر دیکھے جہاز کے دریافت ہوسکتی ہے۔

بعض نامی جہازون کی کیفیت لکھنا مناسب ہے اس ذریعے سے اور جہازون کا بھی ادھورا ناتمام اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

(۱) دنیا مین سب سے بڑا اور تیز رفتار جہاز دیوچلنڈ نامی جرمنی کا ہے۔ یہ معمولی جہازون سے اکیس حصہ زیادہ ہے یہ چوبیس گھنٹے مین ۵۶۵ میل طے کرتا ہے۔ اسمین سترہ سو پچاس مسافر نہایت آرام سے کمرون مین رہ سکتے ہین۔ یہ صرف ڈاک اور مسافر لیجاتا ہے۔

(۲) ½۶۸۶ فٹ لانبا۔ ۶۷ فٹ چوڑا۔ ۴۴ فیٹ عمق مین ہے۔ اس جہاز کے نیچے ۴ سے ۸ فیٹ فاصلہ تک ڈبل لوہا ہے جس سے یہ فائدہ ہے کہ اگر اتفاق سے

پانی مین کمین پہاڑ آجائے اور جہاز مین ٹکر کھاکر چھید ہوجائے تو ڈوبنے سے محفوظ رہ سکتا ہی۔

(۳) تینتیس ہزار گھوڑون کی طاقت ہے۔ اور وزن مین سولہ ہزار پانچسو ٹن ہے۔ تیس لاکھ ڈالر اوسکی قیمت ہے اور ایک ڈالر ۲ کا ہوتا ہے۔

(۴) دو ہزار چھ سو برقی لیمپ ہر شب کو روشن ہوتے ہین جنکے لیے تیس مشینین الکٹریسٹی کی ہین۔

(۵) کوئلہ رکھنے کی جگہہ انجن سے ۳ میل کے فاصلہ پر ہے جہان سے بذریعہ ٹھیلہ نکے انجن تک کوئلہ لایا جاتا ہے۔

(۶) دو دو کان حجامون کی۔ آٹھہ باورچی خانے۔ چار ہسپتال ہین۔ اسکے سوا اکمو کناٹ دم میڈیکل اسٹور۔ فونوگراف روم۔ تھیٹر ہال۔ بال روم۔ ٹینس ہال۔ کریکٹ فیلڈ۔ بینڈ باجا لائبریری ٹیلیگراف۔ ٹیلیفون بہی ہے۔ ایک بڑا دفتر ہے جسمین متعدد امریکین و جرمن کلرک کام کرتے ہین

(۷) ایک مطبع ہے جسمین روزانہ اخبار چھپتا ہے۔

(۸) چھتیس ہمپ یعنی نل پانی کے ہین۔

(۹) سب سے عجیب بات یہ ہے کہ اس جہاز مین ایک کرہ ہوا کا اس صنعت سے بنایا گیا ہے جسمین پہول شاداب رہتے ہین مرجہاتے نہین۔

جن بندرگاہون مین پانی کم ہے وہان نہین آتا اور نیز نہر سویز مین بھی نہین چل سکتا ہے۔ چوبیس آدمیون نے چھہ ماہ مین اسکا نقشہ تیار کیا تہا۔ پہلے ایسا جہاز بنانا ناممکن تہا۔

دو جہاز قریب قریب اسی مرتبہ اور سامان کے اور ہین جسمین سے ایک کا نام لیپینیا ہے جسکی قوت تیس ہزار گھوڑہ کی ہے۔ دوسرا او شیاٹک نامی لندن لیورپول کا ہے جسکی قوت ستائیس ہزار گھوڑے کی ہے۔

اسیطرح ہر جہاز کی جو حالت ہے مشہور ہوجاتی ہے۔ زیادہ احتیاط کی بات یہی ہے کہ قبل از روانگی واداے کرایہ بچشم خود جہاز کو دیکھہ لے۔

قانوناً حاجی کی خوراک بساوقات کرایہ مین شامل ہوتی ہے جیسا کہ ہمنے قواعد مین تفصیلاً بیان کردیا ہے۔ لیکن جو لوگ اپنا سامان خود کرنا چاہین اون کو صرف پانی و لکڑیان جہازوالے دیتے ہین۔

لهذا تمام ضروری اشیا ر و سامان بمبئی وغیرہ ہندوستان سے خرید کرکے ہمراہ لے لینا چاہیئے گھی وچاول کا تو ہر حالت مین ہندوستان سے ہی لینا مناسب ہے خالص عمدہ گھی اور نفیس چاول عرب مین نایاب ہین البتہ اور عمدہ اشیاء ہر قسم کی جدہ شریف۔ ینبوع۔ مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ مین ملجاتی ہین۔

ضروری اشیا کھانے کی یہ ہین۔

گھی - چاول - آرد - دال - شکر - چاء - اچار - چٹنی - مربہ - لیمو - ترکاریان جو رہ سکین مثلاً آلو اروی اور مرغیان انڈے بھی ساتھ لے لینا چاہئین۔

جامہ احرام کے لئے عرض لینکلاٹ یا تولیہ کلان ترکی - صندوق - سلابچی - حاجتی[ف] - گو جدہ شریف و مکہ معظمہ و مدینہ منورہ مین تمام اقسام کی چیزین بہتر سے بہتر ملتی ہین مگر قیمت گران ہوتی ہے

باورچی جہان تک ممکن ہو ضرور ساتھ لینا چاہیئے۔ اگر باورچی ہمراہ نہو تو جہاز کے درو غہ مطبخ سے جسکو انگریزی مین بٹلر کہتے ہین۔ اور جسکے اہتمام مین ریفرشمنٹ روم ہوتا ہے معاملہ کرلینا چاہئے۔ جہان ہر طرح کا کھانا مگر بیشتر انگریزی قسم کا ملتا ہے۔ جس مین خشکہ کم شوربہ کا سالن۔ کٹلس۔ دو پٹین۔ اوبلے ہوئے آلو۔ اور موسم کی ترکاریان۔ انڈے کا خاگینہ۔ مرغی کا سالن۔ مچھلی کے کباب ڈبل روٹی کے توس بسکٹ۔ موسم اور ملک کے لحاظ سے پہل بھی ہوتے ہین اور کھانا دن و رات مین تین مرتبہ اور تین مرتبہ چاء کے ساتھ توس دیا جاتا ہے شرح یومیہ فی روپیہ آٹھ آنہ سے لے کر تین روپیہ تک ہوتی ہے یہ شرح ہر جہاز مین جدا گانہ ہے

ف یہ پیشاب کرنے کا مین کا برتن ہوتا ہے جو ڈسٹ کے پیچھے باندھ دیا جاتا ہے تاکہ شب کو اوٹھنے کی زحمت سے نجات ملے اور خطرہ سے محفوظ رہین۔

متوسط یا غربا ر لوگ ملازمان جہاز سے کم شرح پر بھی معاملہ کرکے کام چلاتے ہین باورچی وغیرہ کا
جہاز مین بیشتر عیسائی مذہب ہوتے ہین - اور بعض انگریزی جہازون مین ذبح کا اہتمام ٹھیک نہین
ہوتا ہے - اسلیے محتاط بزرگوارون کو اسکا خاص خیال رکہنا چاہیے -

جہازون مین مرغیان - بط - بکرے - بکریان - بہیڑ گاے سب ہوتے ہین اور ضرورت کے
موافق روزانہ ذبح کیے جاتے ہین - جسدن جہاز کی روانگی ہو اوس روز جہان تک ممکن ہو جلد سوار
ہوجانا چاہیے اس صورت مین موقع کے لحاظ سے جگہہ عمدہ مل سکے گی - دیر مین پہونچنے مین یہ
غرض فوت ہوجاے گی اور بوجہ اچھی جگہہ نہ ملنے کے تکلیف ہوگی اور یہ شکایت تمام سفر مین قایم
رہیگی - جہاز مین جو لوگ فرسٹ و سکنڈ کلاس مین سفر کرتے ہین اونکے لیے کمرے ہوتے ہین
جنمین گدے و چادر و تکیے و کمل اور نیز تمام ضروری سامان مالکان جہاز کی جانب سے مہیا ہوتا ہے کبھی کبھی
مسافر ایک کمرے مین رہتے ہین ان کمرون مین ہر طرح کی آسایش ملتی ہے مگر میری راے
مین اوپر کا تختہ یعنی چہتری نہایت پرفضا اور آرام کی جگہہ ہے اور کرایہ بھی بہت زیادہ نہین ہوتا ہے
یہ درمیانی جگہہ بڑی عمدہ سیرگاہ ہے -

اخراجات سفر کے لیے ہم فقرات انتخابی رپورٹ وائس کونسل جدہ جو گورنمنٹ کی جانب سے
عوام کی آگاہی کے لیے مشتہر کردیے گئے ہین لکہنا کافی سمجھتے ہین اور یہ تخمینہ اخراجات کا قریب
قریب صحیح کے ہے - مگر یہ ادنی درجہ کے سفر کا تخمینہ ہے جو لوگ فرسٹ و سکنڈ مین سفر
کرین اونکے لیے اسکے دوچند وسہ چند سے کم روپیہ نہونا چاہیے ملک حجاز کے لیے جس قدر
زیادہ روپیہ ہوگا اوتنا ہی زیادہ آرام ملتا ہے فقرہ رپورٹ ۱۲ - میرے تخمینہ کے موافق جو شخص ملک ہند
سے حج کے لیے جانا چاہے اوسے حج کا سفر کرنے سے پہلے کم از کم پانسو روپیہ لینا چاہیے
اگر وہ ہر بات مین بہت کفایت شعاری کرے تو اوس روپیہ سے وہ حج کے بعد اپنے ملک کو
لوٹ سکنے کی امید کرسکتا ہے - اگر اوسکے پاس اتنا روپیہ نہو تو اوسکو اس غیر ملک مین مفلس
ہوجانے کے لیے اور بحالت مفلسی کی کل تکلیفین برداشت کرنے کے لیے آمادہ رہنا چاہیے

اوسکو اس ملک کی رعایا۔ یا حاکم سے مدد ملنے کی کچھ امید نہین رکھنی چاہیئے اون معمولی اخراجات کے لئیے جو ہر حاجی کو کرنے ہوتے ہین۔

یہ تفصیل ہے

(الف) کرایہ جہاز ملک ہند سے جدہ تک معہ خوراک - - - - - للولـــہ

(ب) محصول قرنطینہ کامران وجدہ مین - - - - - - - - حعـہ ۸؍

(ج) جہاز سے اوترنے کے لئیے اور دوسرے خرچ جدہ مین - - - - صہ؍

(د) قیمت شغدف (جو اونٹ پر رکھا جاتا ہے) - - - - - - - حعـہ

(ہ) اونٹ کا کرایہ جدہ سے مکہ تک - - - - - - - حعـہ

(و) ایضاً مکہ سے عرفات تک - - - - - - - - حعـہ

(ز) ایضاً مکہ سے مدینہ تک آمد و رفت - - - - - - - مار؍

(ح) ایضاً مکہ سے جدہ تک - - - - - - - - حعـہ

(ط) بخشش یا نذر مطوف کو دیجائیگی قریب - - - - - - حعـہ

(ی) کرایہ جہاز جدہ سے ملک ہند تک - - - - - - للولـــہ

(ک) خوراک و ٹھیرنے کا خرچ تین مہینے کا - - - - - - لعـہ

میزان - - - - - - - - - - الماـــہ ۸؍

اسکے علاوہ اور بہت سے اتفاقی خرچ ایسے ہین جو خواہ مخواہ کرنے ہوتے ہین اور اس وجہ سے جیسا کہ اوپر بیان ہوا مبلغ پانچسو روپیہ وہ سب سے کم رقم ہے جس کو لے کر کوئی شخص ملک ہند سے حج کے لئیے مکہ کو جا سکتا ہے“

فقرہ ۱۴۔ رپورٹ ”ایسی حالت مین نہایت ادب سے عرض کرتا ہون کہ گورنمنٹ ہند ایسے کل لوگون کو جو حج کرنا چاہین اوپر لکھے ہوئے تفصیل اخراجات کی اطلاع کردے اور اونکو تاکید کے ساتھ

یہہ صلاح دے کہ حج کے لیئے اوس وقت تک نہ جائین جب تک کہ ان خرچون کے لیئے اونکے
پاس کافی روپیہ نہو"

(فقرہ ۱۴۱- رپورٹ) " ملک ہند کے حاجیون کو یہہ بہی صلاح دیجاے کہ جب وہ ملک ہند سے
جدہ مین پہونچین تو اس کا نسبت (محکمہ والیس کانسل جدہ) مین جدہ سے ملک ہند کو واپس جانے
کے لیئے کرایہ جہاز کے لیئے کافی روپیہ یعنی قریب اسی روپیہ کے فی کس جمع کر دیا کرین اگر حاجی
یہہ طریقہ اختیار کرینگے تو اس بات کی بابت پورا اطمینان اور یقین ہوجائے گا کہ وہ حج کے بعد
ملک ہند کو واپس جاسکین گے اور وہ اون کل دقتون سے بچ جائینگے جو اس وجہ سے ہوتی ہین کہ
اونکا روپیہ بے پروائی سے خرچ ہوجاتا ہے اور اوسکے بعد اونکے پاس اچھی طرح گزر اوقات کرنے
اور ملک ہند کو واپس جاسکنے کا ذریعہ نہین رہتا اگر حاجی لوگ اس صلاح پر عمل کرینگے تو میرے ذمہ
بہت زیادہ کام نہ پڑجائے گا مگر ملک ہند کے حاجیون کی تکلیفین رفع کرنے کے لیئے مین بہت
خوشی سے یہہ زاید کام کرنے کے لیئے آمادہ ہون"

لباس و بستر - لباس اور اوڑہنے و بچہونے کا سامان بلحاظ موسم ہندوستان کے ساتہہ
لینا کافی ہے موسم کا لحاظ دہلی و لکہنؤ و آگرہ کے مقامات پر قیاس کرنا چاہیئے - گو سمندر مین
موسم سرما مین بہی سردی کم ہوتی ہے مگر مدینہ طیبہ مین سردی اچھی خاصی پڑتی ہے -

روپیہ کا ہمراہ لیجانا و واپس لانا - روپیہ بذریعہ ساورن یعنی انگریزی اشرفی جسکو پونڈ اور گنی بہی کہتے ہین لیجانا چاہیئے انگریزی اشرفی کا
نرخ ہندوستان مین پندرہ روپیہ اور جدہ شریف و مکہ معظمہ مین ۵۔۔ ہے کرنسی نوٹ بہی بآسانی
اور پورے قیمت پر جدہ شریف و مکہ مکرمہ مین فروخت ہوتے ہین - ہندوستانی تاجر سب سے زیادہ کرنسی
نوٹون کا لینا پسند کرتے ہین - جہاز کے ایجنٹ بہی نوٹ لینا بمقابلہ تمام سکون کے بہتر جانتے ہین
ہند کے حاجیون کو واپسی مین بہی بجاے روپیہ و اشرفی کے نوٹ ہی لانا چاہیئین یا
اپنے گورنمنٹ کا روپیہ ورنہ کسی قدر نقصان اوٹہانا پڑے گا -

واپسی مین جدہ سے بعد انفراغ حج و زیارت کے جو جہازات پہلے آنے والے ہون

اُن مین آنا چاہیئے گو ایسے موقع پر کسی قدر کرایہ مین زیادتی ہوتی ہے مگر اوس کی تلافی جدہ مین بیکار پڑے رہکر جو صرف زاید ہوجاتا ہے اوس سے ہوجاتی ہے - اور اگر بندرگاہ جدہ مین جہاز مختلف کمپنیون کے موجود ہون اور یہ اکثر ہوتا ہے تو کرایہ بھی زیادہ نہین ہوتا -

یہہ واپسی کا وقت آج کل کے لیئے بہت مناسب ہے کیونکہ مارچ و اپریل اور شروع مئی مین سمندر ٹھنڈا ہوتا ہے اور وہ ایذائین جو سفر سمندر مین بوجہ تموج پیدا ہونے کے پیش آتی ہین اون سے ان مہینون مین امن ملتا ہے - اسی طرح نومبر و دسمبر و جنوری و فروری سفر کے لیئے عمدہ مہینے ہین -

جون - جولائی - اگست - ستمبر یہ مہینے اس سمندر کے مسافرون کو تکلیف دہ ہین اس موسم مین تموج کی شدت عام لوگون کو بے کیف کر دیتی ہے - لیکن مراقی مزاج کے لیئے تموج کی حالت فرحت بخش ہے وہ سکون کو ناپسند کرتا ہے -

بربرہ - عدن اور تمام حجاز کے بندرگاہون کی آب و ہوا سے سمندر بلغمی مزاج کے لیئے صحت بخش اور مفید ہے -

کیفیت منازل ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۰۲ء مطابق ۲۹ رمضان المبارک سنہ ۱۳۱۹ ہجری کو دن گزر کر جو رات آتی ہے اوسکے ایک بجے آگرہ فورٹ سے ریل پر سوار ہو کر قریب دو بجے شب کے ٹونڈلہ پہونچا وہان سے کلکتہ میل ٹرین پر سوار ہوا - ۱۱ جنوری کا دن و رات ریل مین گزرا - ۱۲ جنوری سنہ ۱۹۰۲ء روز یکشنبہ مطابق یکم شوال سنہ ۱۳۱۹ ہجری یوم عید الفطر کو صبح چھ بجے کلکتہ پہونچا -

کلکتہ کا قیام اور وہان کی مختصر کیفیت سیٹھہ غلام حسین عارف صاحب جو کلکتہ کے امرا مین نامور رئیس ہین اور جن سے ساتھہ میرے مراسم دوستانہ ہین اونکا مہمان ہوا - ۱۲ جنوری سے ۱۷ جنوری سنہ ۱۹۰۲ء تک کلکتہ مین قیام کرنا پڑا - یہہ زمانہ قیام بوجہ سیٹھہ غلام حسین عارف اپنے فیاض میزبان و نیز مولوی خلیل احمد صاحب و مولوی قمرالدین صاحب مترجم ہائیکورٹ کلکتہ و مولوی ابوظفر صاحب دہلوی کے بڑے لطف سے بسر ہوا حسن اتفاق سے نواب سعید الدین احمد خان دہلوی رئیس لوہارو و شیخ محبوب بخش صاحب سوداگر و رئیس میرٹھہ بھی یہان تشریف رکھتے تھے جن سے اکثر ملاقات

ہوتی رہتی تہی - مولوی خلیل احمد صاحب سے پورنیہ کے رسوم و بنگال کے مسلمانون کے انکے اور دیہات وانیہ کے عجیب نام معلوم ہوئے جنکا بیان کرنا خالی از لطف نہین ہے -

دیہات کے نام - نامون ہکنا - دہی بہات - بڑی جان - ڈہول بجا - (یہان اسکول بہی ہے)

انبہ کے نام - میان جی - خدابخش - مولوی لپسند - کنوان بہار - شاہ گوندر - جل مرمٹی - زمرد نورس شیرینی -

ہندؤون کے نام - مولوی منڈل - آلو پرشاد -

مسلمانون کے نام - ہٹرونکا - جہنجالو - تاڑ محمد - جہینگر محمد - سرک محمد - لڑک محمد - لحاف علی - قران علی سید حقیر علی - کرتب حسین - سردن حسین - یادن خان - خوشحال بہائی - بوتل منڈل - کہنڈ کریم پنڈوب غازی - قاضی محمد پہاڑ عالم - شیخ پیر نظر - شیخ بڑلیلا - شیخ جہاڑ - شیخ ہولی بخش - لبنو بخش دیگمبر بخش - شیخ نعوذ باللہ - مساۃ سیدہ ادر - مساۃ بہو النسا - مساۃ بازو جان - مساۃ عطر گلاب - مساۃ لکونی - مساۃ فلانی -

ان نامون کی صحت مجھے اوسوقت زیادہ ہوئی جب جدہ سے بنگالی شاہ نور جہاز پر واپسی ہندوستان کے لئے سوار ہوئے تے انمین سے اکثرون کے یہی نام تے نامون سے کس درجہ دوری اسلام اور اسلامی حیثیت سے پائی جاتی ہے -

وہان ہر مسلمان کے گہر مین کالی کی مورت بہی ہوتی ہے - مسلمان مرغے اور ہندو بکرا اوسپر چڑہاتے ہین دانا وگہر مین سونے نہین پاتا - بالون مین کنگی نہین کرتے بدن مین کرتی نہین پہنتے دہی اور بہنے ہوئے چاول جیسے اوس طرف چوڑا کہتے ہین اگر دعوت مین ہو تو مہمان اوٹہہ جائینگے -

کلکتہ جانے کا مجھے بارہا اتفاق ہوا ہے مگر اس مرتبہ کسی قدر تفصیلی سیر کی - حقیقت مین یہ عجیب جا ہے دلکش ہے اور بحیثیت دار الحکومت ہونیکے تمام ہندوستان کے شہرونمین نظر امتیاز سے دیکھے جانے کے قابل ہے ہوگلی کے کنارے پر ایک دلکشا اور وسیع سڑک ہے جسپر سر شام خوبرو لیڈیون کا نکلنا اوسکے قریب سبز و شاداب چمنستان ایڈن گارڈن (باغ عدن) مین پری جمالون کا گلگشت کرنا

پھر برقی روشنی یہ وہ سامان ہین! ع کرشمہ دامنِ دل میکشد کہ جا اینجاست۔
میوزیم (عجائب خانہ) اور زولاجیکل گارڈن جس مین مختلف اقسام کے پرند و درندے جانور وغیرہ ہین وہ بھی قابلِ دید ہین۔
سب سے عمدہ باغ بوٹینکل گارڈن (باغ نباتات) ہے جسمین دنیا کے ہر گرم و سرد ملک کے درخت و نباتات موجود ہین۔ علم نباتات کے طلبا بغرض تحقیق و تجربہ علم نباتات سے اس باغ مین واقفیت حاصل کرتے ہین۔
اس باغ مین ایک درخت برگد کا ہے جس کا دورسایہ آٹھ سو چالیس فیٹ ہے اور جس کے ٹھنے بڑے ہوکر بجاے خود درخت ہو گئے ہین۔
۱۸ جنوری ۱۹۰۲ء روز شنبہ
آج دن کے دو بجے جہاز نے لنگر اوٹھایا روانگی ایسی عجلت مین ہوئی کہ بعض ضروری اشیا بھی ہمراہ نہ لے سکا۔ قریب ایک گھنٹہ کے جہاز چلکر مٹیا برج کے محاذی لنگر انداز ہوگیا۔ اسی کے محاذی بوٹنیکل گارڈن ہے کشتی پر سوار ہوکر قریب مغرب کنارہ پر گیا میرے ہمراہ مرزا حسن اسٹور کیپر تھے۔ باغ کی اجمالی سیر کی رات ہوجانے کی وجہ سے اچھی طرح نہین دیکھ سکا۔
کھانے کا انتظام جہاز کی ریفرشمنٹ روم مین بٹلر کی معرفت ایک روپیہ آٹھ آنہ یومیہ پر لیا گیا جہان دن و رات مین تین دفعہ کھانا اور تین دفعہ چاے ملتی ہے انگریزی قسم کا کھانا متعدد طرح کا عمدہ اور بامزہ ملتا ہے۔ مربہ و چٹنی اور موسم کے پھل بھی کھانے پر ہوتے ہین۔
۱۹ جنوری ۱۹۰۲ء روز یکشنبہ قبل از نماز صبح جہاز روانہ ہوا قریب ۱۲ بجے دن کے جہاز ٹھیر گیا معلوم ہوا کہ آگے پانی کم ہے جس مین جہاز نہین چل سکتا تقریبًا دو گھنٹہ کے بعد پانی زیادہ معلوم ہوا اور جہاز آگے چلا۔ یہ کیفیت مد و جزر ہمیشہ پیدا ہوتی رہتی ہے۔ ساڑھے پانچ بجے شام کے جہاز نے لنگر کر دیا کیونکہ دریا سے ہوگلی مین شب کو جہاز کا چلانا مناسب نہین خیال کیا گیا ہے کوئی اہتمام روشنی مثل لائیٹ ہوس نہین اور پانی کم اسلیئے شب کو راہ طے کرنا خطرہ سے خالی نہین ہے

بعد قیام سے کے مچھلی کا شکار کھیلا گیا۔

پلیٹ برگ کے حالات

۲۰ جنوری سنہ ۱۹۰۸ع روز دوشنبہ علی الصباح جہاز نے لنگر اوٹھایا قریب بارہ بجے دن کے پلیٹ برگ پر پہونچے یہہ وہ جگہہ ہے جہانتک جہاز پلیٹ کے اختیار مین رہتا ہے کلکتہ سے اس مقام تک کپتان جہاز کی کوئی ذمہ داری نہین ہے یہانتک پلیٹ جنکو فارسی مین حرکاتی اور عربی مین ربان کہتے ہین جہاز لاتے ہین یہ لوگ امتحان فن جہاز رانی مین پاس شدہ ہوتے ہین جنکو دریائی راہون اور بحری نقشون کی کامل واقفیت ہوتی ہے۔ انکو فی فٹ پچیس روپیہ کے حساب سے فیس ملتی ہے یعنی جسقدر فیٹ جہاز پانی کے اندر ہوتا ہے اوتنے ہی فیٹ پر اُن کو اُجرت دیجاتی ہے۔ ہمارا جہاز اکیس فیٹ پانی مین تہا اسکی فیس صما عـــ۵ یہانتک ہوئی۔

اِس جگہہ ایک بہت بڑی کشتی سمندر مین معہ ضروری سامان و خلاصیون کے لنگر انداز رہتی ہے یہی پلیٹ برگ ہے یہان سے جہازون کو ہمیشہ پلیٹ کلکتہ تک لیجاتے ہین اور لاتے ہین۔

اس مقام کے پہونچنے پر پلیٹ برگ کے خلاصی ایک چھوٹی سی کشتی لے کر جہاز کے قریب آئے اونہون نے پلیٹ کو معہ اوسکے اسباب و خدمتگار کے جہاز سے اوتار کر کشتی پر سوار کیا وہ سلام کر کے رخصت ہوا۔ اب جہاز کا چارج کپتان نے لیا۔

گو سمندر کا شروع ہوجانا مقام ساگر سے جو کلکتہ سے تخمیناً اسی میل پر ہے سمجھا جاتا ہے مگر واقعی سمندر کو اس جگہہ سے پورا پورا خیال کرنا چاہئے ورنہ اس سے پہلے دریا سے ہوگلی ہے یہ مقام سوا سو میل کلکتہ سے ہوگا اس جگہہ سے پانی کا رنگ سبز معلوم ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ تہوڑے فاصلہ پر چلکر سیاہ نظر آنے لگتا ہے۔

رفتار جہاز دریافت کرنے کے ذرایع

اسی مقام سے رفتار جہاز و مسافت کا صحیح انداز کرنے کی غرض سے گہڑیان لگائی گئین جہاز کے پشت پر دونون جانب عرضاً دو ڈوریان جنمین چرخی بندہی تہی دو آلہ باندہکر سمندر مین چہوڑ دی گئین۔ اس چرخی کی گردش سے رفتار جہاز معلوم ہوتی ہے۔ گہڑیون مین جو سوئی لگی ہے وہ سو میل پر اپنی پوری دور کو ختم کرتی ہے۔ دن کے بارہ بجے سے حساب شمار

کیا جاتا ہے اور چوبیس گھنٹے کے بعد رفتار جہاز لکھہ لی جاتی ہے اور سوئی اصلی جگہہ پر جہان سے
ہٹی حساب شماری سے پھر قایم کردی جاتی ہے۔

ان گھڑیون کے علاوہ قریب انجن اور کئی گھڑیان ہوتی ہین۔ ایک گھڑی سے یہ معلوم ہوتا ہی
کہ ایک سکنڈ یا منٹ مین انجن کے رولر نے کتنی بار گردش کی اس سے رفتار جہاز کا صحیح اندازہ
ہوتا ہے۔ گرم پانی کی حد آگھڑی سے جس سے حرارت آب کا اندازہ ہوتا ہے۔ اور گرم کرکے پانی
میٹھا کیا جاتا ہے۔ بذریعہ پمپ کے ناقص شدہ پانی نکال دیا جاتا ہے۔

ایک گھڑی قوت انجن دریافت کرنے کی ہے جس سے ہر وقت معلوم ہوتا رہتا ہے کہ اس
وقت کس طاقت سے انجن چل رہا ہے۔ یہہ گھڑیان جہاز چلنے کے وقت کام مین لائی جاتی ہین
جہان انجن ہوتا ہے اوسکے بہت قرب مین تمام سامان انجنیری موجود رہتا ہے تاکہ جس چیز کی
جس وقت ضرورت ہو فوراً کام مین آسکے۔

سمندر مین صبح کا سین دریائی سفر مین صبح کا نیچرل سین بہت پر لطف ہوتا ہے۔ آفتاب نکلنے کے وقت
ہلکی ہلکی کرنون کا سمندر پر لوٹنا موجون کے ہچکولون سے اونکا تھرانا۔ نیلا شامیانہ۔ گہرا کاہی فرش
جس طرف نگاہ اوٹھاسے نظر آتا ہے۔ اس سوہانے وقت پر یہ کیفیت عجب دلربا معلوم ہوتی ہے
جسکا لطف دیکھنے پر منحصر ہے۔ مین ہمیشہ عرشہ جہاز یعنی بالا سے تق پر رہتا تھا جو مسافر بحری کے لئے
باکیفیت اور عمدہ سیر گاہ ہے اسلئے اس قدرتی سین کی خوبی سے بہی زیادہ حظ اوٹھایا تھا۔

امریکا کا بادی جہاز ۲۱ جنوری سنہ ۱۹۰۲ء روز شنبہ کلکتہ سے بفاصلہ تخمینی ساڑھے تین سو میل قریب بارہ بجے دن
کے ایک بادی جہاز ملا۔ ہمارے جہاز کو دیکھتے ہی اوس جہاز سے چند آدمی کشتی مین سوار ہوکر (کشتیان
متعدد ہر جہاز مین ساتھ ہوتی ہین) ہماری جانب آئے یہ دیکھتے ہی ہمارے جہاز کی رفتار روک دی گئی
اون آدمیون نے سگار کچھہ پیاز اور نئے اخبار مانگے وہ سب دئے گئے۔ معلوم ہوا کہ وہ جہاز امریکا
کا ہے اور اکیسو بلیس دن سے وہ دریا مین سفر کر رہا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس بحر ذخار مین جہاز کی ہستی تنکے سے زیادہ نہین وحشت و دہ بحر و بر کا خدا

ناخدائی نہ کرے تو کشتی امید بلا مین پڑ جاے -

ہمارے جہاز کی رفتار مین موافقت ہوا کی وجہ سے کوئی کمی نہین تھی سمندر کی حالت تالاب کی سی تھی معمولی رفتار کے ساتھ سفر طے کرتا پانی کاٹتا چلا جاتا تھا اس جہاز کی معمولی رفتار فی گھنٹہ آٹھ میل سے دس میل تک ہے -

۲۲ جنوری سنہ ۱۹۰۲ء روز چہار شنبہ -

اوڑنے والی مچھلیان

آج جو عجیب و دلکش واقعہ نظر آیا وہ اوڑنے والی مچھلیون کا تھا - جنکے جھنڈ کے جھنڈ پچاس پچاس سو سو گز تک اوڑتے چلے جاتے تھے - مین نے پہلے پہل دیکھکر گمان کیا کہ یہ چھوٹے چھوٹے پرند مثل چڑیون کے دریائی ہین جو جہاز کو آتا دیکھکر اوڑے جاتے ہین لیکن فوراً معلوم ہو گیا کہ یہ طیور نہین ہین مچھلیان ہین -

یہ تعجب ہے کہ جب کبھی موجون کے تھپیڑون سے یہی مچھلیان جو نہایت خوبصورت چھوٹی چھوٹی ہوتی ہین جہاز مین آپڑتی تھین (اور ایسا بارہا ہوا) تو وہ اپنی جگہہ سے ہل بھی نہین سکتی تھین اور بہت کم دیر زندہ رہتی تھین -

۲۳ و ۲۴ و ۲۵ جنوری سنہ ۱۹۰۲ء روز پنجشنبہ و جمعہ و شنبہ راہ مین گزرا -

کلمبو

۲۶ جنوری سنہ ۱۹۰۲ء روز یکشنبہ کو ہم کلمبو جو جزیرہ سیلون کا پاے تخت ہے پہونچے - بندرگاہ یہان کا قابل دید ہے صفائی اور خوبصورتی مین بمبئی و کلکتہ پر بھی شرف رکھتا ہے -

کلکتہ سے ۱۲۶۰ میل اور لندن سے ۶۰۳۹ میل کے فاصلہ پر ہے اور ۲۰۹۳ میل یہان سے عدن ہے مردم شماری قریب ڈیڑہ لاکھ کے بیان کیجاتی ہے - (میل دریائی ۶۰۸۰ فٹ کا ہوتا ہے) کشتی کا کرایہ جہاز سے کنارہ تک فی کس ۱ر مگر شب کو یہہ شرح المضاعف ہوجاتی ہے یہان گھوڑا گاڑی - بیل گاڑی - الکٹری ٹرمیوے چلتی ہے - رکشا کا زیادہ رواج ہے جسکو ایک آدمی کھینچتا ہے اور بہت تیز بھاگتا ہے -

کلمبو مین سواریان اور اونکے کرایہ کی شرح

شرح کرایہ گھوڑا گاڑی فرسٹ کلاس صبح ۶ بجے سے شام کے

۷ بجے تک جسمین چار کس بیٹھتے ہین۔ للعہ/

نصف دن ۶ بجے سے ۲ بجے دن تک یا ۱۲ بجے سے ۷ بجے شام تک تھا/
ایک گھنٹہ کا ایکروپیہ نصف گھنٹہ کا ۸/ بعده ہر نصف گھنٹے کے ۴/ روپئے پڑتے ہین۔
رکشا کا کرایہ قلعہ کے اندر یعنی ریلوے حدود مین دس سینٹ۔ پورے گھنٹہ کے آٹھ آنہ پہلے نصف گھنٹے کے چار آنہ بعده ہر گھنٹہ کے دس سینٹ یعنی قریب ۱۰/ کے ہے۔ ایکروپیہ کے سو سینٹ چلتے ہین جن راہون پر ٹریموے چلتی ہے اون راستون پر علی العموم لوگ ٹریموے پر ہی آتے جاتے ہین کیونکہ اسکا کرایہ بہت ہی کم ہے۔ رکشا والے بڑی خوشامد سے راگیرون کے سامنے اپنی درخواست پیش کرتے ہین۔

کلمبو کے ہوٹل ہوٹل بکثرت اور سب اچھی حالت مین ہین۔ ۱۔ گرانڈ اورینٹل ہوٹل۔ ۲۔ گیال فیس ہوٹل۔ ۳۔ برسٹل ہوٹل۔ ۴۔ برٹش انڈیا ہوٹل۔ ۵۔ ماؤنٹ لیونیا ہوٹل۔ انکے علاوه اور بھی بہت سے ہوٹل ہین جن مین ایک رائل ہوٹل ہے جہان فی کس ایک وقت کی خوراک کے لیے ۴/ ہے۔
شرح تمام ہوٹلون مین ۲۴ گھنٹے کے معہ کرایہ و کھانا۔ تین روپیہ سے چار روپیہ تک ہے کھانا دن مین تین دفعہ اور دو دفعہ چار ملتی ہے کھانا عمده اور پانچ چھ قسم کا ہر وقت دیا جاتا ہے۔
تمام شہر مین بجلی کی روشنی ہے قریب گھاٹ قلعہ کے نام سے جو جگہہ مشہور ہے وه مقام نہایت دلکشا ہے۔

کلمبو ریلوی اسٹیشن کلمبو مین ریلوے اسٹیشن ایک جانب شہر کے ہے جو کینڈی کے نام سے مشہور ہے یہان سے نرواره ایلیا ۵ میل اور گیالی ۱۴۵ میل ہے۔
صبح ساڑھے سات بجے ٹرین کلمبو سے کینڈی جاتی ہے سوا گیاره بجے وہان پہونچتی ہے صبح کا ناشتہ ٹرین مین ملتا ہے۔ کینڈی نہایت پر فضا اور عمده سبزه زار مقام ہے یہان بده کا ایک بہت بڑا مندر ہے۔ اور نہایت مشہور پیراڈینیا نامی باغ ہے جہان ہر قسم کے جانور ہین۔

نرواره ایلیا جہان پر نشان نرواره ایلیا راستہ مین کینڈی کے ہے اور سطح سمندر سے چھ ہزار ایکسو چوہتر فیٹ

قدم مبارک حضرت آدم بیان کیا جاتا ہے اونچا ہے اسی پہاڑ پر نشان قدم مبارک حضرت آدم علی نبینا کا بیان کیا جاتا ہے ہندو مسلمان دونوں مذہب والے پرستش و زیارت کو آتے ہیں۔ آب و ہوا نہایت عمدہ ہے اسی جگہ لوگ اکثر تبدیل آب و ہوا کی غرض سے آتے ہیں یہ مقام فرحت افزا ہے اور یہاں کی ہوا صحت بخش مانی گئی ہے۔

شہر کلمبو نہایت خوش قطع اور صاف ہے گھاٹ کے قریب دو طرفہ بازار ہے جسمیں عالیشان دوکانیں انگریزی اور ہندوستانی تجار کی ہیں جہاں ہر ولایت کا مال اور ہر قسم کی اشیا ملتی ہیں۔

اس سے آگے بڑھکر متعدد عمدہ بازار ہیں سب چیزیں ارزاں بکتی ہیں۔

پھل ہر قسم کے جن میں اناناس۔ آم۔ کیلا۔ چکوترہ۔ میٹھا لیموں بہت عمدہ بافراط ہیں جنوری کے مہینہ میں نہایت خوش ذائقہ و کلاں آم ڈیڑھ روپیہ سیکڑہ خریدے جو بنارس کے لنگڑے اور لکھنؤ کے سپیدہ سے زیادہ بامزہ تھے۔

کلمبو میوزیم شہر سے تھوڑے فاصلہ پر ایک عجائب خانہ ہے جہاں پہلے وحشی آدمیوں کے قد آدم مجسم صورتیں رکھی ہوئی ہیں جو بمشکل غیر اصلی سمجھی جا سکتی ہیں۔ ایک عورت شہد کا چھتہ لئے ہوئے شہد کھا رہی ہی چند پورانے زمانہ کی درباری لباس میں صورتیں ہیں۔

کلمبو کے باشندوں کا حال یہاں کے ہندو بلا لحاظ مرد و عورت تمام سر پر بال رکھتے ہیں اور بمشکل عورت و مرد میں تمیز ہوتی ہے ننگے پاؤں رہتے ہیں ایک دھوتی یا ساڑی باندھتے ہیں۔ اور اوسی کو اوڑھ لیتے ہیں عورتیں کرتی و محرم بھی نہیں پہنتی ہیں۔ ہندوستان کے دو ہزار برس پہلے کی جھلک یہاں کے ہندو لباس میں موجود ہے خال خال ہندو عورتیں انگریزی جاکٹ آستینوں دار پہنے ہوئے نظر آئیں۔

مسلمان مستورات نظر سے نہیں گزریں البتہ مسلمان مرد دیکھے جو اونچا کوٹ پہنے ہوئے تھے اور تہ بند باندھے ہوئے اور تہ بند پر پیٹی کسے ہوئے تھے سر پر چٹائی کی ٹوپی لمبی بیڈول جو کسی قدر ترکی ٹوپی سے مشابہ تھی۔

عورات کے رنگ میں گو صباحت نہیں ہے مگر نقشہ کی خوبی۔ خط و خال کی عمدگی۔ اعضا کے

تناسب کے باعث وہ نظر امتیاز سے دیکھی جانے کے قابل ہین -

موسم برسات تقریباً آٹھ مہینے یہان رہتا ہے اور خلاف موسم ہی دوسرے تیسرے دن کچھ پانی برس جاتا ہے -

یہ خطہ قدرتی طور پر شاداب و بارونق اور یہہ جزیرہ نہایت باکیفیت اور وسیع الفضا ہے جہانتک نگاہ کام کرتی ہے بجز سبزہ یا عالم آب کے اور کچھہ نظر نہین آتا - زمین مین نمو کی قوت زیادہ پائی جاتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ کسی سبز و شاداب مسطح قطع زمین کو انتخاب کر کے ایک خوش وضع اور با قطع آبادی کی بنیاد ڈالی گئی ہے - آب و ہوا نہایت معتدل خوشگوار ہے موسم بہار کے خوشگواری کو شباب کے اوس درجہ پر خیال کرنا چاہیے جبپر پہونچکر ہر چیز قیامت ڈہاتی ہے -

ابر کے وقت صبح نورانی کی کیفیت - ہوا مین تقاضاے حسینان کا لطف - جابجا آبشار و گلہاے رنگارنگ دیکھکر جنت کا جغرافیہ آنکھون مین پہر جاتا ہے - قریب شام لب سمندر ایک دلکشا سڑک ہے جہان لیڈیون اور جنٹلمینون کا ہجوم ہوتا ہے - رکشا پر خوش جمال یورپین لیڈیون کا نکلنا - برقی روشنی کا ہونا - حوران جنان اور تجلی کی یاد کو تازہ کر دیتا ہے -

کلمبو بندرگاہ یہان کی بندرگاہ عجیب دلکش مقام ہے - سمندر کے اندر شہر کی دونون جانب سے نہایت مستحکم اور عریض دیوار تعمیر کر کے جہازون کے قیام کی جگہہ کو محدود کر دیا ہے - دونون حدود پر منارے لائٹ ہوس کے ہین سیکڑون اسٹیمر ہر ملک کے مثلاً امریکا - آسٹریلیا - چین - و جاپان - روس و انگلینڈ اور ہندوستان وغیرہ وغیرہ لنگر انداز رہتے ہین - اور جہازون کی آمد و رفت روزانہ رہتی ہے اون جہازون پر اپنی اپنی گورنمنٹون کے نشانات کے پہریرے - اونکی مختلف شکلین اون کی آراستگی - پہر اون مین ہزارہا برقی و گیس کے لیمپون کی روشنی ان وجوہ سے یہہ جگہہ نئی قسم کی آبادی نظر آتی ہے - اور خیال ہوتا ہے کہ طلسمی متحرک محلات پانی مین تعمیر ہوئے ہین جن کی آراستگی کسی شاہانہ جشن کی وجہ سے کی گئی ہے -

اس جگہہ چھوٹی چھوٹی ڈونگیون پر سمندر مین ملاحون کے نو عمر بچے جہازون کے قریب آتے جاتے ہین

اور اپنی سریلی اور خوش آواز مین مہمل گیت گاتے ہین جو بیحد دلکش اور پر لطف معلوم ہوتے ہین اونکو بطور انعام جو دیا جاتا ہے وہ سمندر مین ڈال دیتے ہین وہ غوطہ لگا کر فوراً نکال لاتے ہین۔

زبان کلمبو

زبان یہان تلنگانی دلیباری بولی جاتی ہے۔ اُردو سے کام چل جاتا ہے۔ انگریزی کی ترقی ہے کہ بندرگاہ کے کانسل تک انگریزی بولتے ہین۔

مسلمانون مین نامور کریم جی جیعفر جی نوبہائی تاجر ہین ایک عمدہ و وسیع مسجد بھی اونہون نے تعمیر کرائی ہے۔ ایک چھوٹا اسٹیمر انکا ہے جو گرد و نواح مین محض مچھلیان پکڑنے جاتا ہے۔

سنا گیا کہ عرب کے پورانے خاندان بھی کچھ یہان سکونت پذیر ہین جو ابتدا سے زمانہ اسلام مین فتوحات یا تجارت کے ذریعے سے یہانتک پہونچے تھے۔

اثرات سمندر کلمبو

یہان کا سمندر معتدل مزاج ہے اور دق و سل والے مریض کے لیے مفید ہے

۲۷- جنوری روز دوشنبہ۔

سفر بحری مین جو ایذائین پیش آتی ہین اونکی حفاظت کی تدابیر

جن لوگون نے بحری سفر کیا ہے اونکی زبانی معلوم ہوا تھا کہ جو شخص پہلے پہل سفر سمندر کرتا ہے اوسکو بسا اوقات ایذا غثیان۔ استفراغ۔ دوران سر کی شکایت ہوتی ہے اسلئے اکثر لوگ ضروری ادویہ و ترش اشیا ہمراہ لے لیتے ہین۔ میری روانگی کلکتہ سے ایسی عجلت مین ہوئی کہ مین اس قسم کی کوئی چیز نہ لے سکا تھا۔ بلکہ دوستون سے رخصت بھی نہو سکا تھا کلمبو تک آٹھ دن گزرے کوئی شکایت مذکور الصدر مین سے مجھے نہین ہوئی مین نہایت خوش تھا کہ خدا نے بڑی تکلیف سے محفوظ رکھا۔ دریا کی حالت ابتک سکون کی تھی ایسا دریا سے ذخار مثل تالاب کے تھا۔ کلمبو مین آم خریدے اور چونکہ نہایت خوش ذائقہ و لطیف تھے۔ کہانے بھی خوب آمون کے ساتھ مچھلی کے کباب کہاے۔ لذیذ پکے تھے وہ بھی زیادہ کہا لیے۔ اسپر غلطی یہ کی کہ نیچے کے کمرہ مین جہان گرمی تھی جا بیٹھا۔

قریب دو بجے جہاز روانہ ہوا تو ہوا تند چلنے لگی۔ پانی مین شورش و تلاطم محسوس ہوا۔ قریب چار بجے بڑے زور سے استفراغ ہوا استفراغ کے بعد ہی دوران سر شروع ہو گیا۔ گو موسم اچھا تھا مگر ہوا

تندی کے سبب وہ بلا کا تموج تھا کہ الامان جہاز مثل ہنڈولے کے ہلتا تھا اور پانی کے تھپیڑے بالائے تتق تک پہونچتے تھے - یہی جہاز کی حرکت خرابی و بدمزگی طبیعت کا باعث ہوا کرتی ہے - عام طور پر اس ملک کے سمندر مین جون - جولائی - اگست اور ستمبر کا زمانہ پانی کی طغیانی کا ہے جب ہوا تند چلتی ہے اور یہ مہینے طوفانی خیال کئے جاتے ہین مگر جب کبھی ہوا تیز چلے گی اور جہاز کو زیادہ حرکت ہوگی تب ہی طبیعت بگڑے گی گو موسم خراب نہ ہو - ایسی حالت مین متلی - دوران سر سے سخت کرب ہوتا ہے کبھی کبھی غشی کی نوبت پہونچ جاتی ہے اشتہا جاتی رہتی ہے - کھانے کے نام سے اُبکائی آتی ہے - لیکن خالی شکم رہنا زیادہ تکلیف دہ ہے -

البتہ لیٹے رہنے مین سکون ہوتا ہے - اسلئے مناسب طریقہ یہ ہے کہ ہوا اور سایہ دار جگہہ مین آرام کرے - سب سے بہتر مقام اسکے لئے چھتری ہے - اور یہ امر بھی مفید پڑتا ہے کہ دریا کی جانب قرب مین نہ دیکھے - دور نظر ڈالے تو چندان ہرج نہین -

۲۷ - جنوری سنہ ۱۹۰۲ء لغایۃ ۳ فروری سنہ ۱۹۰۲ء روز دوشنبہ پورے آٹھ دن طبیعت بے کیف رہی غذا مین بھی کمی ہوگئی - یہ سب زمانہ راہ مین بے لطف گذرا -

۴ فروری سنہ ۱۹۰۲ء روز سہ شنبہ بالکل طبیعت صحیح ہوگئی - ہوا کی تیزی جاتی رہی - قریب سات بجے صبح سکوترا پہاڑ نظر آیا - یہ پہاڑ سمندر مین کلمبو و عدن کے راستہ پر کلمبو سے تخمیناً ساڑھے چودہ سو میل کے فاصلہ پر جانب عدن واقع ہے - اسکے دو جانب سے جہازون کا راستہ ہے اندازاً بیس پچیس میل طولاً اور دو میل عرضاً ہوگا - ایک ویران جگہہ ہے کسی قسم کی آبادی نہین معلوم ہوتی - نہ وحوش نہ طیور نہ انسان -

۵ - فروری سنہ ۱۹۰۲ء چہارشنبہ راہ مین گذرا -

بندرگاہ بربرہ سمالی لین

۶ فروری سنہ ۱۹۰۲ء پنجشنبہ کو بربرہ سمالی لین پر پہونچنا ہوا -

یہ بندرگاہ بربرہ مصری گورنمنٹ کا ہے اب بذریعہ معاہدہ کے کچھ عرصہ سے گورنمنٹ انگریزی کے قبضہ مین ہے -

یہ بہت پرفضا مقام ہے اور تین موقعون پر جدا گانہ آبادی ہے جہان افسران گورنمنٹ یعنی جرنیل کونسل کونسل و مجسٹریٹ اور ڈاکٹر وغیرہ رہتے ہین وہ خوش قطع بلند اور کشادہ مقام ہے۔

دوسری جگہہ پر ہندی و عرب تاجر خوش حال آباد ہین جنکے مکانات پختہ ہین۔ غلہ کی بہت بڑی منڈی ہے۔ جابجا بڑے بڑے گودام غلہ کے موجود ہین۔ دنبے اور گوشت دنبے کا ارزان بکتا ہے۔

تیسرے مقام پر سمالی قوم کی رعایا خس پوش جھونپڑون مین رہتی ہے۔ انکی آبادی ہندوستان کے خانہ بدوش فرقون سے مشابہ ہے۔

سمالی قوم کے حالات

سمالی قوم بہت ادنی حالت مین ہے علی العموم مزدوری یا گدائی کرتے ہین۔ بربرہ۔ زیلا۔ دبلبار وغیرہ انکی ولایت ہے۔ ابی سینا کی ہم سرحد چار سو میل تک سمالی لین مشہور ہے یہ لوگ تمام عرب بندرگاہون پر مزدوری پیشہ ہین۔ ان لوگون کے بال سیاہ بہیڑ کے بالون سے مشابہ ہوتے ہین زبان عربی ہی بولتے ہین اور خاص سمالی زبان علیحدہ ہے۔

کل قوم جاہل کندہ ناتراش نامعقول وناشایستہ اور سخت بیحیا ہے عورت و مرد دونون کا لباس پورا ستر پوش نہین۔ عورتین صرف سر و سینہ ڈہانک لیتی ہین اور تہ بند کے طور پر جسم کے نیچے حصے مین کپڑا لپیٹ لیتی ہین۔

غذا مچھلی چاول۔ یا چاول کہجور ہے۔

سمالی قوم کی ایک انوکھی رسم

انمین ایک وحشیانہ رسم جاری ہے وہ کہ بچپنے مین اونٹ کی ہڈی کی سوئی سے لڑکی کے اندام نہانی کو سی دیتے ہین صرف تہوڑا سا سوراخ باقی چھوڑ دیا جاتا ہے۔

جب شادی ہوتی ہے اوسوقت یہہ ٹانکے توڑتے ہین اور خود شوہر اس عقدہ کو وا کرتا ہے۔ مین نے جب یہ رسم سنی تو مجھے یقین نہ آیا۔ مگر مسٹر جی ایل ہرکس سکنڈ انجنیر اسٹیمر مظفری نے اپنی عینی شہادت دی اونہون نے بیان کیا کہ مجھے بھی پہلے پہل یہ رسم سنکر یقین نہ آیا تھا۔ لہذا مین نے پانچ پانچ برس کی دو تین نوعمر نا کتخدا عورتون کا معائنہ کیا تو اس واقع کو سچ پایا تب یقین آیا۔

علاوہ اسکے عبد القادر محرر ایجینٹ جو زائد دس برس سے اس نواح مین مقیم ہین اونہون نے بہی رسم مذکور کی اپنی چشم دید بیان سے تصدیق کی۔

اس ہجیا اور وحشی قوم مین جو بیہودہ رسم ہو وے تعجب انگیز ہے۔

مچھلیان بہت بڑی بڑی بکتی ہوئی دیکھنے مین آئین۔ اور قسم قسم کی خوبصورت بہی دکھی گئین بعض بعض ایسی حسین مچھلی تہی۔ کہ گویا چاندی کی مچھلی بنا کر اوسپر کسی بڑے صناع نے سنہری مینے کا کام اعلی کاریگری سے بنایا ہے۔

بربرہ مین پانی کا نل گورنمنٹ مصری ایک چشمہ سے جو دس میل کے فاصلہ پر یہان سے ہے نل لگا کر پانی لائی ہے۔ بربرہ مین بلند آبادی کے قریب جا بجا حوض بنے ہوئے ہین نل کے ذریعہ سے ان حوضون مین پانی آتا ہے۔ کوئی حوض نہانے کا۔ کوئی کپڑے دہونے کا اور کچھہ حوض مویشی و جانورون کے لئے اور کچھہ حوض مخصوص انسانون کے لئے ہین جہان سے بذریعہ مشکون کے سقے پانی بہر کر لوگون کے مکانون مین لے جاتے ہین سنا گیا کہ گورنمنٹ مصری نے معاہدہ کے ساتھہ سرکار انگریزی سے یہ شرط لکھا لی ہے کہ رعایا سے پانی پر محصول کبہی نہ لیا جاوے۔

گورنمنٹ انگریزی نے قوم سمالی کو فوج مین بہرتی کیا ہے۔ اپنی فوج کے تجربہ کار افسر اونکی تعلیم قواعد کے لئے مامور فرمائے ہین۔

اس زمانہ مین ایک شیخ محمد بن عبد اللہ بن حسین نے باغیانہ روش اختیار کی ہے اپنے مظالم سے رعایا کو ایذا و گورنمنٹ کو تکلیف دے رکہی ہے۔

سید جلال ہاسپٹل اسسٹنٹ ساکن سیالکوٹ پنجاب سے جو گورنمنٹ انگریزی کی جانب سے ڈسپنسری کے انچارج ہین ملاقات ہوئی بہت لطف و محبت سے پیش آئے۔

جہاز سے کنارہ تک کشتی کا کرایہ فی کس چار آنہ سے زیادہ نہین ہے۔

۷ فروری سنہ ۱۹۰۲ء بروز جمعہ قریب چار بجے شام کے جہاز روانہ ہوا اور صبح ۹ بجے ۸ فروری سنہ ۱۹۰۲ء روز شنبہ کو جہاز عدن پہونچا۔

عدن یہ شہر دار السلطنت عدن کا پایۂ تخت تھا کسی زمانہ مین یہہ ایک مستحکم اور مالدار شہرون مین محسوب ہوا تھا مگر رفتہ رفتہ بالکل خراب ہو گیا۔ ایک پر کوہ اور تنگ جزیرہ نما پر واقع ہے۔

سنہ ۱۸۳۹ء مین انگریزون نے اسکو سلطان المعظم سے مانگ لیا تھا جب ہی سے انکے قبضہ مین ہے اور جس دن سے یہ شہر انگریزی قبضہ مین آیا ہے اسکے حالت بدل گئی ہے تجارت کو بڑی ترقی ہے ہر مقام پر پختہ سڑکین ہین۔ باغات اور خیابان کثرت سے نظر آتے ہین۔

بندرگاہ عدن تمام سواحل عرب مین یہ مقام جہازون کے لیے لنگر کرنے کو نہایت اچھا ہے دو جانب پہاڑون کی چٹانین ہین بیچ مین چار میل تک سمندر واقع ہے جہان ہر وقت پانچ سے دس قلاچ تک پانی پایا جاتا ہے اسلیے جہازات ہر طرح رہ سکتے ہین اور یہی وجہ ہے کہ اس مقام پر یورپ کے جانے والے کل میل اسٹیمر کوئلہ پانی لینے کو ضرور ٹھیرتے ہین۔

اور حجاج کے جہازات کے لیے تو قانوناً لازم ہے کہ یہان ٹھیرے بغیر نہ جائین تیس ہزار نفوس کی مردم شماری ہے۔ اب نہایت معتبر و مالدار مقام ہو چلا ہے۔

بندرگاہ کی آبادی کو طواعی کہتے ہین۔ یہان کئی ہوٹل۔ اور انگریز و ہندوستانی و پارسی سوداگرون کی عالیشان دوکانین ہین یہ نہایت خوش نما بازار ہے اسی جگہہ تار گھر و ڈاکخانہ ہے۔ لاکھون من کوئلہ پتھر کا یہان جمع رہتا ہے۔ میٹھا پانی و برف بنانے کی کلین بھی ہین۔ کپڑا دھونے کی ایک کل ہے جسمین تین گھنٹے کے اندر کپڑے عمدہ دھلکر ملجاتے ہین ۳ ر فی کپڑا دینا پڑتا ہے۔

بازار طواعی کے پشت پر عرب وغیرہ کے مکانات ہین اور قصبون کا سا ایک بازار ہے۔

شہر عدن اصل شہر عدن بندرگاہ تین چار میل کے فاصلہ پر ہے۔ گھوڑا گاڑیان جنمین اکثر وکٹوریا فٹن ہوتی ہین۔ و نیز ٹٹو۔ گدہے اونٹ گاڑی ہر وقت کرایہ کو ملتی ہین۔

عدن کے چار جانب پہاڑ کا قدرتی حصار ہے۔ گورنمنٹ انگریزی نے بندرگاہ کی طرف پہاڑ کاٹکر نہایت عمدہ اور پایدار دروازہ بنایا ہے۔ اوپر کی جانب پل ہے جسپر سے دونون جانب پہاڑ کے آجا سکتے ہین۔ توپون کا مورچہ بھی ہے۔

عدن مین متعدد بازار ہین مگر سب سے خوشنما اور عمدہ وہ مارکٹ ہے جہان دنبہ وبکری کا گوشت مچھلی دنبے وبکریان ومرغیان وانڈے وغیرہ فروخت ہوتے ہین۔

کئی حصے کا بازار ہے ایک حصے مین صرف میزون پر گوشت رکھا ہوا بکتا ہے دوسرے حصے مین صرف مچھلی۔ باقی حصون مین ہر قسم کے میوے وہیں سب طرح کی ترکاری وغیرہ کی دوکانین ہین شہر اچھا ہے۔

عدن مین شتر مرغ کے سفید پر۔ اور شہد بہت اچھا ملتا ہے۔ اور ہر ملک کی عمدہ اشیا ضروری میسر آتی ہین۔ عام زبان عربی ہے۔ بازاری لوگ اردو بھی بولتے ہین۔ ہندو بزاز وبنیون کے عربی بولنے مین کیفیت آتی ہے۔

تالاب قدیم | قدیم زمانہ کے تالاب خشک پڑے ہین یہ ٹانکیون کے نام سے موسوم ہین بارش کا پانی انہین جمع ہوتا ہے زیادہ تر یہی پانی پینے کے کام مین آتا ہے۔ ہر ٹانکی پر یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ اسمین کسقدر زور نہین پانی جمع ہوتا ہے۔ ایک حوض یعنی ٹانکی پر لکھا دیکھا کہ اسمین بتیس لاکھ اسی ہزار گیلن پانی آتا ہے۔ گورنمنٹ کے قبضہ مین بارہ ٹانکیان ہین انہین جو پانی برسات کا جمع ہوتا ہے وہ سب فروخت کیا جاتا ہے۔ باقی اور ٹانکیان جو عربون اور دیگر اقوام کی ہین اونمین جو پانی جمع ہوتا ہے وہ قیمتًا فروخت نہین کیا جاتا ہے ہر شخص مفت جس قدر چاہے لیجا سکتا ہے۔

قرب ٹانکیون کے ایک سبز وشاداب چمن ہے جسمین توپین بھی نصب ہین چند مزارات بزرگون کے ہین جہان عرس ہوتا ہے۔

مزارات | سیدنا ایدروس رحمۃ اللہ علیہ کا عرس ماہ ربیع الاول وباقی شیخ ابان رحمۃ اللہ علیہ وشیخ عبد اللہ وشیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ کے عرس ماہ رجب مین ہوتے ہین۔

لیڈی ڈفرن فنڈ سے ایک ہسپتال ہے۔ تین مجسٹریٹ درجہ اول کے ہین دیوانی ابتدائی عدالتون کے اختیار پانچ سو روپیہ تک ہین قانون انڈیا انگریزی کا جاری ہے بمبئی ہائیکورٹ کے ماتحت ہے۔

ایک احاطہ مین دہوبی رہتے ہین اور وہین کپڑے دہوتے ہین - اسی احاطہ کے قریب ایک آزاد پیشہ ورعورتون کا احاطہ ہے جو نہایت شرمناک اور ناپاک مقام ہے -

عرب کے ملک مین انگریزی گورنمنٹ کے طفیل عورتوں کو یہہ آزادی ملی ہے

کشتی وگاڑی کاکرایہ | کشتی کاکرایہ جہاز سے کنارہ تک فی کس چار آنہ - گہوڑہ گاڑی فی یوم پانچروپیہ ضابطہ سے ہے لیکن اس سے بہت کم پر گاڑی والے راضی ہوجاتے ہین - اور فی کس آٹھ آنہ شہر تک بڑی خوشی سے قبول کرلیتے ہین -

سمالی غوطہ زن | سب سے زیادہ لطف جو بندرعدن مین ہے وہ سمالی قوم کے لڑکون کا سمندر سے دوانی چوانی غوطہ مار کر نکالنے کا ہے - یہ سکے کا فن خوب جانتے ہین -

جب جہاز بندر مین پہونچتا ہے یہ سمالی لڑکے چھوٹی چھوٹی ڈونگیان لیکر قریب آجاتے ہین گاتی ہین بغلین بجاکر عجیب وغریب مضحک حرکات کرتے ہین - مسافرون کو جو کچھہ دینا ہوتا ہے وہ دریامین ڈالدیتے ہین - اور یہہ لڑکے فوراً غوطہ مار کر نکال لاتے ہین -

شارک مچھلی | کچھہ عرصہ سے اب غوطہ مارنے کی حکماً ممانعت ہے اور اسکا سبب یہ ہے کہ ایک قسم مچھلی کی جسکو شارک کہتے ہین اس بندر مین انسانون کے لیے عجیب موذی جانور آگیا ہے - اس کا رنگ مٹی کا سا ہوتا ہے ناکے اور مگر سے کم نہین ہے انسان کا جو عضو اسکے منہ مین آجاتا ہے وہ مع ہڈی کے ٹوٹ جاتا ہے -

جو شوقین شکار - سمالی لین یعنی بربرہ زیلا بلہار مین جاتے ہین عدن سے ہی وہ کاوس جی دنشا اینڈ برادرس کے چھوٹے چھوٹے اسٹیمر دن پر جاتے ہین - شکاری کو برٹش جنرل کونسل متعینہ بربرہ سے اجازت شکار حاصل کرنی ہوتی ہے -

شہر مین سید رستم علی صاحب سے ملاقات ہوئی یہ صاحب انگریزی تعلیم یافتہ مہذب متین وخوشرو اور نہایت خلیق ہین - ہیڈ کلرک کے عہدہ پر ہین - اونکے بہائی سید محمد علی کے ہمراہ تمام عدن کی سیر کی اور اونکے ذریعے سے بہت سے حالات معلوم ہوئے -

موسم | عدن مین موسم گرما سخت ہوتا ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ جسم کو تمازت آفتاب سے محفوظ رکھے۔

۹ فروری ۱۹۰۲ء روز یکشنبہ عدن مین قیام کیا۔

باب سکندر | ۱۰ فروری ۱۹۰۲ء روز دوشنبہ جہاز عدن سے روانہ ہوا۔ آج پیریم ایلنڈ یعنی باب سکندر راہ مین ملا۔ اسکے دونون جانب سے جہاز آتے جاتے ہین تھوڑی سی آبادی ہے چھوٹا سا بندرگاہ ہے۔ کبھی کبھی جہازات یہان کوئلہ بھی لیتے ہین۔ لایٹ ہوس بلندی پر واقع ہے۔ راہ خطرناک ہے۔

۱۱ شنبہ و ۱۲ فروری ۱۹۰۲ء روز چہارشنبہ راہ مین گذرے۔

۱۳ فروری ۱۹۰۲ء روز پنجشنبہ صبح ۹ بجے جدہ پہونچے۔ ڈاکٹر نے چوبیس ۲۴ گھنٹے کا قرنطینہ کیا سبب یہ تھا کہ عدن سے چیپن مسافر بھی ہمارے جہاز پر سوار ہوگئے تھے۔ (ورنہ یہہ مال کا جہاز تھا) مگر یہہ خیر ہوئی کہ اونکے پاس ڈاکٹری سارٹفکیٹ عدن کے موجود تھے ورنہ دس یوم کا قرنطینہ ہوتا۔

پچیس چھبیس دن جہاز مین رہنا پڑا یہہ تمام زمانہ بہت آسایش سے بسر ہوا۔ ہمارا جہاز اسباب کا تھا کچھ چپقلش نہ تھی۔ افسران جہاز مین سوا ایک چیف افسر کریچین کے سب لوگ نہایت خوش مذاق با اخلاق تھے جنمین ہرکس سکنڈ انجنیر و ہرس سکنڈ افسر و بیرن جی فرام جی و برزو جی رستم جی انجنیران و مرزا احسن ایسٹور کیپر و مرزا احمد کلرک بہت ہی خوبیون کے آدمی ہین مرزا احمد کی وجہ سے مجھے بیحد آرام ملا۔ میری بامذاق باتونسے یہ سب لوگ مجھسے محبت کرنے لگے تھے اورجب کبھی ان مین سے جن کو اپنی ڈیوٹی کے بعد فرصت ملتی میرے پاس آموجود ہوتے۔ کپتان جہاز بھی نیک تھا اور ہمیشہ میری مزاج پرسی کرتا رہتا۔

۱۴ فروری ۱۹۰۲ء روز جمعہ بارہ بجے کے بعد قرنطینہ ختم ہوا ہم بھی جہاز سے اوترے ایک عرصہ کے بعد جو عمدہ آبادی دیکھی اور مستقل طور پر جہاز سے اوترنا ہوا تو بالکل نئی دنیا معلوم ہوئی۔ اپنے

سعز زمیزبان سے ملا جن کے ذریعے سے یہ تمام سامان راحت سفر بہم پہونچا تہا۔

یہ عجب حسن اتفاق ہے کہ آج ہی حاجی نظام الدین و حاجی علاء الدین نبیرگان خان بہادر حاجی حافظ عبد الکریم صاحب سی۔ آئی۔ ای۔ رئیس میرٹھ بہی جہاز سے اوترے۔ اونہین میرے جدہ مین پہونچنے کی خبر معلوم ہوئی۔ میری جاے قیام پر اونہون نے آدمی بہیجا۔ مین خود گیا بڑی گرمجوشی سے ملاقات ہوئی۔ ملاقات کے ساتہہ اونکا اصرار تہا کہ مین اونکا ہم سفر ہون پہلے تو مین نے یہ امر ناممکن سمجہا کیونکہ جن صاحبون کی وجہ سے مین جدہ تک پہونچا تہا اون سے ابہی تفصیلی ملاقات تک بہی نہونے پائی تہی اوسکے علاوہ اور بہی موانعات تہے جن وجوہ سے مجہے امید نہ تہی کہ میرا اونکا ساتہہ ہوسکیگا۔ تاہم مین اون سے مشروط وعدہ کرکے اپنی جاے قیام پر آیا اور اپنے میزبان سے اونکی درخواست کو بیان کیا اونہون نے وہی جواب دیا جو میرا خیال تہا۔ مجبوراً مین نے رقعے کے ذریعے سے اپنے چلنے کی معذوری ظاہر کی۔ اسکے بعد وہ دونون صاحب فوراً تشریف لائے اور میرے میزبان کو اس بات پر راضی کرلیا کہ مین اونکے ساتہہ جانے کو قبول کرون پہر میرا اونکا ساتہہ ہوگیا۔

اب تہوڑی کیفیت جدہ شریف کی بیان کرنا ضرور ہے۔

بندرگاہ جدہ — جدہ بحر احمر کے کنارے ایک بندرگاہ ہے اور بڑی تجارت کی جگہ ہے۔

یہہ شہر خط عرضی کے ۲۱ درجہ سے ۲۸ درجہ تک شمال کیطرف اور خط طول کے ۲۵ سے ۴۲ درجہ تک مشرق کیجانب واقع ہے۔ آبادی یہان کی تخمیناً تیس ہزار نفوس کی ہے۔

حرمین شریفین یعنی مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کو زائرین یہین سے جاتے ہین۔ جدہ کے چارونطرف شہرپناہ ہے دریا کی جانب سے شہر نہایت خوشنما معلوم ہوتا ہے اوسکی سفید سفید عمارتین جالیدار کہڑکیان اوسکے بلند منارے اون مسافرون کے دلون پر جو ہفتون عالم سفر جہاز مین محبوس رہکر صرف ایک نیلا فرش اور ایک نیلا شامیانہ دیکہتے رہتے ہین جو کچہہ اثر خوشی پیدا کرتے ہین کسی ایسے مسافر ہی کے دل سے پوچہیے۔

مکانات جدہ کے کئی کئی منزل کے ہین - ایک بازار مسقف ہے - باقی کہلے ہوے بازار ہین تجارت ہر ملک کے مال کی ہوتی ہے - قالین ایرانی اعلی درجہ کے جس کثرت سے یہان ملتے ہین شاید طہران مین بہی نہ ملتے ہونگے - صدف و مرجان و عقیق البحر اور اون کی تسبیحان اور صدف کی طشتریان یہان کے تحفے ہین -

بجز ہندون کے قریب قریب ہر قوم کے تاجر ہین -

قہوے خانے بکثرت ہین چار قہوہ - حقہ اور ہر قسم کا کہانا ان قہوہ خانون مین ہر وقت ملتا ہی تفریح کی جگہہ سیرگاہین - کلب جو کچہہ کہئے یہی قہوہ خانے ہین - گریک و یہودیون کے قہوہ خانے نہایت صاف و ستہرے ہوتے ہین - جنمین خوشنما کرسیان و کوچین و میزین بچہی ہوئی ہین - برتن وغیرہ نہایت سلیقہ سے الماریون مین رکہے اور میزون پر چنے ہوتے ہین - قیمت بہی یہان ہر چیز کی زیادہ لی جاتی ہے مسلمانون کے قہوہ خانون مین یہ صفائی نہین ہے کوچ و کرسیون کے بجاے اونچی اونچی پیڑیان بان کی بنی ہوئی کوچین ہوتی ہین - سگار و سگرٹ کا بہت رواج ہے حقہ بہی ملتا ہی مگر تنبا کو خشک پینے کو ملتا ہے - کلیجے ڈبل روٹی - مختلف قسم کے سالن - بخشکہ - کہاتے ہین - سرخ مرچ کا قطعی رواج نہین - قیمت ہر چیز کی معمولی لیجاتی ہے - دنبہ کا گوشت ہوتا ہے - (یہ غلط ہی کہ دنبہ سنا رکہا تا ہے -

مختلف اقسام کی مچہلیان یہان دیکہنے مین آئین اور بہت ارزان بکتی ہین - پانی یہان کے کنوون کا شور ہے - برسات کے پانی پر زیادہ گذر ہے - ایک چشمہ شیرین بہی ہے جہان سے پانی آتا ہے مگر پانی کی قلت اور گرانی ہے -

سکہ ہر ملک کا چلتا ہے غیر عملداریون مین گورنمنٹ انگریزی کے سکہ و نوٹ بہت آسانی سے چلتے ہین - ساورن جو ہندوستان مین ۱۵ کو چلتا ہے جدہ مین اوسکی قیمت ۱۵ ہے -

قبر حضرت حوا علیہا السلام	شہر پناہ کے باہر ایک فرلانگ پر حضرت حوا علیہا السلام کا مزار مبارک ہے پختہ احاطہ ہے - صحن مین تخمیناً سو گز لانبی قبر بنی ہوئی ہے - ایک قبہ سرہانے اور ایک

بیچ مین بنا ہے - دوگانہ نفل یہان ادا کیا جاتا ہے - مجا ور سلام پڑہواتے ہین -

سلطان المعظم کی جانب سے ایک پاشا رمثل لفٹنٹ گورنر کے حکمران ہی اور وہ والی مکہ کے ماتحت ہے -

دول مختلفہ کے سفرا سفراے دولت انگلینڈ و فرانس و ایران وغیرہ اپنی اپنی رعایا کی حفاظت حقوق کے لئے یہان رہتے ہین - ہر شخص جس گورنمنٹ کی رعایا ہے اوسکو جو کچھ شکایت ہوتی ہے وہ اپنے بادشاہ کے سفیر سے جا کر عرض کرتا ہے اور وہ سفیر ہر طرح کی مدد اپنے گورنمنٹ کی رعایا کو دیتا ہے -

مکہ معظمہ جدہ[۵۱] سے چالیس میل کے فاصلہ پر ہے - راہ مین دو مقام بحرہ و حدہ قریب قریب پڑتے ہین - ان دونون مقام مین سے قافلے کسی ایک جگہ قیام کر کے دوسرے دن مکہ معظمہ پہونچ جاتے ہین -

سواری اونٹ یا گدہے و خچر کی ملتی ہے -

---

[۵۱] اگر جدہ سے براہ ینبوع یا رابق (رابغ) سفر مدینہ منورہ اختیار کیا جائے تو مناسب ہے کہ ضروری اشیا رمثلاً چاول - دال - آٹا - گہی - بسکٹ - کہجورین - مصالحہ وغیرہ شکنزہ - ڈول - رسیان - صراحیان - حاجتی - چوکی رفع حاجت کے شغدف و شبری سیڑہی غرضکہ کل ضروری احتیاج جو اس سفر کے لئے لازمی ہے جدہ مین خرید لینا چاہئے - ورنہ راہ مین بدقت و گران بہ سر آئینگی اور بعض چیزین اون مین سے نہین ہی ملین گی جن کے نہونے سے راہ مین سخت دقت و ایذا اوٹھانی پڑے گی -

۱۵ فروری ۱۹۰۲ء روز شنبہ ہمراہی حاجی نظام الدین و حاجی علاء الدین بحیرہ نامی جہاز خدیویہ پر سوار ہوئے - جہاز پر پہونچنے کے ساتھ ہی تمام وجوہ باصرار میرے ہمراہ لانے کی مجھے معلوم ہو گئے انکو جو جو شکایتین راہ مین پیدا ہوئی تھین وہ سب تفصیلاً اونہون نے مجھسے بیان کین مجھے اون شکایتون کو سنکر افسوس ہوا -

اس جہاز مین کثرت سے امراے ایران سوار تھے جو بہت خوش مذاق اور خوش اخلاق تھے جن سے ملکر بڑا جی خوش ہوا۔

حاجی نظام الدین کے ساتھ مین ایک سطوف صاحب بھی تشریف رکھتے تھے اس سے نہایت اطمینان ہوا کہ ایک واقف حالات ملک اور رسم و رواج موجود ہے ہر طرح آسانی ہوگی اور جو دقتین و ضرورتین پیش آئین گی اون سے مطلع ہونے کا ذریعہ ہمارے پاس اچھا ہے لہذا اب اُن دقتون کے رفع کرنے مین کوئی پریشانی نہ اوٹھانی پڑے گی۔

جدہ سے قریب ۳ بجے دن یعنی بعد ظہر جہاز روانہ ہوا۔

۱۶ فروری روز یکشنبہ قریب ۱۰ بجے صبح قبل از دوپہر اور عرب کے حساب سے ۴ بجے دن کے بندرگاہ ینبوع پر جہاز پہونچا (عرب کا حساب یہان کے حساب سے بہت اختلاف رکھتا ہے۔ وہان صبح و شام ۱۲ بجتے ہین)

جہاز سے دیکھا کہ ایک بہت بڑا قافلہ مدینہ طیبہ کو جارہا ہے جلد جلد جہاز سے اوترے سے حاجی علاء الدین نے اونٹ بھی کرایہ کو طے کر لئے۔ نہایت خوشی ہوئی کہ اب اسی قافلہ کے ساتھ چلنا ہوجاے گا۔ مگر سطوف ہمراہی نے روکا کہ ان اونٹون کو کرایہ نہ کرو یہہ جس قبیلہ کے اونٹ ہین وہ قابل اعتبار نہین ہے اس قبیلہ سے ہمیشہ اندیشہ رہتا ہے۔ اس راے کو فوراً تسلیم کیا کیونکہ یہ سطوف اونکا ہموطن تھا خیال کیا یہ راے دلسوزی سے دیجاتی ہے۔

چار دن بیکار روبے شغل ینبوع مین قیام کرنا پڑا۔ صالح حسن وکیل جہازات خدیویہ کا مکان چھ روپیہ یومیہ پر کرایہ کو لیا گیا۔ مکان نہایت آراستہ و آسایش کا ملا صالح حسن آدمی خلیق ہے اسکا بچہ چھوٹا سا بہت پیاری باتین کرتا تھا اور ہم لوگون سے بیحد مانوس ہوگیا تھا۔

۱۷ فروری سنہ ۱۹۰۲ع روز دوشنبہ جمل و شغدف وغیرہ کا انتظام معرفت حمزہ بن محمد بن علی بن نجیت کے کیا گیا ہے اور جو چیزین ضروری نہین وہ بھی اسی کی معرفت خریدی گئین یہہ شخص ینبوع مین باوقعت ایجنٹ ہے اور معقول و خلیق آدمی ہے۔

۱۸ فروری ۱۹۰۲ء روز سہ شنبہ - قریب شام تمام بدو ایک اپنے شیخ کی ہتیا (غل مچانے پر) کہنے پر اپنے اپنے اونٹون پر پالان ڈالکر شور کرتے چلدیے - بار بار کہتے جاتے تھے کہ حکومت نصارا حکومت نصارا یہ واقعہ دیکھکر سخت تشویش ہوئی - تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ بدو جانے کیلئے عجلت کرتے ہین اور حکومت کی جانب سے مصلحتاً توقف کا حکم ہے - لیکن مطوف ہمراہی نے بے بنیاد باتین بناکر تردد مین ڈالا -

۱۹ فروری ۱۹۰۲ء روز چہارشنبہ ینبوع مین ہی رہنا پڑا -

یہان یہ بہی بیان کردینا ضروری ہے کہ مطوف کی پہلی راے دربارہ نہ کرنے دینے اونٹون کے خود غرضی پر مبنی تہی اب وہی جمل اور وہی جمال ملے جنکو پہلے دن ٹہیرایا تھا - پہلی تکلیف مطوف کے طفیل جو اُٹھائی وہ یہ تہی کہ چار دن بیکار رہنا پڑا اور معتدبہ رقم اس بیجا قیام مین صرف ہوئی - اور چار دن پہلے جو دیار نبوی مین حاضر ہوجانے کی سعادت حاصل ہوتی اوس سے محرومی ہوئی اسکا اصلی سبب یہ تہا کہ ہمارے براہ راست اونٹون کے کرایہ کرلینے مین اوسکو دلالی نہین ملتی تہی مگر اب بہی دلالی نہ ملی کیونکہ حمزہ نے جو اونٹ کرایہ کئے تھے اوسکی دلالی کا وہ مستحق تھا - اور اوسکا یہ استحقاق بجا تہا کیونکہ اوسنے بمقابلہ ایرانی وغیرہ حجاج کے ہمین بہت کم کرایہ پر اونٹ طے کروے تھے - یہ معاملہ جب کُھلا کہ ہمارے ساتھی مطوف نے اپنی دلالی طلب کی - حمزہ نے جواب دیا کہ دو وجہ سے تم مستحق دلالی نہین ہو اول یہ کہ تم نے کوئی خدمت اونٹون کے بہم پہونچانے یا ٹہیرانے مین انجام نہین دی - دویم یہ کہ تم مطوف ہو نہ مزور یہ لوگ دیار نبوی کو جارہے ہین جہان سے تمہارا کوئی واسطہ و تعلق نہین ہے - اس جواب دینے کے بعد ہم سے حمزہ نے شکایت کی کہ تمہارا ہمراہی مطوف اچھا شخص نہین ہے وہ تمہین ضرور ہر موقع پر نقصان و تکلیف پہونچائے گا چنانچہ آیندہ چلکر جابجا ثبوت اسکا ملتا گیا -

بندرگاہ ینبوع | اب مختصر کیفیت ینبوع کی بہی لکھی جاتی ہے -

یہہ بہی ایک بندرگاہ بحر احمر پر واقع ہے - خط عرضی کے ۲۴ درجے سے ۲۵ درجہ تک شمال کیطرف

اور خط طول کے ۳۸ درجہ سے ۴۲ درجہ تک مشرق کی طرف واقع ہے یہین سے گویا بادشاہ عرب کی حکومت شروع ہوتی ہے۔

زایرین یہان سے سیدھے پورب واونٹ چلکر مدینہ طیبہ پہونچ سکتے ہین شہرپناہ بھی ہے۔ مختصر فوج ترکی رہتی ہے۔ شہر ایک ہموار بنجر مین آباد ہے مکانات کل پختہ ہین۔ مدینہ طیبہ یہان سے ایکسو چالیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ سواری اونٹ یا گدہے کی میسر آتی ہے۔ نو دس مجیدی یعنی بائیس روپیہ سے پچیس روپیہ عام طور پر کرایہ فی اونٹ[۵۱] مقرر ہے آبادی تقریباً دس ہزار نفوس کی ہوگی۔

حمزہ بن علی بن محمد دوسرے شخص صالح حسن وکیل جہازات خدیویہ بہت معقول شخص ہین۔

۲۰ فروری ۱۹۰۲ء روز پنجشنبہ۔ بعد نماز ظہر تمام اسباب وغیرہ لاد کر زیر فصیل ینبوع کے قیام کر دیا گیا ہمارے مطوف نے خوشخبری سنائی کہ کل بھی یہان ہی ٹہیرنا پڑے گا اس لئے کہ کل جمعہ ہے اور جمعہ کو بدو سفر مین جانا کسی طرح پسند نہین کرتے۔ یہ بیان مطوف کا محض تشویش مین ڈالنے کی غرض سے تہا۔ یہ مطوف اس طبیعت کا ملا تہا جس سے تمام سفر مین بجائے راحت کے ایذا پہونچا کی۔

حکومت کی جانب سے نگرانی قافلہ کا کافی انتظام ہوا سپاہی وغیرہ شب کو نگران رہے اور ایک واقف کار شخص سپاہیون کے ہمراہ تہا تا کہ وہ بتلا سکے کہ قافلہ مین کوئی ایسا شخص تو نہین ہے جسکی وجہ سے حجاج کو نقصان پہونچنے کا احتمال ہے۔

---

[۵۱] اونٹ وغیرہ جو کرایہ پر یہان سے کئے جاوین وہ ملازمانِ گورنمنٹ ترکی کے ذریعہ سے کرنا چاہین ملازمانِ سلطنت خود جا جا کر حجاج کے قیام گاہون پر دریافت کرتے ہین کہ تمہین کس قدر اونٹون کی ضرورت ہے ان کی معرفت جو اونٹ کرایہ کئے جاتے ہین اون کے مالک یا محافظ بدو ایک اقرار نامہ لکھدیتے ہین اور اسکی پابندی پوری کرتے ہین۔ اگر ذرا انحراف کرین تو مدینہ طیبہ پہونچکر شاکی کی شکایت پر گورنمنٹ کی جانب سے قرار واقعی تدارک کیا جاتا ہے۔ یعنی تاوان لیا جاتا ہے کرایہ و اونٹ تک ضبط کر لیا جاتا ہے۔

۲۱ فروری ۱۹۰۲ء روز جمعہ صبح گھڑی بھر دن چڑھے ینبوع سے روانگی قافلہ کی ہوئی - تھوڑا دور چلے تھے کہ دو قبیلون کے بدوؤن مین قلیل قرضہ پر تنازعہ ہوا ایک بدو نے تلوار سے دو بدوؤن کو زخمی کیا عجب ہل چل مچی قافلہ رک گیا مگر خیر گذری کہ شیخ قبیلہ نے فوراً تصفیہ کر دیا اور ضرر کے عوض لینے کے لئے مدعی سفر وہان کو چار مہینے کی مہلت پر رضامند کیا کہ اس زمانہ مہلت مین مدعاعلیہ کو رضامند کر دیگا ورنہ تم اپنا بدلہ لینا - اس حکم کی پابندی ہوئی دونون فریق پردیس مین ایک ہو گئے ہنسی خوشی ساتھ ساتھ چلدیے گویا کوئی تنازعہ ہی نہوا تھا میل دو میل چلکر بدوؤن نے انعام کا تقاضا شروع کیا بخشش لازم بخشش لازم - جواب دیا کہ بخشش مدینہ طیبہ پہونچکر لینا ابھی بخشش کا کیا موقع ہے کہا نہین ہرگز نہین ابھی بخشش ملنا چاہئیے بالآخر دق ہوکر کہا کہ منزل پر پہونچکر لے لینا اس بات پر راضی ہو گئے ظہر کے وقت ینبوعہ سے آٹھ دس میل کے فاصلہ پر ایک کھلے میدان مین قافلہ کا قیام ہوگیا آج کے صرف کے لئے پانچ روپیہ چودہ آنہ کا پانی خریدا گیا اور وہ بھی ایسا تھا جس مین کثرت سے کیڑے تھے جو چھان کر کام مین لایا گیا تھا - تین بدوستے ایک ایک روپیہ فی کس انعام دیا گیا اور یہ کہا کہ جب تم انعام لیتے ہو تو تم کو پانی بھی لانا چاہئیے اس بات پر وہ راضی ہوگئے چنانچہ پانی کے ساتھ کھانا پکانے کے لئے لکڑیان لانے کی خدمت بھی بدوؤن نے اپنے ذمہ منظور کی - اور یہ بھی منظور کیا کہ ایک بدو اور ایک ہمارے ساتھ کا آدمی باری باری شب کو پہرہ بھی دیگا - اور یہ خدمات مدینہ طیبہ تک اُنھون نے انجام دین اور اُسکے عوض مین تین روپیہ یومیہ انعام کمانے کے علاوہ وصول کیا - بدوی بڑے جاہل ہین انکو ناراضامند رکھنا تکلیف وخطرہ سے خالی نہین - انواع واقسام کی دقتین پیش آتی ہین مثلاً شغدف ڈھیلا کس دیا راہ مین کسی جگہ گر گئے یا رات بھر بے چین رہے اگر اوتر کر قافلہ کی قطار سے اونٹ کھولکر کسنا چاہا تو جان کو ہلاکت مین ڈالا - کہین اسباب گرا دیا - غرضکہ جہانتک ہوسکے کہانیکی تکلیف انکو نہ دینا چاہئیے اور گھی خوب دینا چاہئیے یہ گھی کے بڑے شایق اور حریص ہین - قافلہ بہت صبح روانہ ہوا - ہم لوگ سب قافلہ کے بعد چلے - ایسا موقع خطرہ سے خالی نہین ہوتا قافلہ کے پیچھے رہجانا بہت ہی خوفناک ہے -

وادی سعید | ۲۲ فروری ۱۹۰۲ء روز شنبہ بعد مغرب منزل وادی سعید پر قیام کیا گیا - چارون جانب پہاڑ ہے بیچ مین ٹھیرنے کا مقام ہے - یہان دو کوئین ہین - مدینہ طیبہ سے آیا ہوا بھی ایک قافلہ یہان مقیم تہا - لوگون نے بیان کیا یہان چورون کی کثرت ہے - ہمارے قافلہ مین داغستانی اور ایرانی زیادہ تھے - اونہون نے حفاظت کے لئے شب بہر فوجی طریقہ سے پہرہ دیا - دو ایرانی قافلہ سے جدا ہو کر پانی لینے گئے اونکو چورون نے دور سے پتہر پہینک کر زخمی کیا ہمارے قافلہ مین ایرانی امرا مین سے نصرت الملک نامی ایک صاحب تھے اونکے نوکر کے سر مین پتہر لگا - ہمارے مطوف ہمراہی نے بیان کیا کہ جو قافلہ مدینہ طیبہ سے واپس آیا ہے اوس مین ایک آدمی مارا گیا - تحقیق کرنے پر یہ بیان ہی اوسکا غلط نکلا -

وادی خیف | ۲۳ فروری ۱۹۰۲ء روز یکشنبہ - بعد نماز صبح وادی سعید سے قافلہ روانہ ہوا - راہ مین ایک مقام وادی حمرہ نامی ملا یہ جگہہ شاداب ہے زراعت بہی نظر آئی - بدوی لوگ ترکاریان - پیاز اور کہجورین لئے ہوئے سر راہ فروخت کر رہے تھے قبل از مغرب وادی خیف مین پہونچے یہان مقام کیا گیا - اس جگہہ کاریزین - (پانی کی نالیان) جاری ہین مختصر سی آبادی اور دیہات کا سا بازار ہے - بدوؤن نے بکرے ذبح کر کے گوشت بیچنا شروع کر دیا -

یہان کے شیخ قبیلہ نے اپنے غلامون سے شب بہر حجاج کے قافلہ کا پہرہ دلوایا وہ لوگ رات بہر آگ جلاتے اور پہرہ دیتے رہے - تمام قافلہ نہایت چین و آرام سے سویا صبح اون محافظون نے اپنی رات کی خدمت کا انعام چاہا - جس کسی نے جو کچہہ دیدیا وہ قبول کر لیا کوئی خاص تعداد مقرر نہ تھی جیسے وہ اصرار کرتے -

بیر عباس | ۲۴ فروری ۱۹۰۲ء روز دوشنبہ صبح قافلہ روانہ ہوا قبل از ظہر بیر عباس پر پہونچکر قیام کر دیا یہہ جگہہ بہت کشادہ ہے -

بیر درویش | ۲۵ فروری ۱۹۰۲ء روز سہ شنبہ بیر عباس ہی صبح روانہ ہو کر قریب عصر بیر درویش پر پہونچکر قیام کیا اس سے پہلے دو میل کے فاصلہ پر ایک منزل بیر غار ہی ہے - درمیان بیر غار اور بیر درویش کے دو ہزار

اونٹون کا قافلہ مدینہ منورہ سے آتا ہوا ملا جس مین بخاری اور داغستانی حجاج تھے۔

۲۶ فروری سنہ ۱۹۰۲ء روز چہارشنبہ صبح بیر درویش سے روانہ ہوئے قبل از دوپہر اوس پہاڑ پر پہونچے جہان سے منارہ روضہ مبارک نظر آیا کرتا ہے چونکہ دہوپ شدت سے تھی اس لئے لوگ اس شرف کے حاصل کرنے مین محروم رہے۔

یہان سے اکثر حجاج پیدل ہوگئے مین ایک میل پہلے سے پیادہ ہولیا تھا۔

اس منزل مین نہایت خطرناک یہ واقعہ پیش آیا تھا کہ جس اونٹ پر حاجی نظام الدین وحاجی علاءالدین تھے اوسکو عبداللہ بدو معہ ایک دوسرے اونٹ کے جسپر اسباب تھا قطار سے کہولکر جنگل کی جانب لیچلا یہہ دونون شغدف مین پڑے سوتے تھے اچانک انکی آنکھہ کہلی اور اپنے تئین قافلہ سے جدا پایا انہون نے بدو سے دریافت کیا کہ یہان کیون اونٹ لائے ہو اوسنے تلوار سے دہمکایا مگر اونکے اوسان درست تھے حاجی نظام الدین نے بڑی دلیری سے ریوالور دکھاکر کہا کہ تو اگر سیدہے طور پر قافلہ کی طرف نہین چلتا ہے تو ہم فیر کرتے ہین اور یہہ کہکر ایک آسمانی فیر کیا خدا حافظ نے اپنے فضل سے انکو محفوظ رکہا بدو راہ راست پر آگیا اور بڑے صدمہ سے نجات پائی یہ دن کا موقع تہا ورنہ نہ معلوم کیا خطرناک معاملہ پیش آتا۔ ملک ویران بدو مفلس اس پر جنگل مین ہر بدو اپنے تئین چنگیز خان وہلاکو سے کم نہین سمجھتا۔ الغرض۔ خیرات استحصال بالجبر جو چاہے سو کبھی دلیری کے ساتھ وصول کرتا ہے لیکن شہر و آبادی مین بھیگی بلی ہوجاتے ہین۔ ترک نہایت سختی سے انکے ساتھ پیش آتے ہین۔ قبل از عصر مقام بیر علی پر پہونچے جو مدینہ طیبہ سے تین کوس کے فاصلہ پر ہے جہان سے کچھہ کچھہ آبادی دیار نبوی نظر آتی ہے۔

یہ عجیب وغریب لطف کا وقت تہا۔ اس سرزمین پر قدم رکھتے ہی محسوس ہوا کہ یہان کی آب وہوا مین مسرت پیدا ہوتی ہے خوشی کے آنسو آنکھون سے نکلے پڑتے تھے اور شوق بیت الرسول مین دلکی یہ کیفیت تہی۔ ۵

تا شدہ در ہواے او جان ودلم فداے او	نیست سرے کہ گرچہ ہست بسر ہواے او

قریب عصر کنارہ آبادی کے پہونچے جہان ایک حوض ہے وضو کر کے نماز عصر ادا کی اوسکے بعد آگے بڑھے مزور سوار و پیادہ آتے ہوئے ملے جو عصر زایر سے اوسکا مقام مسکن دریافت کرتے تھے۔ اسی طرح شہر پناہ کے قریب پہونچے دروازہ شہر پناہ سے ایک ایک اونٹ نکلتا تہا ہمارے ہمراہی محسن نامی بدو نے اونٹ جلد نکالنا چاہا اسپر ترک سپاہی نے کئے قمچی بدو صاحب کے رسید کین اور اونہون نے قمچی کہا کر بجز صبر کوئی مزاحمت کی اور نہ اظہار غصہ۔

قبل از مغرب ہم لوگ داخل حرم شریف ہوئے۔ اوسوقت ایک عجیب مسرت افزا خواب حالت بیداری مین دیکہا جارہا تہا سوائے ایسے مسافرون کے جو شوق کی منزلین طے کر کے وہانتک پہونچا ہو کہ دوسرے کے خیال مین بہی وہ لذت نہین آسکتی ہے۔ اوس قلبی فرحت کی تصویر کا لفظون مین کہینچنا خارج از امکان ہے اور کسی دوسرے کو سمجہانا غیر ممکن ہے

شیخ صالح شبری مزور نے سلام حاضری پڑہوایا۔ مغرب کی نماز جماعت سے حرم نبوی مین ادا کی بعدہ شیخ صالح مزور کے مکان پر جو باب الرحمت کے قریب ہے قیام کیا۔ شام کا کہانا مزور کی طرف سے لایا گیا یہہ عام دستور ہے کہ ایک وقت کی دعوت جس دن زائر مدینہ منورہ پہونچتے ہین مزور کے ذمہ واجب ہے۔ بعدہ حاجی داؤد صاحب سے ملاقات ہوئی جن کے نام مین جدہ سے تحریر لایا تہا۔

۲۷ فروری ۱۹۰۲ء روز پنجشنبہ بعد نماز صبح جبل اُحد مزار سیدنا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر حاضر ہوئے۔

۲۸۔ فروری ۱۹۰۲ء روز جمعہ۔ جنت البقیع مین جاکر شرف زیارت مزارات مقدس حاصل کیا

یکم مارچ ۱۹۰۲ء روز شنبہ مسجد قبا کی زیارت کی اور دیگر مساجد و مقامات متبرک کا شرف زیارت حاصل کیا۔

۲ مارچ ۱۹۰۲ء روز یکشنبہ مسجد مایدہ کی زیارت کے لئے گئے اور اندرون مدینہ طیبہ جو مزارات ہین اون پر حاضری ہوئی اور آج حاجی داؤد صاحب کے مکان پر مولوی محمد ابراہیم صاحب ساکن و رئیس آرہ سے ملاقات ہوئی۔

۳- مارچ ۱۹۰۲ء روز دوشنبہ مسجد قبلتین میں حاضری ہوئی اور دیگر کئی مساجد میں نماز نفل ادا کی

۴ مارچ ۱۹۰۲ء روز سہ شنبہ۔ شیخ صالح صاحب مزور نے اونٹوں کا انتظام کیا عبید بن مبارک بدو جو اپنے قبیلہ میں نامور باثر اور نیک آدمی ہے ہمارے ساتھ رفیق مقرر کیا گیا جس نے حرم نبوی میں حفاظت و آرام کے لیے بحلف اقرار نامے تحریر کر دئے۔

آج ہی محمل شامی داخل مدینہ طیبہ ہوا۔ اس قافلہ کے ساتھ ہر قسم کے دوکاندار مختلف اشیاء لے کر آئے ہیں اونہوں نے بازار لگا دیا اپنی اپنی دوکانیں ہر قسم کے اجناس کی جن میں میوے و مٹھائیاں شام کی بکثرت تھیں کھولیں۔

آج ہی مکہ معظمہ کا قافلہ بھی آیا اسکے آتے ہی اسقدر مجمع ہوا کہ شہر کے گلی کوچہ و بازاروں میں نکلنا دشوار تھا۔

مکہ کے قافلہ میں وبائی مرض ستا گیا۔ کچھہ موتیں بھی ہوئیں۔ ہمارے بے درد مطوف اور بعض نا آشنا ہمراہیوں نے عجیب عجیب وحشتناک خبریں اوڑائیں مطوف نے بیان کیا کہ اب مکہ میں داخل ہو سکیں گے۔ کیونکہ وبائی مرض شروع ہو گیا اسلئے مکہ کے باہر قرنطینہ میں رہنا پڑے گا وقت کم ہے دیکھیے حج کیونکر ہوتا ہے۔ اس خبر نے سخت پریشان و متردد کیا۔ میں نے متفکر ہو کر اسکی تحقیق شروع کی۔ معلوم ہوا کہ یہہ خبر قطعی جھوٹھ ہے اور محض پریشان کرنے اور اپنے غرض و نفع ذاتی حاصل کرنے کے لیے بیان کی گئی ہے۔ ایسی ایسی ہی خبروں سے کچھہ نہ کچھہ یہ لوگ لے مرتے ہیں۔

حاجی داؤد صاحب و نیز ہمارے مزور شیخ صالح وغیرہ نے ہر طرح اطمینان دلایا کہ حج انشاءاللہ ضرور ہوگا اور شرعاً و حکماً یہہ ناممکن ہے کہ ایسے حالت میں مکہ جانے سے کوئی روکا جاسے۔ اس ملک میں قواعد قرنطینہ نہیں ہیں نہ خلاف شرع کوئی حکم دیا جا سکتا ہے نہ کبھی آج تک ایسا ہوا ہے۔

تمہارے ہندی بھائی تمہیں یہ غلط خبریں دیتے ہیں وہ جو چاہیں سو مشہور کریں۔ جھوٹھ بولنے

کو وہ عیب نہین جانتے ہین ایک اعتبار سے یہی اونکی ترقی معاش کا ذریعہ ہے۔

۵ مارچ ۱۹۰۲ء روز چہارشنبہ۔ آج قافلہ جاوہ کے حجاج کا آیا اونمین بھی وبا سے مرض سننے مین آیا یہ لوگ سب کثیف نظر آئے زیادہ انتشار کی خبرین آج بھی ہمراہی دوستون نے پہونچائین۔

۶ مارچ ۱۹۰۲ء روز پنجشنبہ۔ آج فوج شامی قافلہ کی محمل لینے کیلئے حرم شریف مین آئی فوج باقاعدہ تھی جب محمل نکالا گیا تو توپون کی سلامی سر کی گئی جنگی باجا بجایا گیا سپاہی جوان بارعب اور وردی و ہتھیار قابل تعریف تھے۔

بیان مدینہ طیبہ کے حالات معہ کیفیت حرم شریف و دیگر مزارات و مقامات مقدس کا لکھنا کسی قدر صراحت سے واقفیت حجاج و زائرین و عام مسلمانون کے لیے ہم ضروری خیال کرتے ہین۔

مدینہ طیبہ اور اوسکے نام وہان کے حالات وطرز معاشرت

مدینہ منورہ کی عظمت و شہرت مکہ معظمہ سے کم نہین۔ مکہ اگر خانہ خدا ہے تو مدینہ خانۂ محبوب خدا ہے اگر وہ مشرق نبوت ہے تو یہ مغرب رسالت۔ اسکی کیفیت اور حالت کے بیان کے لیے ایک علیحدہ دفتر چاہیے اس مقام پر بخیال برکت مختصر کیفیت لکھی جاتی ہے۔ سب سے بڑا فخر یہ ہے کہ مدفن گنجینہ الٰہی اور یہین مسجد رسول الٰہی ہے۔

اسکے بہت سے اسما ہین جنمین سے چند یہ ہین۔

(۱) مدینہ۔ (۲) طیبہ۔ (۳) طابہ۔ (۴) مسکینہ۔ (۵) عذرا۔ (۶) جابرہ۔ (۷) محبہ۔ (۸) محببہ۔ (۹) محبورہ۔ (۱۰) یثرب۔ (۱۱) ناجیہ۔ (۱۲) موفیہ۔ (۱۳) اکالۃ البلدان۔ (۱۴) مبارکہ۔ (۱۵) محفوفہ۔ (۱۶) مسلمہ۔ (۱۷) مجنہ۔ (۱۸) قدسیہ۔ (۱۹) عاصمہ۔ (۲۰) مرزوقہ۔ (۲۱) شافیہ۔ (۲۲) خیرہ۔ (۲۳) محبوبہ۔ (۲۴) مرحومہ۔ (۲۵) مختارہ۔ (۲۶) قاسمہ۔ (۲۷) طباباً۔

آبادی یہان کی تقریباً پچاس ہزار نفوس کی ہے۔ یعنی وسعت مین شہر مکہ سے نصف ہے یہ شہر خط عرضی کے ۲۵ درجہ سے ۱۵ درجہ تک اوتر کی طرف اور خط طول کے ۳۹ درجہ سے ۵۰

ورجہ تک پورب کی طرف واقع ہے۔

دوسو پینتالیس میل پرادتر کی طرف مکہ معظمہ سے ہے۔ شہر کے گرد چالیس فیٹ اونچی دیوار کی فصیل یعنی شہر پناہ پختہ ہے۔ شہر پناہ کے باہر بھی بہت آبادی ہے جسکو مناخہ کہتے ہین۔ مکانات پختہ اور کئی کئی منزل کے ہین۔

آب وہوا نہایت عمدہ معتدل۔ روح پرور صحت بخش ہے اطراف شہر مین کثرت سے باغات اور ہزارہا درخت خرما واشجار مثمر ہین۔ زمین باعتبار ملک عرب کے زرخیز و شاداب ہے۔

میوے ہر قسم کے انار۔ انگور۔ شفتالو۔ سیب۔ توت۔ انجیر۔ خربزہ۔ تربز۔ کاغذی لیمو۔ پیدا ہوتے ہین۔

ترکاری بھی سب اقسام کی پیدا ہوتی ہے۔

شلجم۔ چقندر۔ بیگن۔ بادنجان۔ ککڑی۔ کھیرے۔ کدو۔ لوکی۔ مولی۔ سیم۔ لوبیا۔ گاجر کریلا۔ بھنڈی وغیرہ کثرت سے ہین۔ علاوہ انکے ساگ پات مثل سویا میتھی۔ دھنیا۔ پیاز لہسن کراث جو چٹنیون مین استعمال کرتے ہین یہ بھی کثرت سے ہوتے ہین۔

کھجور۔ مدینہ اور اوسکے اطراف کے لیے مخصوص ہے اور اوسکے اقسام شمار سے باہر ہین مگر شلبی۔ حلوہ۔ بیض۔ برنی۔ حلیہ عنبرہ۔ انکو جنت کے قند کی پڑیا کہیے تو ایک تشبیہ ناقص ہو حق یہ ہے کہ جس نے ایکبار بھی انکو چکھا ہے اگر ہزارہا کوس پر ہو اور صرف نام سن لے تو بلا مبالغہ رال ٹپک پڑتی ہے۔ جلی کھجور اور لعبیر گٹھلی کے یہ دونون قسمین معجزہ کی مشہور ہین۔

گندم وجو کم ہین۔ جوار۔ باجرہ وغیرہ بھی پیداوار ہے۔ نرخ گران رہتا ہے۔ گندم و قند و شکر مصر سے۔ چاول ہندوستان سے جاتا ہے۔

مویشی کے لیے ایک قسم کا علیحدہ جس کو برسیم کہتے ہین پیدا ہوتا ہے یہ مال کے لیے نہایت فربہ کن غذا ہے۔ عرب مین پانی کی تو قلت ہے مگر باغات کی سیرابی قدرتی نہرون اور مصنوعی کنوؤن سے

ہوتی ہے۔ اونٹون کے ذریعہ سے چرس کھینچکر پہلے حوض مین پانی جمع کرتے ہین پھر نالیون کے ذریعہ سے جابجا دوڑاتے ہین۔

جو ماکولات صنعت سے پیدا کرتے ہین اونمین پنیر اور مسکہ عمدہ ہے۔ بدوی کوہستان کی عمدہ شہد اور بلوری نمک کثرت سے لاتے ہین اور شہر مین بیچتے ہین۔

حکومت مدینہ | حکومت مدینہ دو قسم کی ہے۔

ایک سیاسی۔ اور دوسری شرعی۔

سیاسی حکومت پاشا اور محافظ کے سپرد ہے۔ یہ دونون عمدہ دار ترک ہوتے ہین۔ مال اور فوج کا انتظام انہین کے سپرد ہے۔ پاشا کبھی شیخ الحرم ہی ہوتا ہے اور اس خدمت پر بھی محافظ اسکا نائب رہتا ہے۔

شرعی حکومت ہر چہار مذاہب کے مفتی۔ قاضی اور محتسب کے سپرد ہے۔

علاوہ اسکے خاص حرم مبارک کا ایک دفتر ہے جس کی افسری تو شیخ الحرم کے نام ہے مگر اونکے نائب اور ماتحت اتنے ہین۔ مستسلم۔ شیخ البوابین و بوابین و بطالین (یہ لوگ سب اغوات (خواجہ سرا) ہین) اور فراشین۔

نائب الحرم کے بعد مستسلم اور اوسکے بعد شیخ البوابین سب کا حاکم ہے شیخ البوابین خازن کلید بھی ہے اغوات کے سپرد حجرہ مقدس کا جھاڑنا۔ جھارنا اور باقی کل کام ہین۔ فرش و فروش مسجد فراشین کے سپرد ہے۔

شیخ الحرم سے لیکر بوابین تک سب حجرۂ مطہر مین جھاڑو بتی چلاتے ہین۔ اور باقی کل اغوات بطالین بیرون حجرہ۔ مسجد نبوی صلعم مین بتیان روشن کرتے ہین۔ کناسین[1] مسجد کا بھی ایک گروہ ہے۔

[1] جھاڑو دینے والے مجازاً خاکروب ۱۲

معاشرت مدینہ کی تھوڑی سی کیفیت ناظرین کو دکھائی جاتی ہے

اہالی مدینہ اتنی قسم کے لوگ ہین۔ خطبا۔ ائمہ۔ موذنین۔ یہہ وظیفہ خوار دولت علیہ عثمانیہ ہین خطبائ پر صرف شیخ الخطبار کی حکومت ہے۔ ان کو فضیلت دیگری سے ہے کہ وہ دسترس حکام سے بری ہین۔ علمار کو بھی سرکاری وظیفہ ملتا ہے یہ درس و تدریس اور نشر علوم دینیہ مین مصروف رہتے ہین۔

ایک ترکی مدرسہ ایک کتب خانہ۔ اور ایک شفاخانہ بھی ہے۔ کئی لنگرخانے سلطان کی جانب سے جاری ہین جہان مساکین کو کھانا ملتا ہے اسکے علاوہ خدیو مصر وغیرہ اور امرار کی طرف سے بھی محتاج خانے ہین۔

تجارت ضروری سب چیزون کی ہے۔ تجار۔ فلاحین۔ اہل حرفہ اپنے اپنے کام مین خوش ہین اور بہ برکت قرب نبوی کوئی پریشان احوال نظر نہین آتا۔

مدنی نہایت خوشرو۔ خوش خو حلیم۔ متواضع۔ نرم دل۔ خوش لباس۔ نفیس طبیعت ہوتے ہین۔ جیسے صورت مین پاکیزہ شکل و صاحب جمال ایسے ہی عادات و اخلاق مین نیک خصال ہین۔

کھانے پینے صحبت احباب مین ظرافت و مذاکرہ علمیہ وغیرہ سے تفریح کیا کرتے ہین سواے اسکے کوئی مکروہ مشغلہ نام کو بھی نہین۔ مصریون وغیرہ کی صحبت کے سبب اگر نوجوانون مین بیرون شہر گانے بجانے کی صحبت ہوئی اور اسمین کوئی امر خلاف شرع واقع ہوا۔ اور محتسب کو خبر ملی تو پھر دیکھئے گانے کے رونے پڑجاتے ہین۔

مدینہ طیبہ مین۔ خوش الحان عربون کا قصائد نعتیہ پڑھتے ہوئے نکلنا بہت ہی خوش آیند معلوم ہوتا ہے۔ مین نے کئی بار بلاکر پاس سے سنا سنکر قلب کو فرحت ہوتی تھی مدینہ طیبہ مین گداگرون کی کثرت ہے انمین بیشتر حبشی النسل مرد و عورات بھیک مانگنے والے ہین راہ مین کسی کو چلتے ہوئے

خیرات دینا سخت دشواری پیدا کرتا ہے سیکڑون فقرا سد راہ ہو جاتے ہین اسلیے محفوظ و بہتر طریقہ یہ ہے کہ ایک ترکی سپاہی ساتھ لے لیا جاوے (ترک بخوشی اس خدمت کو قبول کر لیتے ہین) اور فقرا کو ایک جگہہ بٹھا کر جو کچھ دینا ہے دیدیا جاوے اس طرح پر ہجوم نہین ہونے پاتا۔

اسی طرح جہان جہان مزارات مقدس پر حاضر ہو جیسے کہ جنت البقیع یا جبل احد مسجد قبا وغیرہ وہان کے لیے سپاہی کا ہونا ضروری ہے اور جو مزدور ہمراہ مزارات پر جاتا ہے وہ تقسیم کی خدمت کو انجام دیتا ہے۔

حرم شریف مین حاجتمند۔ باب الرحمۃ پر دو رویہ بیٹھے ہوتے ہین ان مین اکثر نابینا اپاہج ضعیف العمر ہوتے ہین اون کو خیرات دینا چاہیے انکے دینے مین ہجوم نہین ہوتا جو جہان بیٹھا ہوتا ہے وہان سے نہین اوٹھتا۔

اکثر شرفاے مدینہ حاجتمند ہین جن کی ظاہری حالت سے تمول معلوم ہوتا ہے تحقیق کرنے سے انکا پتہ چل جاتا ہے۔ دریافت کر کے ضرور اونکی کچھہ نہ کچھہ امداد کرنا چاہیے۔

شیخ صالح مزور اور حاجی داود عرب جو مدینہ کے خوشحال امرا مین سے ہین ایسے سب حاجتمند بزرگون کو جانتے ہین۔ ان کے ذریعے سے حاجی نظام الدین صاحب نے ایسے اکثر بزرگوارون کی خدمات کین۔

تبرکاتِ مدینہ

خاکِ[۱] شفا۔ ایک قسم کی مٹی ہے جو صحراے مدینہ مین ملتی ہے اسکی ٹکیان سفید دو آنہ سیکڑہ آتی ہین یہ ہر مرض کی دوا ہے خصوصاً زخم کے لئے مفید ہے۔

مزار[۲] پاک کی خاک جھاڑی ہوئی۔ صندل[۳]۔ مہندی[۴] جو نہایت خوشرنگ ہوتی ہے۔

سات[۵] کنوؤن کا پانی۔ حرم[۶] نبوی مین جو بیر زمزم ہے اوسکا پانی۔ کھجورین[۷] جنکے بہت سے اقسام ہین برنی کی حدیث مین تعریف ہے اسکے علاوہ جسکی وبے گٹھلی کی کھجورین۔

یہ سب مدینہ کے تبرکات ہین۔

روضہ نبویؐ و حرم محترم

شہر کی جان اور مسلمانون کا دین و ایمان مسجد نبوی اور مسجد نبوی مین روضہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

دنیا مین بہت کم مذہبی عمارت و عبادت گاہین حرم نبوی کی خوبی و خوبصورتی اور شوکت کا دعوی ہمسری کر سکتی ہین۔ مسجد کے پانچ دروازے ہین۔ باب السلام۔ باب الرحمۃ۔ باب الجبریل باب النساو۔ باب المجیدی۔

زمانہ پیغمبر خدا مین جس قدر مسجد تعمیر ہوئی تھی اوسکے ستون سنگ مرمر کے خوشنما اور اون پر سنہری نقش و نگار بنے ہوئے ہین اوسکے بعد جس قدر زمانہ خلافت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مین بڑہائی گئی اوسکی ستون سنگ سرخ وغیرہ کے ہین اون پر سنہری گلکاری ہو رہی ہے۔

دیگر خلفاء اور سلاطین کے عہد مین جو اضافہ ہوئے اوس حصہ کے ستون سادہ سنگ سرخ کے ہین۔

موجودہ خوشنمائی و آرائش سلطان عبد المجید خان شہنشاہ ترکی کے عہد کی ہے سنا گیا ہے کہ بعد فتح جنگ کریمیا کے یہ درستی کرائی گئی ہے۔ کم و بیش صرف صناعون کی کاریگری اور مزدورون کی مزدوری مین ایک کرور روپیہ صرف ہوا ہے۔ عمارت کی خوبی و شوکت سے عقل کو تحیر ہوتا ہے لاگت کا صحیح اندازہ کرنا بہت مشکل ہے۔

مسجد گیارہ درجہ کی ہے۔ گنبد نہایت خوش قطع اور خوشنما لداؤ کے ہین۔ بیشتر ستون سنگ مرمر سنگِ سماق اور بعضے رخام شفاف کے ہین۔ ہر ستون ایک ڈال تخمیناً پانچ گز بلند ہے انہین ستونون پر گنبد قایم ہین ہر گنبد کے دور مین آیاتِ قرآنی نہایت خوش قلم خط نسخ کی کندہ ہین انکی ساتھ عمدہ عمدہ نقش و نگار بھی ہین۔

اندرونی جنوبی دیوار پر عرضاً دو گز طلائی کام کی میناکاری ہو رہی ہے - اور آیاتِ قرآنی و اسمائے پاک رحمۃ العالمین نہایت پاکیزہ خط سنہری حروف مین لکھے ہوئے ہین - عبارتین ایک انچہ سے زائد ابھری ہوئی ہین پانچون دروازون پر یہی سنہری کام ہے - پانچ منارے بہت رفیع الشان ہین وہ بھی مطلا اور مذہب ہین -

تمام مسجد مین نہایت بیش بہا اور نایاب بلوری فانوس و جھاڑ ہانڈیان طلائی خالص کی زنجیرون مین آویزان ہین جھاڑ مختلف قسم اور رنگ کے ہین - فرشی جھاڑون کی خوبصورتی بیان سے باہر ہے -

تمام جھاڑ و ہانڈیان و فانوس بلاناغہ ہر شب کو روشن ہوتی ہین بتیان موم خالص کی روشن کیجاتی ہین روشنی کی کیفیت دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے -

باب النساء کے قریب زنانہ عبادتخانہ ہے وہان کوئی مرد نہین جا سکتا - زنانے عبادتخانے کے متصل صحن مین چھوٹا سا شاداب باغچہ ہے جسکو بستانِ فاطمہ کہتے ہین - اور اسی سے ملا ہوا ایک کنوان ہے اسکو بیر زمزم کہتے ہین جسکا پانی خفیف شوریت لئے ہوئے ہے یہان ہر وقت سبیل لگی رہتی ہے - باغچے کے گرد جالی نما کٹہرہ ہے -

تقریباً وسط مسجد مین ممبر سنگ مرمر کا طلا کار بلند رکھا ہوا ہے - خطبہ جمعہ و عیدین اسی پر پڑھا جاتا ہے ممبر کے دونون جانب اور نیز جہان جہان امام کے کھڑے ہونے کی جگہہ ہے موم کی بتیان جنکا دور ایک گز اور لمبائی مین دو گز ہونگی جو پورے سال بھر کو کافی ہوتی ہین روشن کیجاتی ہین -

روضہ اقدس و منبر کے درمیانی حصہ کی نسبت حدیث ہے ما بین بیتی و ممبری روضۃ من ریاض الجنۃ یعنی درمیان میرے مکان اور ممبر کے جنت کی کیاری ہے - یہ حدیث نہایت عمدہ خط نسخ مین لکھی ہوئی آویزان ہے -

تمام مسجد مین سرخ ادنی رومی قالین کی بیش قیمت اور نفیس جانمازین بچھی ہوئی ہین ہر نمازی

کے لئے محراب جدا جدا بنی ہوئی ہے۔

مسجد کے شرقی جانب طول بقدر چھ درجے اور عرض بقدر تین درجہ کے روضۂ منورہ سرور عالم وعالمیان خاتم النبیین رحمۃ العالمین علیہ السلام کا ہے۔ وہ دو درجہ کا روضہ ہے اندرونی درجہ مین حضور شہنشاہ دو جہان مدفون ہین۔ اس کے اوپر سبز رنگ کا گنبد ہے جو دور سے نظر آتا ہے۔

قبر مبارک کے پائین حضرت صدیق اکبرؓ وحضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی قبرین ہین جناب سیدہ حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کا مزار بھی بیان کیا جاتا ہے مگر اسمین شبہ ہے۔

اندرونی درجہ ہر طرف سے بند ہے جہان پر حریر سرخ کا غلاف جس مین کلمات متبرک بحروف سفید بافتہ ہین پڑا ہوا ہے۔ یہان بجز ملائکہ مقربین کسی کو بار نہین۔ مگر بعض معززین مدینہ سے سنا گیا کہ جب بچہ شرفاے عرب کا چالیس دن کا ہوتا ہے تو اوسکو روضہ اقدس کے اندرونی درجہ مین جو دریچیان ہین اوسکے قریب لیجا کر ڈالدیتے ہین اسی کا اثر ہے کہ مدنی علی العموم خوش خلق نرم خو ملائک خصال وفرشتہ افعال ہوتے ہین۔

بیرونی درجے کے گرد تخمیناً تین تین گز بلند پاکیزہ خط طغرا کی بنی ہوئی جالی لگی ہے اوسپر چارون جانب سبز ریشمی پردے جنپر سنہری کام واسماے گرامی حضور سرور کائنات کشیدہ ہین آویزان ہین۔ یہ پردے قیمتاً لاکھہ روپیہ سے زائد بیان کئے جاتے ہین۔

اس بیرونی درجے کے باہر زائرین شرائط زیارت بجالاتے ہین۔ مزور بطور معلم کے قریب مین کھڑے ہوکر بلند آواز سے پڑھتا ہے۔ آگے پیچھے یا برابر زائرین کھڑے ہوجاتے ہین اور وہی کلمات کہتے جاتے ہین۔

مثل مکہ معظمہ کے سواے نماز صبح کے چارون وقت پہلے امام حنفی مذہب نماز پڑھاتا ہے اور صبح کی نماز سب سے اول شافعی ہوتی ہے اور سب سے آخر مین حنفی۔

حالت نماز مین آمد ورفت صفون مین رہتی ہے۔ کوئی مانع ومزاحم نہین ہوتا۔ خیرات مانگنے والے

بکثرت نکلتے ہین۔ ترکی افسران فقرار کی نگرانی کرتا ہے تاکہ زائرین کو تنگ نکرین۔ اسی طرح پانی پلانے والے زبردستی اور تقاضے سے پانی پلاتے ہین۔ سیر ہے کہ اونکو کچھہ دیدے یا انکار کردے ورنہ خاموشی کی حالت مین پریشان کرتے ہین۔

بواب دروازون پر حرم شریف کے بیٹھے رہتے ہین جو زائرین کی نعلینون کو حفاظت سے رکھتے ہین۔ ان مین یہ کمال ہے کہ جس وقت جو نمازی حرم سے نکلتا ہے بواب فوراً نعلین دیدیتا ہے کیا مجال کہ نعلین تبدیل ہوجاوے یا دیر ہو۔ اس خدمت کے عوض کچھہ انکو دینا پڑتا ہے۔

مجلس ذکر ولادت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومجالس حبیب عرس کا حال

ربیع الاول کی بارہوین تاریخ نماز صبح کے بعد صحن مسجد نبوی مین ایک چوبی ممبر لاکر رکھتے ہین اور اوس کے سامنے ایک مکلف فرش بچھتا ہے جس پر کل اعیان شہر وحکام قرینے سے بیٹھتے ہین۔

ممبر کے چوگرد کل افسران فوجی وفوجی ملازمان کھڑے رہتے ہین۔ بعد اونکے کل اہالی شہر اور جسقدر آفاقی کے اشخاص بقصد شمول حاضر ہوتے ہین جمع ہوتے ہین قطار اعیان کے روبرو بہت سے بخوردان مرصع رکھے جاتے ہین جنمین بخور عنبرین جلائے جاتے ہین اسکے آگے اغوات نہایت ادب کے ساتھ دست بستہ کھڑے ہوتے ہین۔

صحن مین ایک خیمہ سبیل کے لئے نصب کرتے ہین اس کے اندر شربت قند وگلاب اور نقل بادام جو خاص اس تقریب کے لئے قسطنطنیہ سے بناکر بھیجتے ہین رکھے جاتے ہین۔

پہلے ایک خطیب۔ پھر دوسرا۔ پھر تیسرا۔ پھر چوتھا باری باری سے کھڑا ہوتا ہے اور ممبر پر جابیٹھتا ہے۔ اور ذکر ولادت باسعادت پڑہتا ہے۔ قیام کے لئے سب کھڑے ہوجاتے ہین۔ اس سے والیت امنان نبوی کا اظہار اس شان وجلال سے ہوتا ہے کہ فرشتے بھی

رشک کرتے ہین۔

بعد ختم مجلس کے اعیان کو امتیاز کے ساتھ کاسہاے بلورین مین شربت پلایا جاتا ہے اور شرینی اونکے غلام سنبھال لیتے ہین ۔ عوام کو سقے علی العموم شربت پلاتے ہین اور تقسیم شیرینی بہی کیجاتی ہے۔

اوس خطیب کو جو سب سے آخر مین پڑہتا ہے پانچ پارچہ کا خلعت دیتے ہین اور مجلس ختم ہوجاتی ہے ۔ ۲۷ رجب کو نماز عصر کے بعد بجنسہ اسی طرح کی اوسی اہتمام کے ساتھ مجلس قرار پاتی ہے ۔ اسمین ذکر معراج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوتا ہے سواے قیام کے کل باتین اوسی طرح انجام دیتے ہین۔

ان تقریبون کے سوا ۔ عرس حضرت سید الشہدا حمزہ رضی اللہ عنہ ہے یہ رجب کی بارہوین شب کو ہوتا ہے دامن کوہ متبرک احد مین جو تین چار میل کے فاصلہ پر شہر سے اوتر واقع ہے ۔ کل اہلیان شہر زن ومرد تربت سید الشہدا حضرت حمزہؓ پر جمع ہوتے ہین ۔ رجب کے مہینے مین مکہ معظمہ و طائف شریف وغیرہ ملک حجاز ونیز عرب کے اکثر شہرون اور دیگر ممالک سے بہی لوگ مدینہ طیبہ مین حاضر ہوتے ہین اونکی شرکت بہی اس عرس مین ہوتی ہے۔

یہ شاید عرس خواجہ معین الدین حسن چشتی علیہ الرحمۃ اجمیری کا سا ہندوستان کے اشخاص کے سمجہانے کو کہا جاسکتا ہے ۔ لیکن جو مجالس سماع[۵] اور بعض حرکات قابل اعتراض ہندوستان مین اکثر بزرگان دین کے مزارون پر ہوتے ہین اونکا عرب مین ذکر کہین نہین۔

---

۵ مجالس حال وقال ممالک اسلامیہ کے شہرون مین بہی ہوتی ہین جن کے لئے خانقاہین ہین چنانچہ فرنچ مورخ تمدن عرب[۵] مین لکہتا ہے کہ درویشی ومشایخی اسلام مین اوسی طرح ہے جیسے اور مذاہب مین ۔ درویشون کے مختلف فرقے اور گروہ قایم ہوگئے ہین جن کا خاص پیشہ یہی ہے۔

کل اون مذاہب مین نہین دنیا ناچیز اور مذموم سمجہی گئی ہے اس قسم کے فرقے موجود ہین ۔ اسلام اور

---

۵ صفحہ ۳۸۸ و ۳۸۹ ۔

حضرت حمزہؓ کا مزار نہایت عالیشان ہے دیوارین بلند صحن وسیع مسجد کے دو درجہ ہین - اول درجہ مین مزار جلالت آثار ہے سبز کٹہرہ مزار مبارک کا ہے۔ مسجد مین عمدہ عمدہ کتبے سنہری نصب و آویزان ہین - مزار کی مجموعی و فرداً فرداً خوبی دیکھنے سے تعلق رکہتی ہے زبان وقلم اوسکی پوری تصویر کہینچنے سے قاصر ہے -

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - وہین سیحی دونون مین دنیا محض دار الامتحان ہے - اور اسمین رہکر انسان کو عقبی کا سامان کرنا چاہئے۔ اسکا نتیجہ یہ ہے کہ بعض طبایع دنیا کو حقیر جان کر اپنے کو اوسکی مصیبتون سے چھڑانا چاہتے ہین۔ اس قسم کی مذہبی جماعتون مین حال قال والے درویش دیکھنے کے لایق ہین۔ انہین اس نام سے اسلئے پکارتے ہین کہ یہ وجد کی حالت پیدا کرنے کے لئے اوسی قسم کا رقص کرتے ہین جو پرانے زمانے مین عیسائی خانقاہون کے راہب کیا کرتے تہے - وہی مورخ لکہتا ہے کہ

مین نے قسطنطنیہ مین ان درویشون کو بہت پاس سے دیکہا ہے - جو وجد کی حالت ان پر طاری ہوتی ہے اوس نیند مین چلنے کی حالت سے مشابہ ہے جو مصنوعی طور پر پیدا ہوتی ہے - ان درویشون پر یہ وجد کی حالت گردش کہانے سے طاری ہوتی ہے۔ ناچنے سے پہلے گانا ہوتا ہے جسکی لَے بالکل عیسائی مذہبی راگ سے مشابہ ہے - البتہ یہ لَے کسی قدر مدہم ہے۔ لیکن شیرینی اور لطافت مین راگ عیسائی پر فوقیت رکہتی ہے - نَے کی باریک آواز - طبلہ کی ٹہنک - رباب کے لہر دار سرون مین ملکر ایک خاص لَے پیدا کرتی ہے -

موسیو گوٹیے اس راگ کے اثر کو ان الفاظ مین بیان کرتے ہین اس راگ کی عجیب لطافت میرے دل مین نادیدہ ملکون کا اشتیاق - خوشی اور رنج جس کا بیان نہین ہوسکتا پیدا کرتی تہی اور جی یہی چاہتا تہا کہ اپنے کو اس گانے کے لئے قربان کر دون -

پہلے زندگیون کی یادگارین - وہ صورتین جنکو مین پہچانتا تہا مگر جنہین اس دنیا مین نہین دیکہا تہا - میرے سامنے شکایت کرتی ہوئی آتی تہین اور میرا دل لُبہاتی تہین - الواع واقسام کی صورتین ہوتے ہوئے خواب دور سے ایک نیلے غبار مین نظر آرہے ہین اس عجیب وغریب گانے اور راگ نے جس کا مجہے مذاق نہ تہا

سنہ ۳ ہجری مین بعد شکست جنگ بدر کے تین ہزار قریش جن مین سات سو زرہ پوش دو سو سوار۔ اکیس سو پیادے بسرگروہی ابوسفیان ابن حرب مجتمع ہوکر واسطے جنگ کے آئے پندرہ عورتین دف بجاتی ہوئین مقتولین بدر پر روتی تھین اور مشرکین کو مسلمانون سے جنگ کی ترغیب دیتی تھین۔ مدینہ کے اوتر پورب جانب قریش اسی احد پہاڑی پر جمع ہوئے اور یہان سے کھیتون اور میوہ کے باغون کو برباد کرنا شروع کیا۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ۔ مجمع ایسی وجد کی حالت طاری تھی کہ مین اپنے سر کو اس شانہ پر اور کبھی اوس شانہ پر رکھتا تھا۔

جب یہ گانا بجانا تھوڑی دیر ہوچکا تو درویش اپنے عبا اون کو اوتار کر قبا پہنے ہوئے دونون ہاتھون کو صلیب کی صورت پھیلا کر باجے کی لے پر ناچنا۔ اور چکر کھانا اور آہستہ آہستہ آگے بڑھنا شروع کرتے ہین انکا سر ایک طرف جھکا ہوا یا بالکل گھوما ہوا آنکھین بند اور منہ آدہا کھلا ہوا ہوتا ہے اور اس حالت مین وہ ظاہرا بالکل بےخود اور بیہوش معلوم ہوتے ہین۔ ان کی حرکت اس ناچ کی حالت مین نہایت پرلطف اور باقاعدہ ہوتی ہے مجھے یہ معلوم ہوتا تہا کہ وہ اس قسم کے خواب کی حالت مین ہین جس کا بیان نہین ہوسکتا۔

اس خواب مین وہ کیا دیکھہ رہے ہونگے غالباً زمرد کے درخت جن مین یاقوت کے پہل لگے ہوئے ہین۔ عنبر و مشک کی بہار۔ ہیرے کے قصر۔ موتیون کے خیمے جن کا وعدہ جنت مین ہے۔ اون کے تبسم سے معلوم ہوتا ہے کہ سفید۔ سبز اور سرخ حورین اونکے لبون کے معطر بوسے لے رہی ہین۔ آنکھون کے بند ہونے سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالی کے اوس جاہ و جلال کا نظارہ کر رہی ہین جس سے آفتاب کا تیز نور سیاہ پڑجائے گا۔ اوس وقت زمین جسپر وہ اپنے انگوٹھون کے بل کھڑے ہین اسی طرح غائب ہوجائے گی جس طرح کاغذ کا ٹکڑہ جلتی ہوئی آگ مین غائب ہوجاتا ہے۔ اس حالت مین وہ صفات ازلی و ابدی کے دائرہ مین چکر کھا رہے ہین۔

جس وقت وجد کی حالت دور ہوجاتی ہے تو وہ ٹہیر جاتے ہین اور دالان سے باہر چلے جاتے ہین

اس معرکے مین جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الکہزار سپاہ کے ساتھ مدینے سے باہر تشریف لائے مگر عبداللہ ابن ابُیہ منافق اپنے تین سو آدمیون کو لے کر الگ ہو گیا۔ اب مسلمانون کی فوج صرف سات سو رہگئی حضرت سید الشہدا حمزہؓ عم رسول کریم نے وہ داد شجاعت دی جو ہمیشہ کے لیے یادگار رہے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ یہ مجالس حال وقال مزارون پر وہان منعقد نہین ہوتی ہین۔ جیساکہ ہندوستان مین فی زمانا مذہبی پیرایہ مین رائج ہے۔

یہان کے مسلمانون نے یہ رنگ اہل ہند کے رسومات کا اختیار کر لیا ہے۔ ہندو فرمانرواون کے عہد حکومت مین تیرتھ کے مقامات پرستش گاہون اور مندرون مین ہر بت کے مناسب بھجن اور اشلوک گائے جاتے تھے۔ حسین حسین رام جنیان جنکو علم موسیقی وسنسکرت مین کمال ہوتا تھا متعین رہتی تھین علاوہ گانے بجانے کے جاتریون کی تمام خدمات اونکے سپرد تھین۔

اب بجائے تیرتھ کے مزارات اور اونکے گنبد قوال ماہر فن موسیقی۔ خوش گلو امرد۔ خوش جمال شاہدان طناز کا مجمع ہوتا ہے۔ مجاوران مزار ہر قسم کی خدمات انجام دیتے ہین۔

حفظ نفسی اور ریاضی وجہد کے لحاظ سے مجلس سمع مین عوام کا خلاف تہذیب واخلاق حرکات کرنا شان فقر وتصوف کو اغیار کی آنکھون مین سبک ٹہرانا اور مخالف قومون کو اہل اسلام پر مضحکہ کا موقع دینا اور صوفیہ کرام کے مرتبہ کو کسدرجہ گہٹاتا ہے۔ ان باتون سے صاحب مزار کی روح پاک کو بھی ایک گونہ ایذا ونفرت ہوتی ہوگی۔

یہان تمام مزارون پر جاکر دیکھو تو عوام کہلی پرستش کرتے ہین خواص تعظیم کی آڑ مین۔ جسکے مشاہدہ سے قدیم مصری اصنام پرستی اور اہل ہند کی عبادت مین فرق نکالنا دقیق ہو گیا ہے۔

امت نبوی مین ناخواندہ بکثرت ہین وہ بیچارے جاہل۔ تعظیم وعبادت مین کیونکر تفاوت پیدا کر سکتے ہین۔ وہ بیماری سے اچھی ہونے کی۔ ترقی رزق۔ نوکری ملنے۔ مقدمہ جیتنے غرضکہ ہر حاجت کی دعائین مزارون پر جاکر مانگتے ہین غور سے دیکھا جائے گا تو خواص بھی اس سے بہت کم بری ہونگے۔

حالت بیخبری مین وحشی غلام جبیر ابن مطعم کے حربہ سے شہید ہوئے۔ وحشی غلام آخر مین ایمان لایا اور مسلیمہ کذاب کو اسی نے قتل کیا۔ وحشی کہا کرتا تہا کہ زمانہ کفر مین بہترین عالم کو دہوکے سے شہید کیا اور حالت اسلام مین بدترین خلایق کو علانیہ قتل کیا۔ جس جگہہ پر گہاٹ مین بیٹھکر وحشی نے عقب سے نیزہ مارا تہا وہان ایک چہوٹی سی مسجد بنی ہوئی ہے۔

اس جنگ مین پتہر سے دو دندان مبارک حضور سرور عالم کے بہی شہید ہوئے وہ دندان پاک ایک چہوٹی سی مسجد مین نصب ہین۔ اس مسجد سے پانچسو قدم کے فاصلہ پر وہ جگہہ ہے جہان حضور سرور عالم پہاڑ کے زیرین بیٹہہ گئے تہے اور پتہر نرم ہوگیا تہا نشان سر مبارک اب تک عیان ہے۔

اس معرکہ مین ستر صحابہ شہید ہوئے مصعب ابن عمیرؓ شماس ابن عثمانؓ عبداللہؓ ابن جحش وغیرہ قریب مسجد کلان کے یہ گنج شہیدان ہے۔ اور اسی جگہہ باولی ہے جسمین پہاڑون کی جانب سے پانی آکر جمع ہوتا ہے اسی کے نیچے نہر جاری ہے جو باغات و کاشت کو سیراب کرتی ہے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ دین اسلام مین قبرون کی زیارت کا ثواب ہے اس طور پر کہ وہان جاکر اہل قبور سے بطریق مسنون سلام کہے۔ (السلام علیکم اہل الدیار من المومنین انا انشاء اللہ بکم اللاحقون نسئال لنا ولکم العافیہ ۵) اپنے اور اونکے لئے اللہ سے بہتری کی دعا مانگے اور اپنی موت کو یاد کرے تاکہ دنیا سے دل سرد ہو اور گناہ سے بچنے لگے۔ اور اگر کسی بزرگ کی قبر کی زیارت کو دور سے قصد کرکے جاوے اس نیت سے کہ اونکی قبر پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہوگی مجہے بہی اوس سے برکت حاصل ہو تو مضایقہ نہین (اور حضرت خواجہ کائنات پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کا اجر تو جنت ہے) لیکن بہ نیت پرستش و طلب حاجات کے کسی بزرگ کی قبر پر جانا درست نہین اور نہ کسی قبر کو سجدہ و طواف کرنا بوسہ دینا درست ہے۔

مدینہ طیبہ مین تمام مزارات پر زائرین و حجاج لازمی طور پر حاضر ہوتے ہین سلام پڑہتے ہین اور خیرات کرتے ہین۔

زیارات اندرون شہر مدینہ طیبہ

ایک پختہ اور عمدہ قبہ مین مزار حضرت سیدنا عبد اللہ سلام اللہ علیہ پدر بزرگوار حضور سرور کائنات کا ہے - یہ خاص مکان آپکا تھا اوسی مکان مین مدفون ہوئے ہین -

اسی قبہ کے قریب ایک قبہ مین مزار حضرت مالک رض بن سنان سے ہے اہل مدینہ حضرت مالک رض بن سنان کی کبھی جھوٹی قسم نہین کہاتے ہین -

انکی نسبت مدینہ مین مشہور ہے کہ یہ صحابی ہمراہ سرور دو جہان جنگ اُحد مین جہاد کو گئے وہان شہید ہوئے جب غازی جنگ سے واپس آرہے تھے تو انکی والدہ در شہر پر کہڑی ہوئین ہر صحابی سے اپنے بیٹے کی خبر پوچھتی تہین ہر شخص کہدیتا تھا کہ پچھلے لوگون سے دریافت کرو - حتی کہ نوبت دریافت حضور سرور کائنات سے آئی آپ نے فرمایا کہ پیچھے آتے ہین - خدا نے اپنے حبیب صادق کو سچا قرار دینے کی غرض سے پھر زندہ کرکے اونکے گہر پہونچایا - اپنے گہر پہونچکر اپنی مان سے ملنے کے بعد وفات پائی اور وہین دفن ہوئے -

متصل باب جبریل شہادت گاہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ہے - مسکن و مسجد حضرت عثمان رض اندرون قلعہ کے ہی ہے - باب جبریل سے آگے چلکر ایک قبہ حضرت اسمٰعیل بن حضرت جعفر صادق علیہ السلام کا ہے تمام مسلمان بغرض سلام خوانی جاتے ہین مگر اسمٰعیلیہ فرقہ کے لوگ خصوصیت سے جاتے ہین - جنت البقیع سے واپس حرم شریف کو ہون تو راہ مین اندرون شہر پناہ یہ مزار پڑتا ہے -

ایک مکان رسول اللہ صلعم و نیز مکان و مسجد حضرت علی کرم اللہ وجہہ و مکان و مسجد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ و مکان و مسجد حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سب مناخہ مین واقع ہین یعنی شہر پناہ کے باہر ہین ایک مسجد غمامہ ہے یعنی مسجد شمس ہے جہان ابر نے حضور سرور کائنات پر سایہ کیا تھا یہ مسجد مساجد بالا کے قریب مین ہے -

جنت البقیع

ایک رفیع الشان قبہ ہے حضرت عباسؓ عم جناب رسالت مآب صلعم و جناب امام حسن و جناب امام زین العابدین و جناب امام باقر و جناب امام جعفر صادق علیہم السلام مدفون ہین۔

مزارات کو جو بالی صیح مثل کٹہرہ کے حلقہ کئے ہوئے ہے۔ سبز چادر مزارات پر کھچی رہتی ہے۔ اسی قبہ مین مزار اقدس حضرت خاتون جنان فاطمہ زہرہ علیہا السلام کا بھی ہے (اس پر زیادہ اتفاق ہے)

دوسرا قبہ ہے جس مین حضرت زینب و حضرت رقیہ و حضرت ام کلثوم دختران رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مدفون ہین۔

تیسرے قبہ مین ازواج مطہرات جناب سرور کائنات یعنی حضرت عایشہؓ و حضرت صفیہؓ و حضرت سودہؓ و حضرت ام حبیبہؓ و حضرت حفصہؓ و حضرت ام سلمہؓ مدفون ہین۔

چوتھے قبہ مین حضرت عقیلؓ ابن ابی طالب و سیدنا عبد اللہ ابن جعفر طیار دفن ہین۔

پانچوین قبہ مین عمرؓ بن عاص فاتح مصر دفن ہین۔

چھٹے قبہ مین امام مالک رحمۃ اللہ علیہ دفن ہین۔

ساتوین قبہ مین شیخ نافعؓ شیخ القرآن دفن ہین۔

آٹھوین قبہ مین حضرت سیدنا ابراہیم فرزند رسالت پناہ دفن ہین اسی قبہ مین کچھہ مزارات اون صحابہ کے بھی ہین جو عشرہ مبشرہ مین داخل ہین۔

نوان قبہ ہے جس مین حضرت عثمان جامع قرآن رضی اللہ عنہ مدفون ہین۔

دسوین قبہ مین مزار دائی حلیمہؓ کا ہے۔ اسکے علاوہ ایک گنج شہیدان بھی ہے۔

متصل جنت البقیع ایک قبہ مین مزار حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا والدہ ماجدہ حضرت علی مرتضی علیہ السلام کا ہے۔ ان خاتون کو خود پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے قبر مین

اوتارا تھا۔

اس مزار اقدس کے قریب دوسرا قبہ ہے جسمین حضرت ابوسعید خدری رضی راوی حدیث
دفن ہین۔ اس سے ذرا آگے بڑہکر شتر خانہ جناب شاہ براق علیہ السلام باورچی خانہ اور خیمہ حضرت فاطمہ
زہرہ کا ہے۔

اور اسکے قریب مین مسجد المعاہدہ ہے۔ یہ وہ جگہہ ہے جسکی نسبت مشہور ہے کہ حضور
سرور عالم کبہی کبہی تشریف لاتے تہے اور یہان تشریف رکہکر کچہہ نوش فرماتے تہے۔ کفار آپکے
ناقہ یا خچر کو کہولدیتے تہے بہاگنے کی حالت مین پانون زمین مین گڑہ جاتے تہے اور وہ پہر نہین
بہاگ سکتے تہے۔ پانون کے نشانات پتہر پر اب تک بنے ہوئے موجود ہین۔

مسجد قبلتین و بیر رومہ | مدینہ طیبہ سے چار میل کے فاصلہ پر مسجد قبلتین ہے جہان حالت نماز مین
حضور پیغمبر خدا کو حکم قبلہ بدلنے کا آیا۔ اسکے قریب بیر رومہ ہے جسکا دوسرا نام بیر عثمان بہی ہے
حضرت عثمان رضی غنی نے ایک یہودی سے خریدوا کر مسلمانون کے لئے وقف کر دیا تہا۔

مشہور ہے کہ اس کنوے کا پانی شور تہا آنحضرت صلعم نے اپنا آب وضو ڈالدیا جس سے وہ شیرین
ہوگیا یہ کنوان شام کے راستہ پر واقع ہے جب شامی قافلہ مدینہ پہونچنے والا ہوتا ہے تو اس کنوی
سے ایک وسیع حوض کو جو متصل کنوے کے ہے پانی سے بہر دیا جاتا ہے تاکہ اہل قافلہ کو آسایش
ملے اوس زمانہ مین ایک خواجہ سرا معہ چند ترکی سپاہیون کے یہان رہتا ہے اور زائرین کو راحت
پہونچاتا ہے چاء وغیرہ پلاتا ہے زائرین اسکو کچہہ دیدیتے ہین۔

جب مسجد قبلتین سے مدینہ کو آتے ہین تو راہ مین مسجد جناب سلمان فارسی رضی مسجد جناب
صدیق اکبر رضی مسجد جناب عمر فاروق رضی اور مسجد حضرت علی رضی ملتی ہین۔

مسجد قبا | قبا ایک موضع ہے جہان پر سرور عالم نے مکہ معظمہ سے ہجرت کرکے متصل مدینہ
پہلے پہل قیام فرمایا تہا۔ یہ جگہہ مدینہ طیبہ سے تخمیناً چار یا پانچ میل پر ہے اسی موقع پر حضرت
علی کرم اللہ وجہہ جنکو حضور سرور عالم مکہ چہوڑ آئے تہے آن کر ملے تہے۔

اس جگہہ پر ایک مسجد پرشکوہ بنی ہوئی ہے جسکو مسجد قبا کہتے ہین اس مسجد مین ایک جگہہ ہے جس کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ یہان سے حضور سرورعالم نے ازروے کشف خانہ کعبہ کو دیکھا تہا اسکے قریب مین ایک چھوٹا سا مکان حضرت فاطمہؓ زہرہ خاتون قیامت کا ہے جسمین اوس فخرعالم کی اشیا رکھی ہوئی ہے - اور یہان پر ایک مسجد حضرت علی علیہ السلام کی بہی ہے اسکے قرب مین ایک اور مسجد ہے جسکو مسجد عمرہ کہتے ہین یہان نماز پڑہنے سے عمرہ کا ثواب حاصل ہوتا ہے -

بیرخاتم قریب مسجد قبا کے ایک نہایت سرسبز و شاداب باغ ہے جس مین ایک درخت کہجور کا سبزہ خوابیدہ کی طرح زمین پر لیٹا ہے - زمانہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے برابر ایسا ہی ایک درخت پیدا ہوتا چلا آتا ہے -

اسی باغ مین بیرخاتم واقع ہے جس مین خاتم حضرت عثمانؓ کے ہاتہ سے گر کر گم ہوگئی تھی اور اوسکے بعد ہی نوبت شہادت آپ کی آئی -

مزور سے معلوم ہوا کہ اسی بیرخاتم سے تمام شہر مدینہ کو پہلے پانی جاتا تہا (مگر اب نہر جاری ہے جس کے پانی کی لطافت وشیرینی وخنکی بیان سے باہر ہے)

اطراف مدینہ مین - زمین قابل زراعت موجود ہے - مگر اوسکو زراعت کے لایق بنانا - وقت سے خالی نہین - اس قسم کی زمین ہے جس کو پہلے کسی قدر گہرا کہود کر اوسکی کنکریلی مٹی پہینکدیتے ہین بعدہ اوسمین اونٹ یا گدہے کی لید کا کہات ڈالتے ہین تب زراعت پیدا ہوسکتی ہے -
اسکے علاوہ پانی کی ہی قلت ہے بعض سمتون مین پانی کی نالی پہاڑون سے آتی ہے اور بعض اطراف مین کنوئین ہین (کنوان پختہ کم از کم پانسو روپیہ مین تیار ہوتا ہے)

دوسرے غیر ملک کے لوگ اگر زراعت کرنا چاہین تو اونکا جنگل مین رہنا یا اندہیرے اوجالے شہر کو آنا جانا خطرہ سے خالی نہین - اطراف مدینہ مین علی العموم کاشتکار نخلی نام سے مشہور ہین زیادہ تر اونمین مذہب شیعہ رکہتے ہین -

۲۰ - فروری ۱۹۰۲ء سے ۲ مارچ ۱۹۰۲ء وقت عصر تک مدینہ طیبہ مین قیام کیا یہہ زمانہ گو

مختصر تھا مگر خوش قسمتی سے تمام مقامات مقدس کی حاضری کا شرف بھی حاصل ہوا اور وہان کے تفصیلی حالات سے واقفیت بھی پیدا ہوئی اکثر اعیان و بزرگان مدینہ کی ملازمت بھی نصیب ہوئی اور سب سے بڑی سعادت یہ ہے کہ چالیس نمازین حرم نبوی مین وقت پر ادا ہوئین۔ اب مفارقت مدینہ کا وقت قریب ہونچا اس خیال سے دل کو ایک بیچینی ہوئی بعد نماز عصر جب مزور نے الوداعی سلام پڑہوایا تو بیساختہ آنکھون سے آنسو جاری ہوگئے اور قلب پر ایک چوٹ لگی نگاہ حسرت سے روضۂ اقدس کو دیکھا اور حرم مبارک سے بعزم روانگی خانہ کعبہ باہر آئے۔

کئی قافلے آج مدینہ سے چلے تھے صبح سے برابر قافلون کا تانتا بندھا تھا ہم لوگ بہت وقت سے کے ساتھہ کثرت اونٹون کے باعث دروازہ شہر پناہ سے باہر ہوئے۔ اوسوقت خفیف خفیف ترشح ہو رہا تھا شیخ صالح صاحب مزور و حاجی داود صاحب و شیخ حسن و شیخ علوی یہ سب صاحب ہمراہ تھے باہر شہر پناہ کے نماز مغرب ادا کی اوسکے بعد ہم لوگون نے بحسرت مدینہ کو چھوڑا۔ اور اپنے مدینہ کے با اخلاق دوستون کو شکریہ کے ساتھہ رخصت کیا۔

رات ہو گئی تھی اور ابر کی وجہ سے بہت تاریکی تھی۔ ایک میل چلے تھے کہ کچھہ شور وغل ہوا۔ اوس آواز پر شامی قافلہ کے سوار گئے۔ قریب عشا مقام بیر علی پر پہونچے قافلہ نے قیام کیا تھوڑی دیر کے بعد دو ضعیف خفیف مضروب آئے معلوم ہوا کہ وہ گدہون پر سوار تھے راہ مین چورون نے تنہا پاکر اونکے گدہے چہین لئے اور اونکو مضروب کیا اونمین ایک شخص بحرین کا اور دوسرا بغداد شریف کا رہنے والا تھا۔

حاجی نظام الدین نے دونون غریب الوطن بیکسون کے ساتھہ ہمدردی کی۔ دونون کو اوڑہنے کے لئے کمل دے اوسی وقت رات کو اپنے رفیق کی معرفت اونکی سواری کے لئے انتظام کیا چودہ مجیدیہ[۱] کو اونٹ کرایہ کو ملگیا سب سے پہلے اونہین کہانا کہلوایا۔ اونکو اطمینان دلایا کہ تم کو مکہ معظمہ تک ہم با آسائش پہونچا دینگے۔ اسپر اونہون نے دعائین دین۔

---

[۱] ایک مجیدی دو روپیہ آٹھہ آنہ

۷ مارچ ۱۹۰۲ء روز جمعہ۔

بیر علی سے بعض لوگون نے احرام باندہا۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب ساکن آرہ بہی ہمارے اس قافلہ مین ستہے۔ قریب چاشت روانگی ہوئی۔ بعد عصر بیر سعاشی پر پہونچے قافلہ نے قیام کیا شب کو قافلہ مین چور آئے پکڑے گئے اور فہمایش کے بعد چہوڑ دیئے گئے۔

۸۔ مارچ ۱۹۰۲ء روز شنبہ۔

بیر معاش سے بعد نماز صبح چلے قریب عشا کے سطح غار کی منزل پر قیام کیا۔

۹۔ مارچ ۱۹۰۲ء روز یکشنبہ۔ بعد طلوع آفتاب سطح غار سے چلنا ہوا یہ منزل باعتبار نشیب و فراز راہ کے بہت خطرناک ہے راستہ زیادہ پیچیدہ دشوار گزار ناہموار اور تنگ جگہہ جگہہ پر بڑے بڑے غار جا بجا کثرت سے پتہر پڑے ہوئے جہان بمشکل و باحتیاط ایک ایک آدمی چل سکتا ہے۔ ہمارے ساتہہ جو حکیم صاحب تہے بجز اونکے اور سب پیدل چلے۔ اونکو درد نقرس کی شکایت تہی۔ مجہے ایک اور وقت کا سامنا ہوا یعنی اپنا اونٹ بہی کہینچنا پڑا کئی مقام پر ٹہوکرین کہائین ایک بیموقع جگہہ پر اونٹ گرا اوسکی وجہ سے میرے سخت چوٹ آئی۔ لیکن مین نے ہمت سے کام لیا اور اس تکلیف کا کوئی خیال نہین کیا۔ تین میل کے بعد ناہموار راستہ ختم ہوا۔ اور صاف سڑک ملی۔ ہمارے ساتہی کسیقدر دیر مین پہونچے۔ عصر کے وقت چلنا ہوا بعد نصف شب مقام بیر رجال اللہ پر پہونچے۔ منزل سطح غار بہت بدنگی ہے جو قبایل اس نواح مین آباد ہین جب اون کے اونٹ کرایہ کئے جاتے ہین تو وہی اس طرف قافلہ کو لاتے ہین۔ ورنہ عمدہ و صاف راستہ سڑک سلطانی کا ہے عام طور سے قافلے اوسی سڑک پر سفر کرتے ہین۔

۱۰ مارچ ۱۹۰۲ء روز دوشنبہ ۳۰ ذیقعدہ ۱۳۱۹ ہجری۔

بعد ظہر بیر رجال اللہ سے روانہ ہوکر قبل نماز صبح مقام طبرا پر پہونچے۔ اسی موضع کے لوگ طبری کے لقب سے موسوم ہین۔ نہر یعنی کاریز یہی پانی کی جاری ہے مختصر سی آبادی ہے کہجورون کے سبز چہوٹے چہوٹے درخت بکثرت ہین۔

۱۱- مارچ سنہ ۱۹۰۲ء روز سہ شنبہ مطابق یکم ذیحجہ سنہ ۱۳۱۹ ہجری-

قریب عصر مقام طبر اسے قافلہ روانہ ہوا- بعد نصف شب مقام بیر عنبر یک پر پہونچا اور قیام کیا-

۱۲ مارچ سنہ ۱۹۰۲ء چہار شنبہ ۲- ذیحجہ سنہ ۱۳۱۹ ہجری-

مقام بیر عنبر یک سے قافلہ روانہ ہوا- راہ مین چند موتین ہوئین اسپر بدون مین ایک خبر مشہور ہوئی کہ کوئی نصرانی قافلہ مین ہے جس نے کنوؤن مین بقصد صحت زہریلی دوا ڈالدی ہے تلاش ہونے پر مراکو کے رہنے والے ایک شخص کو مشتبہ سمجھا گیا- اوسکا فیصلہ کر ڈالنا چاہا بعض لوگ مانع آئے اور اس جھگڑے کو رابق پہونچنے پر موقوف رکھا-

۱۳ مارچ سنہ ۱۹۰۲ء روز پنجشنبہ مطابق ۳ ذیحجہ سنہ ۱۳۱۹ ہجری-

مقام رابق یا رابغ پر پہونچے- یہان مختصر سا قلعہ ہے قصبات کا سا بازار ہے ضروری چیزین سب میسر آتی ہین مچھلی بکثرت ملتی ہے دو میل کے فاصلہ پر بحر احمر ہے- جدہ سے بذریعہ کشتی بھی حجاج یہان آتے جاتے ہین-

موسم حج پر اس مقام پر بدوی خام کنوئین تیار کر لیتے ہین اور اونکا پانی فروخت کرتے ہین پانی گدلا ملتا ہے- یہان پر چند موتین بھی قافلہ مین ہوئین- سنا گیا کہ بدو جس شخص کو نصرانی کے شبہ مین مار ڈالنا چاہتے تھے ترکی حکومت کی جانب سے اوسکی حفاظت ہوئی- بدو اسپر بہت ناخوش تھے ہمارے ساتھ بطور خادم کے ایک حبشی غلام بھی مدینہ طیبہ سے ملازم ہو کر ہمراہ آیا تھا وہ تک بگڑا نظر آتا تھا اور کہتا تھا کہ سب سے پہلے مین اوسکی قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہون ہمنے اوسکو سختی کے ساتھ روکا اور کہا کہ جب تک تم ہمارے ملازم ہو تمکو بغیر مرضی ہمارے کوئی فعل کرنے کا منصب نہین حاصل ہے- اسکے بعد پھر اوسنے ذکر اس امر کا نہین کیا اس سے ثابت ہوا کہ وہ لوگ کیسی ہی غیظ و غضب مین ہون مگر اپنے آقا کے حکم کی ہر طور پوری تعمیل کرتے ہین اور انحراف حکم کو گناہ جانتے ہین-

ہمسے پہلے ایک قافلہ جاوہ کے لوگون کا آیا ہوا تہا۔ پہر ہمارا قافلہ پہونچا۔ اوسکے بعد ایک تیسرا قافلہ آیا۔ بڑا ہجوم ہوگیا۔ بتدریج ظہر تک سب قافلے روانہ ہوئے۔ ہمارے قافلہ مین سے بہی بڑا حصہ چلا گیا۔ تخمیناً سو اونٹ باقی رہگئے۔ اب کیا تہا ہمارے قابل و ذہین مطوف اور ہمارے دو ہمراہی مہربانون کو جو مطوف کے ہم خیال تہے تشویش مین ڈالنے کا اچہا موقع ہاتہ آیا۔ بیان کیا کہ اب تم سب قتل کئے جانے کے لئے یہان رکہے گئے ہو یہ خبر حقیقت مین سخت تردد پیدا کرنے والی تہی۔ ہمارے مطوف کو پریشان کرنے والی خبر بیان کرنے سے ایسی مسرت ہوتی تہی کہ گویا اوسنے کسی کو جنت کی خوشخبری سنائی۔ وہ ہمیشہ اسی جستجو مین رہا کرتا تہا کہ کہین سے کوئی خبر بدملے تاکہ مین اوسکا اظہار کرون وہ خبرون سے ایسے پہلو نکالا کرتا تہا جس کی طرف بجز اوسکے کسی کا ذہن منتقل نہوتا تہا۔ واقعات کو بدلکر بے اصل بہت بیان کرتا۔ تمام حالات کے غلط نتیجے نکالتا جسکی وجہ سے دن بے مزہ کٹتا۔ رات بے لطف گزرتی جس سفر مین طبیعت یہ چاہتی تہی کہ کوئی خبر پریشان کرنے والی نہ سنائی دے بجائے اوسکے کوفت لحظہ بلحظہ بڑہتی اور مشکل سے کوئی دن ایسا گزرتا کہ کوئی خبر ناخوش نہ سنائی جاتی۔

مین اپنے دل مین نفرین کرتا تہا کہ کیون تو نے یہ ساتہ گوارا کیا۔ اور خواہ مخواہ سودا مول لیا۔ سب لوگ آرام سے سفر کررہے ہین کہین سے بری کوئی خبر سننے مین نہین آتی مگر ہمارے ہمراہی نے سارا آرام خاک مین ملا رکہا ہے لیکن اب بجز صبر کوئی چارہ بہی نہ تہا۔ مجہسے بہی زیادہ حاجی نظام الدین و حاجی علاء الدین بے لطف رہتے تہے۔

ہمنے اپنے رفیق بدو سے کہا کہ سب قافلہ چل دیا تم کیون نہین چلتے اوسنے جواب دیا کہ ہمنے سات منزلون کو چہ دن مین طے کیا ہے اونٹ ماندہ ہوگئے ہین آج آرام دیرہے لین تو کل چلینگے دوسری بات یہ ہے کہ تمام قافلہ مین مرض وبائی پہیلا ہوا ہے ہم نے قافلہ سے اس مصلحت سے بہی علیحدگی اختیار کرلی ہے۔

تیسری یہ بات ہے کہ ہمارے ساتہ بحرین کے لوگ ہین اونمین ایک بہت ضعیف العمر آدمی

ہے جو سخت علیل ہے اوسکی طبیعت کل تک شاید سنبہل جاے۔ آپ پریشان نہون گو پانچ منزل اور باقی ہین مگر ہم ان پانچ منزلون کو چار دن مین طے کرینگے یون اس ایک دن کے قیام کی تلافی بہی ہوجاے گی۔

ان باتون کو سنکر بہی ہمارے مطوف کو اصرار تہا کہ تم ضرور قتل کئے جاوٗگے۔ بالآخر مین ایک ترجمان کو لے کر قلعہ مین ترکی افسر کے پاس گیا وہ کسیقدر تلاش سے ملا۔ اپنے رہنے کا قافلے کے چلے جانے اور خوف کا سارا قصہ سنایا اور درخواست کی کہ آپ ہماری روانگی کا کوئی بندوبست فرمادین تو ہم غریب الوطن حجاج کی نہایت مشکوری کا باعث ہے۔ ترکی افسر نے نہایت اخلاق سے جواب دیا کہ اگر تمہین کوئی اندیشہ ہے تو اپنے اونٹ و اسباب قلعہ کے سامنے لے آوٗ ہم نگرانی و حفاظت کرین گے۔ لیکن اس خدمت روانگی کا تعلق ہم سے نہین ہے یہ اختیارات محض شریف صاحب کو ہین اونکی جانب سے یہان ایک شیخ ہے جسکو روانگی قافلہ کا منصب حاصل ہے۔ اتفاق سے فوراً اوس شیخ کا نائب آگیا اوسوقت افسر ترکی نے اوس نائب سے کہا کہ افسوس ہے کہ غریب حجاج پریشان ہوتے ہین اور تم اسکی کچہہ نگرانی نہین کرتے سنو یہ کیا کہتے ہین۔ اوس نائب نے ہم سے حال دریافت کیا اور یہ بہی پوچہا کہ کیا تمہارے ساتہہ کوئی رفیق ہے ہمنے تمام حال بیان کیا اور کہا ہمارے ساتہہ عبد بن مبارک رفیق ہے اور اوسی کے قبیلے کے سب اونٹ ہین۔ یہ سنکر اوسنے جواب دیا کہ پہر تمہین کیا تردد ہے تمہارا رفیق نہایت شریف۔ بہروسے اور جتہے کا آدمی ہے۔ اوسنے قیام بہی مصلحتاً کیا ہوگا۔ تمہین کسی قسم کا خوف تردد نہین کرنا چاہیے۔ اور یہ خبر تو قطعی بے بنیاد ہے کہ تم لوگون کو کسی قسم کی نقصان پہونچانے کی غرض سے روکا گیا ہے اب راہون مین ہر طرح کا امن ہے۔ صرف تہوڑی سی احتیاط شرط ہے ہمکو اس بیان سے پورا اطمینان ہوگیا یہ تمام گفتگو جو مابین ہمارے اور نائب شیخ کے بمواجہہ ترکی افسر ہوئی تہی ہمارے ولی ہمدرد مطوف نے بہی سنی اسپر بہی وہ اپنی بات پر جما رہا کہ قتل تو ضرور ہی کئے جاوٗگے۔ چلنا بہتر ہے مین نے اب دلگرفتہ ہو کر جواب دیا کہ ہم نے یہ ذہن مین ٹہیرالیا ہے

کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے بلا حجت قتل کرنے والون کی نذر کر دین تم اپنی فکر کرو ہم سے بچانے کی امید تک نہ رکھنا بلکہ اندر سے دل یہہ چاہتا ہے کہ آپکو درجۂ شہادت کسی طرح نصیب ہو تاکہ آپ کی مغفرت ہو اور ہم جہوٹی خبرون کے سننے سے نجات حاصل کرین۔

وہان سے آن کر سارا حال حاجی نظام الدین سے بیان کیا وہ بہی مطمئن ہو گئے۔اب بدون سے تین بکرے مول لے کر ذبح کئے حجاج سے اون کی قیمت لی۔سالار قافلہ بہی ہمین پریشان دیکہکر ہمارے ہی ساتہہ رہگیا رات بہر بدو کہانا پکاتے کہاتے رہے۔شب نہایت خیر و خوبی سے بسر ہوئی۔

۱۴ مارچ ۱۹۰۲ء روز جمعہ احرام باندہا قران کی نیت کی اور قبل نماز ظہر کے رابق سے روانگی ہوئی صبح کی نماز سے پہلے بیر قضیمہ پر پہونچے۔یہان خس پوش جہونپڑیون کا مختصر سا بازار ہے مچہلی کثرت سے بکتی ہے۔خربزہ و تربوز بہی ملے۔ایک پختہ کنوان ہے باقی کچے کنوئین ضرورت قافلہ کی وجہ سے بدون نے اپنے اپنے کہود لئے تہے جن کا پانی وہ قیمتاً فروخت کر رہے تہے پانی گدلا تہا۔

۱۵ مارچ ۱۹۰۲ء روز شنبہ۔

قبل از ظہر یہان سے روانہ ہوئے۔نماز صبح سے کچہہ پہلے قریب مقام بیر عسقان کے سخت و شوار گزار راستہ ملا (یہہ تہوڑا سا راستہ اگر صاف و ہموار کر دیا جاے تو حجاج کو بہت آسائش ملے) راستہ ختم ہوتے ہی بیر عسقان پر پہونچے یہان کا بازار دیہات کا سا ہے۔تین پختہ کنوئین ہین لوگون سے سنا کہ اطراف و جوانب کے جرایم پیشون کا یہ مسکن ہے جو لوگ واردا تین جدہ و مدینہ طیبہ کے راستون پر کرتے ہین اونکا یہی مامن ہے یہان یہہ بہی خبر سنی کہ جس شخص پر بدون نے نصرانی کا شبہ کیا تہا اوسکا کسی طرح فیصلہ کر دیا مگر یہ خبر حد تحقیق تک نہین پہونچی۔

۱۶ مارچ ۱۹۰۲ء روز یکشنبہ ظہر کے اول بیر عسقان سے روانہ ہوے چلنے کے وقت شغدف کسنے پر بدون مین کچہہ تنازع پیش آیا مگر جلد طے ہو گیا۔اس منزل کو خطرناک بیان کیا گیا

ساتھہ ہی اسکے ایک نیا انتشار یہ اور پیدا ہوا کہ ہمارے ساتھی عزیز دوست حاجی نظام الدین کی طبیعت خراب ہوئی - دست شروع تھے - قبل از مغرب وہ کئی بار قضاے حاجت کو جا چکے تھے یہان سے تھوڑی دور چلکر عجیب عبرتناک اور درد انگیز یہ سین دیکھا - کچھہ اونٹ مردہ اور کچھہ لاشین بے گور و کفن پڑی ہوئی نظر آئین کچھہ نیم جان سسک رہے تھے - جنکو اونکے ساتھی بوجہ مرجانے اونٹون کے اور نہ میسر آنے دوسری سواری کے یا کسی ہمراہی ہمدرد کے ساتھہ نہونے سے قافلہ والے چھوڑ گئے تھے اس حالت مین بجز تاسف کے ہم لوگ کوئی انسانی ہمدردی بھی نہین کر سکتے تھے گو اس غربت کی موتون نے دل بیچین کر رکھا تھا -

رات بھر حاجی نظام الدین کو برابر دست جاری رہے مگر ہمارے رفیق عید بن مبارک نے نہایت دلسوزی سے اس خدمت کو انجام دیا کہ جب حاجت پاخانے کی ہوتی - وہ اونٹون کو روکتا - خود وہ اور اوسکا غلام تلوار و بندوق لئے محافظت کرتا - اور رفع حاجت کراتا - اس سے انکار نہین کہ بد و طامع بھی ہوتے ہین - وحشی و جاہل بھی زیادہ ہین - ان سے ایذا پہونچنے کا بھی اندیشہ لگا رہتا ہے مگر انہین مین بعض شریف طبیعت اور نیک مزاج بھی ہوتے ہین - اور علی العموم برُے بھلے سب اپنے معاہدے کی ایمانداری سے پابندی کرتے ہین -

قبل از نماز صبح منزل وادی فاطمہ پر پہونچے - یہ سرسبز قطعہ ہے - نہر آب شیرین کی جاری ہے ضروری اشیا جو اس سفر کے لئے درکار ہین وہ سب یہان ملتی ہین یہان سے مکہ معظمہ چھہ سات گھنٹے کی راہ رہ جاتی ہے -

اونٹ کی رفتار زیادہ سے زیادہ فی گھنٹہ دو ڈھائی میل ہے لیکن حقیقتاً جس طرح قافلہ چلتا ہے اوس رفتار کے لحاظ سے ڈیڑہ میل فی گھنٹہ سے زیادہ اونٹ نہین چلتے ہین -

۱۷ مارچ ۱۹۰۲ء روز دوشنبہ -

وادی فاطمہ مین پہونچنے کے ساتھہ ہی بدوون نے کہدیا کہ ضروریات سے جلد فارغ ہولو یہان بہت کم ٹھیرنا ہوگا - مگر ایک حاجی کی موت اور اوسکے تجہیز و تکفین نے جلد نہ چلنے دیا قبل از دوپہر

روانگی ہوئی - راہ مین حضرت میمونہؓ زوجہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا مزار مبارک قریب ظہر کے ملا عصر کے بعد حد حرم پر پہونچے - اس مقام حد حرم سے ایک میل پہلے کچھہ ٹوٹے شغدف کچھہ معمولی اسباب پڑا ہوا دیکھا - دریافت سے معلوم ہوا کہ جو ہمارا قافلہ مقام رابق سے جدا ہوکر پہلے چلا آیا تھا - شب گزشتہ کو اوسپر حملہ ہوا لوگون کو سخت پریشانی پیش آئی - اگر رابق مین ہمارا مقام نہو جاتا تو اس پریشانی کا اثر ہم تک بھی پہونچتا اور نہ معلوم کیا مصیبت پیش آتی خدا نے اپنا بڑا ہی فضل کیا - اور یہ بھی دریافت ہوا کہ اوس قافلہ مین قریب تین سو حجاج کے وبائی مرض مین فوت ہوئے - سب سے زیادہ قابل تذکرہ مولوی محمد ابراہیم صاحب کی وفات ہے -

یہان یہ بات قابل ذکر ہے کہ ہمارے مطوف صاحب کے مزاج مین اب بھی خفیف سی ظاہری جھلک اخلاق کی پیدا ہوگئی لیکن یہ بات خود غرضی سے پاک نہ تھی اونہین یہ ڈر رہتا کہ کہین راہ کی بداخلاقیون اور بے اعتدالیون کا خمیازہ مکہ چلکر بھگتنا نہ پڑے - نماز ظہر مسجد حد حرم مین ادا کی - اب پیدل چلے قبل از مغرب داخل شہر مکہ معظمہ ہوئے -

اس وقت کی خوشی کا بیان اور مسرت کا اظہار غیر ممکن ہے - یہی وہ منزل مقصود تھی جسکے اشتیاق نے بحری و بری منازل کو طے کرایا تھا - خانہ خدا کی ہیبت و عظمت اوس مسلمان کے دل سے دریافت کرنا چاہیے جسکو خوفِ عصیان نے ڈرایا ہو -

نماز مغرب حرم شریف مین روبرو بیت اللہ کے ادا کی - اس بڑی او بیمثل نعمت پر معبود حقیقی کا شکر بجالایا جس نے محض اپنی رحمت سے مجھہ آلودہ عصیان سراپا قصور کو اپنے گھر مین مہمان بنایا - خدا کی شان جس گھر کی طرف نادیدہ سجدہ کرتے تھے وہ آنکھون کے سامنے ہے کریم و غفار کا گھر - رحمۃ للعالمین کی بستی - شہنشاہ ازلی و معشوق حقیقی کے حضور مین دست بستہ حاضر سر نیاز خم - عقیدت کا جوش - نیازمندی پر ناز - نازبرداری پر نیاز - گناہون کا اعتراف - خطاؤن پر شرمساری - برائیون پر ندامت اپنے عجز و عبودیت کے ساتھہ اوسکی عظمت و معبودیت کا اقرار -

گناہگار بندہ گویا اس وقت مرتبہ فنا مین ماسوا کو بھولا ہوا زعم بندگی مین نحن اقرب پر بھولا ہوا ہے
شفاعت کی امید بخشش کی آرزو مین ہجوم کئے ہوئے ہین شان رحیمی کے بل پر کثرت
عصیان زیب طاق نسیان ہے بندہ کا دل ہی اچھی طرح جانتا ہے جو اسوقت وہ سمجھ رہا
ہے - عالم الغیب معبود حقیقی ہی خوب پہچانتا ہے جو اوسکا بندہ کر رہا ہے -

خانہ خدا - اور حضور قلب عرق انفعال چہرہ پر اشک ندامت آنکھون سے روان عجز و نیاز -
خیال شفاعت تمناے مغفرت کلمہ گویان نبوی کا ازدحام - اور سب سے زیادہ خدا کا وعدہ
لا تقنطوا من رحمۃ اللہ دیدہ دل کے روبرو پھر اب نزول رحمت باری مین کیا دیر اور کیون
توقف ہو -

نادر دست دعا اوٹھا - جو مانگنا ہے مانگ لے - کریم مطلق کے دروازے سخاوت کے
کھلے ہوئے ہین دریاے فیض مبداء فیاض جوش زن ہے - رحمت لٹ رہی ہے - جتنا ظرف
ہو بھر لے چھلکے گا بھی تو تجھی پر گریگا حریص بن تو بارگاہ یزدانی کے سامنے - فقیر ہو تو احکم الحاکمین
کا حاجت پیش کر تو قاضی الحاجات کے روبرو - وقت کو ہاتھ سے ندے اگر موقع کی عظمت نے
ہوش و حواس کو بیکار رہنے دیا تو جیب و دامن مرادون سے بھرے ہوئے ہین - خالی گئے بھرے
ہوئے آئے - تنہا گئے خانہ دل مین مہمان لائے ایسے کریم میزبان کے گھر سے جو ملے وہ تھوڑا ہے
اور ایسے شہنشاہ سے جو مانگو وہ کم ہے

توکریم مطلق و من گدا چکنم جز اینکہ بخوانیم ہمہ عمر ہرزہ دویدہ ام خجل ام کنون کہ خمیدہ ام	در دیگرے بنما کہ من بکجا روم چو برانیم من اگر بہ حلقہ تنیدہ ام تو برون درم نشانیم

بعد اداے نماز مغرب باب الصفا کے متصل حاجی عبد الجبار کے مکان پر پہونچے - وہان
معلوم ہوا کہ میرے مخدوم و معز میزبان جناب حاجی ڈاکٹر محمد حسین صاحب خان بہادر یہان
کئی دن سے آئے ہوئے ہین - اور اونکو میری تلاش مین غایت درجہ کا تفکر ہے حاجی مولوی
محمد احسن صاحب نے مجھے ان تک فوراً پہونچا یا -

قبل اسکے میرے دوست ہمراہی مطوف نے مجھے اطلاع دی تھی کہ بوجہ وبائی مرض کے جناب ڈاکٹر صاحب موصوف مکہ نہین آئے اور نہ آئینگے میرے پریشان کرنے کے لیے اونکی یہ آخر خبر تھی۔

جہان خدا نے تمام مسرتین عطا فرمائین وہان یہ بھی ایک مسرت تھی کہ مطوف کی ہمراہی جو سوہان روح مصیبت تھی اوس سے کلی نجات حاصل ہوئی۔

باب الصفا پر نہایت آراستہ مکان مین قیام ہوا جو داخل حرم ہے گو ہر طرح سے اب کامل اطمینان مجھے حاصل ہوگیا تھا مگر ایک بڑی کاوش علالت حاجی نظام الدین صاحب کی وجہ سے اب بھی باقی تھی۔ دست برابر جاری تھے۔ تشنگی کی زیادتی تھی۔ علاج یونانی کوئی فائدہ نہین دیتا تھا۔ اور وہ میری راے سے ڈاکٹری علاج پر مصلحتاً آمادہ نہ ہوتے تھے بالآخر مین نے اونکے چھوٹے بھائی حاجی علاءالدین کو سمجھا کر آمادہ علاج ڈاکٹری کیا۔ میرے مخدوم میزبان ڈاکٹر محمد حسین صاحب نے دوا اپنے پاس سے دی دوا ایسی تھی یا اکسیر حلق سے نیچے دوا کا اوترنا تھا کہ فائدہ محسوس ہونے لگا تین خوراک دوا کے بعد طبیعت سنبھل گئی۔ دوسرے دن وہ حج کے لیے عرفات جانے کے قابل ہوگئے۔

۱۸- مارچ ۱۹۰۲ء روز سہ شنبہ مکہ مین قیام رہا۔ شام کو احمد رشید آفندی کرنیل توپخانہ کو ہی مکہ کے یہان دعوت ہوئی یہ صاحب بیت المقدس کے رئیس ہین ترکون کے اخلاق و مدارات کا بیان انسان کو حیرت مین ڈالتا ہے۔ دروازہ تک لینے آتے ہین مہمان کے ہاتھ خود دہولاتے ہین کہانون کو اپنے ہاتھ سے اوٹھا اوٹھا کر مہمان کے سامنے رکھتے جاتے ہین۔ خود پانی پلاتے ہین خادم کو مہمان کی کسی خدمت مین ہاتھ نہین لگانے دیتے۔ رخصت کے وقت بسا اوقات مہمان کو جاے قیام تک پہونچانے جاتے ہین یہ طریقہ مدارات اونکی معمولی تواضع و مراسم مین داخل ہے دو دن کے قیام مین بہت سے بزرگان مکہ سے ملاقات ہوئی۔

۱۹ مارچ ۱۹۰۲ء روز چہار شنبہ مطابق ۸ ذیحجہ ۱۳۱۹ ہجری۔ بعد عصر جبل عرفات کو روانہ ہوئے نماز

مغرب متصل مقام منیٰ ادا کی۔

عشا کے وقت حد میدان عرفات مین داخلہ ہوا - فوجی افسر و سپاہی ساتھ تھے جنہون نے بگل کے ذریعہ سے مقام قیام کو دریافت کیا - اوس طرف سے بھی بگل کی آواز آئی اور نہایت آسانی سے جاے قیام کا پتہ چلگیا - قیام کا پہلے سے اہتمام ہوگیا تھا خیمہ وغیرہ سب استادہ تھے مگر ٹھیک نصب نہ تھے سب نے ملکر اور پھر اکھاڑ کر دوبارہ نصب کئے کھانا کھایا - نماز عشا پڑھی اور سو رہے۔

۲۰ مارچ ۱۹۰۲ء روز پنجشنبہ ۹ ذیحجہ ۱۳۱۹ء بعد نماز صبح مین حاجی نظام الدین کی تلاش مین نکلا اونکی طرف سے مجھے سخت انتشار تھا کئی گھنٹے پھر کر بے نیل مرام اپنے جاے قیام پر چلا آیا - لاکھ کہا آدمیون مین کیا پتہ چل سکتا تھا - مگر عجب اتفاق اونکا خیمہ ہم سے بہت قریب تھا - ہمارا ملازم جارہا تھا جو حاجی علاء الدین کی نظر اوس پر پڑی وہ فوراً ہمارے پاس آئے اور اس ملنے کی بیحد خوشی ہوئی - اونکو میری سخت ضرورت تھی گو اونکے پاس دوا موجود تھی مگر دو دقتین اونکو پیش آرہی تھین ایک بمشورہ معالج دوا کا استعمال کرنا - دوسرے سراج احمد اونکا ملازم بھی مبتلاے ہیضہ ہوگیا تھا اوسکے علاج کی ضرورت سے اونہین چین کر رکھا تھا - ملنے کے بعد یہ دقت بھی رفع ہوگئی - سراج احمد کو دوا دی گئی اوسکے طبیعت بھی سنبھلنے لگی - حاجی نظام الدین اپنی علالت کو بھی بمقابلہ سراج احمد کے بھول گئے تھے - یہ لوگ بالطبع خلیق اور نیک ہین ان لوگون کی انسانیت جسقدر زیادہ آدمی ان سے ملتا جاے اوسی قدر زیادہ ظاہر ہوتی جاتی ہے۔

جبل عرفات مکہ سے دس میل جانب مشرق ہے نہایت وسیع مسطح ریگستانی میدان ہے جسکو چارون جانب سے پہاڑون کا قدرتی حصار گھیرے ہوئے ہے جسمین لاکھون آدمی قیام کرسکتے ہین اس موقع پر تخمیناً ڈہائی تین لاکھ حجاج سے کم نہونگے - جنکے ہزارہا خیمے - چھولداریان مختلف اقسام کی نصب تھین لیکن پھر بھی اوس میدان کا بہت بڑا حصہ خالی پڑا تھا۔

۲۰ مارچ ۱۹۰۲ء روز پنجشنبہ صبح چاشت کے وقت شریف صاحب کی سواری آئی جو گاڑی مین سوار تھے

آگے آگے توپین چھوٹی جاتی تہین اونکے پیچھے چوکڑیون پر والی مکہ و جنرل فوج ترکی متعینہ حجاز سوار تھے۔ فوج ہمراہ تھی۔ چوکڑیون مین خچر جُتے ہوئے تھے۔ اعلیٰ حاکم سے لیکر ادنی سپاہی تک سب احرام باندہے ہوئے تھے۔

دن بھر عرفات مین قیام رہا یہان مسجد نمرہ مین ظہر و عصر ملاکر پڑہتے ہین بعد نماز عصر جب قاضی نے جبل رحمت پر خطبہ ختم کیا لوگون نے چلنے کا سامان شروع کیا بعد غروب آفتاب حد عرفات سے باہر ہوئے۔

عشاء کے وقت مقام مزدلفہ مین پہونچے نماز مغرب و عشاء ملاکر ادا کی۔ کنکریان چنین نماز صبح کے اول وقت مزدلفہ سے چلے۔ قبل از طلوع آفتاب منی مین پہونچ گئے۔

۲۱ مارچ سنہ ۱۹۰۲ء روز جمعہ ۱۰ ذیحجہ سنہ ۱۳۱۹ ہجری۔

صبح اول جمرۃ العقبہ پر سات کنکریان مارین۔ اوسکے بعد چار دنبہ قربانی کیے جو پانچ روپیہ چھ روپیہ تک فی دنبہ خرید کیا بعد قربانی اصلاح بنوائی۔ احرام کہولا۔ لباس پہنا۔ آپس مین ملے جلے یہان بہی بہت جلد حاجی نظام الدین سے ملنا ہوگیا۔ اب اون کی طبیعت اچھی تہی اور اس وجہ سے عید کی خوشی دوبالا ہوگئی۔ مجھے خاص مسرت اس بات کی تہی کہ جس علاج کا مین نے مشورہ دیا اوس نے نفع پہونچایا اور جلد پہونچایا۔

۲۲ مارچ سنہ ۱۹۰۲ء روز شنبہ ۱۱ ذیحجہ سنہ ۱۳۱۹ ہجری۔

بعد نماز صبح تین مقامون پر کنکریون کی شرط ادا کی۔ حاجی نظام الدین میرے پاس پیادہ آئے بجز خفیف ضعف کے اب اونکو کوئی شکایت باقی نہ تہی۔ آج منی مین ایک دربار ہوا تمام امرا و اعیان شریک ہوئے فرمان سلطانی پڑہا گیا۔ بعد دوپہر منی سے مکہ معظمہ گئے نماز ظہر حرم شریف مین ادا کی خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ سعی کی اور پہر منی کو واپس آئے۔

منی مین مسجد خیف۔ مسجد انا اعطنا۔ اور مذبح اسمٰعیل علیہ السلام خاص مقامات ہین قربانی مین دنبے۔ بکرے۔ گائے۔ اونٹ ہوتے ہین۔ بڑے بڑے گہرے گڑہے کہود دیے جاتے

ہین اونمین خون - کل کہالین - اور صرف مین جو نہین آتا وہ حصہ گوشت کا بہی دفن کر دیا جاتا ہے اس سے تعفن پیدا نہین ہوتا ہے اور نہ وہانکے راستہ ناصاف رہتے ہین۔

منی امین ایک عجیب پرلطف واقعہ دیکہنے مین آیا۔ کہین سے کسی رئیس نے ایک ہاتہی شریف صاحب مکہ کے نذر کیا ہے۔ فیلبان اوسکو بازارون مین بہیک منگواتا پہرتا ہے جس دوکان پر جاکر وہ ہاتہی کہڑا ہوتا ہے۔ دوکاندار کچہہ نہ کچہہ لازمی طور پر اوسکو دیتے ہین جو چیزین کہانے کی اوسکو ملتی ہین وہ خود کہالیتا ہے باقی فیلبان کو دیدیتا ہے -

منی امین کئی کئی منزل کے مکانات ہین جو حجاج کو کرایہ پر دیے جاتے ہین تین دن کے قیام کا کرایہ پانچ اشرفی سے پندرہ اشرفی تک ہوتا ہے۔ امیر حجاج ان کو کرایہ پر لیتے ہین۔ باقی اپنے اپنے خیمے و چہولداریان نصب کرکے اُن مین رہتے ہین۔ جن کے پاس خیمہ وغیرہ بہی نہین ہوتے وہ شغدفون مین بسر کرتے ہین۔ یا قدرتی شامیانہ آسمانی کے نیچے پڑے رہتے ہین۔

سنا گیا ہے کہ یہ مکانات سال بہر بغیر محافظ کُہلے پڑے رہتے ہین اور تمام سامان واسباب بدستور انمین اسیطرح رہتا ہے لیکن انمین چوری وغیرہ سے کچہہ نقصان نہین ہوتا یہ امر صحیح ہو تو کوئی تعجب انگیز نہین۔ بدو ایک حد تک رہزنی ضرور کرتے ہین مگر نقب زنی و سرقہ اندرون مکانات کے وہ عادی نہین ہین اور نہ دہان مکانات مین بدو چوری کرتے ہوئے کبہی سننے مین آئے۔ یہ اور بات ہے کہ عرب کے سوا دیگر ممالک کے باشندے کوئی ایسا جرم کرگذرین اور وہ بہی بدوُن کی نسبت منسوب کردیا جاوے۔

۲۳ مارچ ۱۹۰۲؁ء روز یکشنبہ ۱۲ ذیحجہ ۱۳۱۹؁ ہجری

آج بہی کنکریان مارنے کی شرط ادا کی اوسکے بعد منی سے مکہ معظمہ کو چلنے کی تیاری کی گئی دوپہر سے پہلے چلے اور قبل از نماز ظہر مکہ پہونچ گئے۔

۲۴ مارچ ۱۹۰۲؁ء روز دوشنبہ ۱۳ ذیحجہ ۱۳۱۹؁ ہجری -

اکثر بزرگان مکہ و نیز مختلف شہر و دیار سے ملنا ہوا - مکہ کے بزرگون مین قاری عبد الحق صاحب و شیخ احمد بخاری شیخ المطوفین و شیخ حسن داؤد مطوف وغیرہ وغیرہ سے ملاقات ہوئی ان لوگون سے اکثر حالات دریافت ہوئے تمام بازار شہر کی کہین اجمالی اور کسی جگہہ کی تفصیلی سیر کی -

۲۵ مارچ ۱۹۰۲ء روز سہ شنبہ ۱۴ ذیحجہ ۱۳۱۹ء

آج شریف صاحب مکہ کا شرف ملازمت حاصل ہوا نہایت شفقت اور اخلاق سے پیش آئے - برٹش وائس کانسل صاحب متعینہ جدہ میرے اون کے درمیان مین ترجمان تھے - بہت دیر تک ملاقات رہی - وائس کانسل صاحب سے شریف صاحب مساوی حیثیت سے ملتے ہین -

۲۶ مارچ ۱۹۰۲ء روز چہار شنبہ ۱۵ ذیحجہ ۱۳۱۹ ہجری -

آج وبائی بیماری کی بہت شہرت سننے مین آئی - اس بیماری کی شکایت ترکی و افغانی و کردی اور جاوہ کے لوگون مین زیادہ تھی - یہ تمام قومین گوشت و مچھلی خشک کر کے ساتھ لاتے ہین جسمین سخت تعفن آتا ہے -

۲۷ مارچ ۱۹۰۲ء روز پنجشنبہ ۱۶ ذیحجہ ۱۳۱۹ ہجری -

آج عبد الرحمن پاشا سے جو قافلہ شامی کے سپہ سالار ہین - مکہ کے نامی رئیس عمر نصیب صاحب کے دولتخانہ پر ملاقات ہوئی ترکون مین جو خوبیان ہین ان مین وہ سب موجود ہین

۲۳ مارچ ۱۹۰۲ء سے ۲ - اپریل ۱۹۰۲ء تک میرا قیام برابر مکہ معظمہ مین رہا اس محدود زمانہ مین جہانتک مجھسے ممکن ہوسکا مین نے یہان کے حالات ملک کے رسم و رواج طرز معاشرت سے واقفیت حاصل کی -

ضروری امور متعلقہ کو انجام دینے کے بعد جس قدر وقت بچتا مین تفتیش حالات مین اوسکو صرف کرتا تھا خوش نصیبی سے مجھے بکثرت ایسے وسائل میسر آگئے جن کی وجہہ سے تحقیق حالات مین کافی مدد ملی -

اب اون حالات کی تفصیل لکھنے سے پہلے مختصر مگر ضروری حصہ جغرافیہ عرب کا تحریر کرنا مناسب ہے اوسی کے تحت وضمن مین مکہ معظمہ کے حالات - شریف مکہ و مطوفین و مہاجرین و بردہ فروشی و ڈاک و تار و شفاخانے و طریقہ علاج وغیرہ وغیرہ کی جو کیفیت دریافت ہوئی ہے وہ بھی درج کی جاتی ہے -

جغرافیہ عرب عرب ممالک[۵۱] ایشیا کا ایک بڑا ملک ہے - ہیئت مجموعی مین اسکی صورت ایک ناہموار جزیرہ نما کی سی ہے - اسکے اوتر مین روم ایشیا یعنی شام و عراق - اسکے پورب خلیج فارس بحیرہ عمان اسکے دکھن بحر ہند - اسکے پچھم بحر احمر - برزخ سویز واقع ہوا ہے مغرب کی طرف افریقہ اور مشرق کی جانب ایشیا سے ملا ہوا ہے -

برزخ دو استھمس" سویز کو ۲۵ - اپریل ۱۸۵۹ء کو آغاز کر کے ۱۷ - اپریل ۱۸۶۹ء مین فرانس اور انگریزون سے نہر بنالی ہے ۱۶ میون پونڈ (تخمیناً چوبیس ۲۴ کرور روپیہ) صرف ہوا ہیتر میل لمبی ہے -

عرب خط عرضی کے ۱۲ درجہ ۰ ۴ دقیقہ سے ۳۰ درجہ تک اوتر کی جانب اور خط طول کے ۳۲ درجہ ۳۷ دقیقہ سے ۶۰ درجہ تک پورب کی طرف پھیلا ہوا ہے - طول اوسکا ڈیڑھ ہزار (۱۵۰۰) اور عرض کہین تیرہ سو (۱۳۰۰) اور کہین آٹھ سو میل سے ہے طول و عرض ملا کر رقبہ تیرہ لاکھ میل مربع ہے اور مردم شماری تقریباً ایک کرور بیس لاکھ نفوس کی ہے بیچ مین ایک قطعہ بلند و ہموار ہے جو کل عرب کے ایک ثلث کے برابر ہے - رقبہ عرب کا ملک فرانس کے رقبہ سے چھ گنا زیادہ ہے -

اسکے چارون جانب صحرا ہے کل سواحل مین پہاڑ ہین - مگر بالکل سنگلاخ اور سمندر سے اس سلسلہ کوہ تک ایک ہموار اور ریتلی زمین چلی گئی ہے -

ٹالمی یعنی بطلیموس نے جو مصر کا ایک بڑا جغرافیہ دان تھا اس ملک کی تقسیم تین حصون پر

---

[۵۱] جغرافیہ عرب پرچہ احمد مطبوعہ دار السلطنت ۱۸۹۴ء کلکتہ سے ماخوذ کیا گیا -

کی ہے۔

اول۔ عرب شاداب یہ عرب کا وہ حصہ ہے جو کنارہ خلیج فارس اور بحر ہند و بحیرہ احمر کے جنوبی کنارہ پر واقع ہے۔

دویم۔ سنگ لاخ عرب یہ وہ حصہ ہے جو بحر احمر کے پورب ساحل پر واقع ہے۔

سویم۔ عرب صحرای یہ وہ حصہ ہے جو وسط عرب اور شمال ملک مین واقع ہے۔

اہل عرب اس تقسیم کو نہین جانتے ہین۔

وہ یمن۔ حضر موت۔ عمان۔ اور لحسا کو حصہ اول۔ اور حجاز کو حصہ دویم۔ اور نجد کو حصہ سویم۔ قرار دیتے ہین۔

مجموعی حالت مین عرب ایک طویل سنسان صحرا معلوم ہوتا ہے جس کے بیچ بیچ مین پہاڑ کے سلسلے واقع ہوئے ہین۔ جو شاید بحر احمر کے ساحل سے مکہ معظمہ ہوتے ہوئے خلیج فارس مین جزائر بحرین تک برابر چلے گئے ہین مگر اُنکے درمیان جابجا آبادی بھی پائی جاتی ہے۔ سواحل ملک مین بہت سے صوبجات خرم ہین مگر پانی کی ہر جگہ قلت ہے۔

مغرب کی طرف بوغاز یعنی آبنائے باب المندب سے لیکر خلیج عقابہ تک برابر پہاڑ ہی پہاڑ چلے گئے ہین اور ان مین اکثر بلند چوٹیان بھی ہین جن کی بلندی پانچہزار سے آٹھ ہزار فیٹ تک پائی گئی ہے۔

طول اس سلسلے کا ہزار میل ہے اور عرض کہین بارہ میل اور کہین ساٹھ میل تک ہے۔

عرب مین کوئی ندی عبور و مرور مراکب کے لایق نہین۔ جابجا کاریزین (نہرین) ہین مگر یہ گرمیون مین خشک ہو جاتی ہین۔ ایام بارش مین جب ان مین پانی آتا ہے تو شکل بڑی بڑی ندیون کے نظر آتی ہین۔

بعض مقامات مین سالہا سال تک پانی نہین برستا ہے۔ عربستان ہمیشہ خشکی اور گرمی و کم خیزی مین مشہور رہا ہے۔ خشکی جنگلون کے نیست و نابود ہو جانے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے

جیسا کہ اسوقت الجزائر کا حال ہے جو رومیون کے وقت مین ایک نہایت سیر حاصل ملک تہا اب خشک و غیر آباد ہو گیا ہے۔

جھیل اگر سچ پوچھو تو کوئی بہی نہین ہے۔ جنگل بہی ایسا نہین کہ جس پر اطلاق جنگل کیا جاے

درندے و پرند سباع (درندے) یہان کے بگرے۔ سیار۔ بہیڑیے۔ شیر ایال دار اور کفتار ہین جو صحراؤن مین پہرا کرتے ہین اور بدویون کے پیچہے پڑتے ہین یا کاروانون کو ستاتے ہین کوہستان مین بز کوہی۔ آہوے مشک۔ لومڑیان ہین۔ مگر آبادی کے قریب گوزن و غزال انسان کے سایہ سے دور دور بہاگتے ہین۔ پہاڑون مین ایک قسم کے وحشی گدہے بہی ہین بندر عدن و یمن کے جنگل مین کثرت سے ہین۔

پلاو جانورون مین خچر۔ گدہا۔ بیل۔ گاے۔ بہیڑ۔ بکری وغیرہ سب موجود ہین۔ پرندون مین عقاب۔ گدہ۔ اور مختلف قسم کے باز پاے جاتے ہین۔

شتر مرغ شتر مرغ صحراؤن مین ہین۔ بہت کثرت سے ساحل بحر احمر پر ملتے ہین۔ شتر مرغ ایک عجیب جانور ہے۔ شتر مرغ دس فیٹ تک اونچا دیکہا گیا ہے یہ پانی بغیر کئی روز تک جی سکتا ہے اسکے بازو ہین مگر اوڑنے کے لایق نہین ہان دوڑتے وقت یہ اپنے بازؤن کو ہوا مین پہٹکارتا ہوا دوڑتا ہے۔ اس سے اسکی دوڑ مین نہایت سرعت ہو جاتی ہے تیز سے تیز گہوڑا بہی اسکی گرد کو نہین پہونچتا۔ اسکی مادہ دس بارہ انڈے ایک توی اور گرانڈیل آدمی کے سر کے برابر دیتی ہے۔ اسکے انڈون کو اقسام طرح پر عرب کہاتے ہین اور چہلکون کے آبخورے بناتے ہین۔ زینت کے لئے مقبرون کی چہتون مین لٹکاتے ہین۔

گہوڑون پر چڑہکر اس کا شکار کرتے ہین یہ اسقدر بہاگتا ہے کہ زندہ شاذ کبہی پکڑا جاتا ہے۔ دو تین دن کے تعاقب کے بعد آخر گہوڑے کی قوت کے آگے غریب ہار کر گر پڑتا ہے اوسوقت اسکے قریب جائیے تو سخت حملہ کرتا ہے۔ اگر اس کو بچپنے سے پکڑ لین اور عادت ڈلوائین تو سواری بہی دیتا ہے اور گہوڑدوڑ کے گہوڑون سے بہی تیز جاتا ہے۔

اسکے بازو اور دم مین ایک قسم کے سفید پر ہوتے ہین جو نہایت قیمتی ہین خروس صحرائی سے ملے ہوئی مرغ مرغیان اور اقسام طرح کے کبوتر یمن مین پائے جاتے ہین اور یہین سے حجاز وغیرہ مین لائے گئے ہین۔

بربرہ جو سمالی لین کا ایک بندرگاہ ہے یہان شتر مرغ کے انڈے فروخت ہوتے ہین۔

مچھلیان سواحل مین مختلف قسم کی نہایت خوبصورت اور بکثرت پائی جاتی ہین کثرت مچھلیون کی یہانتک ہے کہ لوگ اپنی زراعتون مین اسکا کہات ڈالتے ہین۔ مویشی کو کھلاتے ہین اور خود بھی بڑے شوق سے کہاتے ہین۔

چارپایون مین گھوڑے اور اونٹ مشہور ہین

عربی گھوڑے۔ گھوڑے[۵۱] یہان کے ہر زمانہ مین مشہور رہے ہین۔ اور اونکی نسل بہت حفاظت کے ساتھ بڑھائی جاتی ہے انکا نسب نامہ اس ستہرائی سے رکہتے ہین کہ کسی بادشاہ کا بہی نہوگا۔ عرب اپنی گھوڑیان کسی حالت مین نہین بیچتے ہین۔ اون کو اپنے عیال کی طرح عزیز اور محفوظ رکہتے ہین۔ چابک مہمیز کبھی نہین چھواتے یہان کے اصیل گھوڑے پچاس ساٹھ میل تک بے تکلف ایک دن مین اپنے سوار کو پہونچاتے ہین اور مہینون ایسی منزلین کرتے ہین۔ بہوک پیاس کا ضبط انہین بہت ہے نہایت باقوت اور مانوس ہوتے ہین۔ عرب کے بچے ان کے ساتھ کہیلا کرتے ہین۔

عربی گھوڑا[۵۲] قوی۔ نازک مزاج۔ چست اور چالاک ہوتا ہے۔ جس وقت وہ چراگاہ مین کہلے بند پھرتا ہے تو شکل مین اوس سے زیادہ خوبصورت اور اوصاف مین زیادہ کامل کوئی چیز نظر نہین

۵۱ رسالہ احمد۔

۵۲ تمدن عرب صفحہ ۲۶۔

آتی - سادہ اور چھوٹا سا سر - تیز پتلیان - بھوسے ہوئے نتھنے - گردن اونچی - کمر پتلی - پٹھہ کسی قدر لمبا - دم پیچھے کو ابھری ہوئی - پیر پتلے - پھر نازک مزاج - غریب تربیت پذیر - جاندار - کم خوراک تیز رفتار یہہ اوصاف ہین جس کی وجہ سے عربی گھوڑا نہ فقط صورت و شکل مین تمام دنیا کے گھوڑون سے گوے سبقت لے گیا ہے بلکہ سیرت مین بھی یورپ کی بہترین نسلون پر فوقیت رکھتا ہے -

جب کوئی عمدہ نسل کا بچہ پیدا ہوتا ہے تو ایک خیمے مین چند اشخاص گواہی کے لیے جمع کئے جاتے ہین - اور اونکے سامنے پیدائش کی تاریخ - ماں کا نام اور اوسکا خاندان ایک کاغذ پر لکھا جاتا ہے اس شجرہ پر گواہون کی مہرین ہونے کے بعد وہ ایک تانبے کی ڈبیا مین بند کر کے بچے کی گردن مین لٹکا دیا جاتا ہے اوسی تاریخ سے وہ بچھیرہ بھی منجملہ اون بیش بہا صیارفتارون کے گنا جاتا ہے جن کی وجہ سے بارہا دو قبایل عرب مین باہم جنگ واقع ہوا کی ہے -

بات یہ ہے کہ ریگستان عرب مین اکثر اوقات سپاہی کی جان گھوڑے کی تیزی کیوجہ سے بچا کرتی ہے -

حکایت[۵۱]

برک ہارٹ جو مشرقی سیاحون مین مشہور شخص ہے لکھتا ہے کہ ۱۸۱۵ء مین دو درزون کے ایک گروہ نے جن کے گھوڑے نہایت تیز تھے - حوران کے ایک قبیلہ عرب پر حملہ کیا اور اونکو شکست دیتے ہوئے انکے پڑاو تک لا پہونچایا - وہان یہ بیچارے بدوی چارون طرف سے محصور ہو گئے اور باستثناے ایک شخص کے ہر متنفس مارا گیا - یہہ شخص اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر غنیم کی صف مین ہوتا ہوا میدان کی طرف بھاگا - چند سوارون نے جنکے گھوڑے نہایت تیز رفتار تھے اوسکا تعاقب کیا - کوہ و بیابان - نشیب و فراز آندھی کی طرح طے ہوتے ہوئے چلے گئے لیکن

۵۱ تمدن عرب صفحہ ۲۷ -

غنیمون سے نے تعاقب نہ چھوڑا - دروز کی قوم نہایت شدید الانتقام ہے - اونہون سے نے قسم کہائی تہی کہ ایک کو زندہ نہ چھوڑینگے - اس فراز و تعاقب مین کئی گھنٹے گزر گئے اور بالآخر دروزون کو گھوڑے کی تیز رفتاری اسقدر بہائی کہ وہ اپنے غصے کو بہول سگئے اور عرب کی جان بخشی کی - اوسکو قسم دی کہ ٹھیر جا تاکہ گھوڑے کی پیشانی کو چومین - عرب راضی ہوا - درزون سے نے اوسکو چھوڑدیا اور وہ مشہور الفاظ جو اونمین ضرب المثل ہین اوس سے کہے زد پہلے اپنے گھوڑے کے پیر دہوے پہر خود پانی پی "

وہ اس سوار و اسپ سے جنہون سے نے اونکو اتنا پریشان کیا اس قدر خوش ہوئے کہ ان الفاظ مین اپنا اظہار مسرت کیا -

اگرچہ گھوڑا عربستان مین اسقدر بکار آمد جانور ہے لیکن عام نہین اسکا باعث یہ ہے کہ اونٹ ہر حصے مین نشو و نما پا سکتا ہے - بخلاف اسکے گھوڑا اونہین خطون مین ہوتا ہے جہان چارہ ہے جیسے کہ عراق - عرب - شام و نجد وغیرہ -

نجد وہ خطہ ملک کا ہے جہان کا گھوڑہ سب سے زیادہ قیمتی اور عمدہ ہوتا ہے -

اونٹ - تقریبًا عرب کی کل احتیاج اونٹ سے رفع ہوتی ہے اسلئے کہ یہ جانور صحرا نشینون کے بڑے کام کا ہے - ریگستان مین چلنا - کئی کئی دن تک بے آب و دانہ محنت اسی کا کام ہے اوسکی کم خوراکی - مدتون بغیر پانی زندگی بسر کرتا - محنت کی برداشت اور بہر طاقت جسمانی یہہ وہ خاصیتین ہین جنکے بدولت کیا بلحاظ جانور سواری اور کیا بلحاظ جانور بار برداری کوئی چارپایہ اوس کا مقابلہ نہین کرسکتا -

خداوند عالم نے اسی سے لئے اس نعمت کی یاد اہل عرب کو اپنے کلام پاک مین " فانظر الی الابل کیف خلقت فرما کر دلائی ہے -

سلع غار ایک بہت تنگ و خطرناک راستہ کی منزل مدینہ طیبہ اور مکہ معظمہ کی راہ مین واقع ہے

کئی میل تک ناہموار بلندی و پستی چلی گئی ہے - بدقت تمام جہان پر ایک ایک آدمی چل سکتا ہے - اوس راستہ تنگ مین اونٹون کا معہ شغدفون کے چلنا انسان کو حیرت مین ڈالتا ہے -

آب وہوا - آب وہوا عرب کی بہ نسبت ساری دنیا کے یابس ہے - بعض کوہستانی علاقون مین البتہ معتدل بھی ہے -

مگر اون مقامون مین جہان درخت کم ہین یا جو صحرا کے قریب آپڑے ہین گرمی کی نہ پوچھئے علاوہ گرمی کے صحرا مین ایک قسم کی لو چلتی ہے جس مین سوا سمیت کے ایک تکلیف متردین صحرا کو یہ ہوتی ہے کہ لو کے ساتھ آندھی انکے دم بند کر دیتی ہے اور ایسے موقع پر اگر کوئی قافلہ صحرا مین ہوتا ہے تو کل انسان اور حیوان آندھی کے چلنے تک اوندھے ریت پر لیٹ جاتے ہین -

یہی سموم[۱] اور پانی کی قلت دو چیزین ہین جو عربستان مین قافلون کی بربادی کا باعث ہوتی ہین بادِ سموم کی آمد کے آثار قافلے پر فوراً ظاہر ہو جاتے ہین - آسمان پر جانب اُفق پہلے ایک سرخی آتی ہے اوسکے بعد تاریکی پھر زردی - یہی وقت سر پر پانون رکھکر بھاگنے کا ہے اگر طوفان کے گردباد مین قافلے نے راہ گم نہ کی تو وہ کسی پتھر کے نیچے یا کسی غار مین جا چھپتا ہے ورنہ موت کے حوالہ ہوتا ہے -

پیداوار و فن زراعت اِس ملک مین مکئی - جوار - باجرہ - جو - گندم - تماکو - نیل - اعلیٰ درجہ کا قہوہ - نیشکر - املی - اکثر کھانے کے مصالح - گوندہ - بلسان - زرشک - اکثر نباتات ادویہ بعض قسم کے فواکہ جن مین خربزہ و تربوز بہت نامی ہین - اور عربستان کے شاداب قطعون مین تقریباً وہ کل میوہ جات اور غلّے بھی موجود ہین جو یورپ مین پیدا ہوتے ہین - کھجور جسکے سیکڑون اقسام ہین - انگور - انار - سیب - انجیر بادام کم پیدا ہوتے ہین - لیکن طائف کے

---

[۱] تمدن عرب صفحہ ۶۲ -

انگور و انار روے زمین کے انگور و انار پر ہر اعتبار سے شرف رکھتے ہین۔
یہ ضرور ہے کہ فن زراعت مین یہان کے باشندے اور ممالک دنیا سے بہت پیچھے پڑے ہوئے ہین۔

معدنیات | معدنیات مین چاندی۔ لوہا۔ رخام کہو د۔ سنگ موسلی۔ سنگ سلیمانی پائے جاتے ہین مگر حق تو یہ ہے کہ معدنیات عرب کا حال بے اسکے کہ علم المعدنیات (جیولاجی) کے ذریعہ سے نہ دیکھا جائے پورا نہین کہا جا سکتا ہے۔

صنایع عرب | بعض عرب مین اون۔ روئی کے موٹے کپڑے بُنے جاتے ہین۔ چرائل یعنی توڑے دار بندوق بناتے ہین۔ ٹین اور تانبے کے ظروف بھی بناتے ہین۔ عمان مین بارود اور ہتھیار دو نون بناتے ہین۔ سوتی اور ریشمی عمامے ریشم کے کشیدے کڑھے ہوئے۔ کمہار و نکے ظروف گلی بنائے جاتے ہین۔

تجارت عرب | تجارت یہان کی عمدہ ہو سکتی ہے اور اب بھی معقول ہے تخمیناً ڈیڑہ کرور تک کا مال ہر سال ممالک غیر سے آکر حجاز مین فروخت ہوتا ہے۔ اور تخمیناً پانچ چھ لاکہ کا مال یہانسے ممالک غیر کو جاتا ہے۔ " دنبے و بکرون کی تجارت اس مین شامل نہین" بوجہ قانع طبیعت عربون کے و نیز عدم مذاق اصول تجارت کی بہت چیزین یہان بیکار جاتی ہین جن کی احتیاط کیجائے تو لکھو کھا روپیہ کا فائدہ متصور ہے۔

عرب قدرتی طور پر تجارت کے لئے عمدہ ملک واقع ہوا ہے تمام اقوام دنیا کے ساتھ بذریعہ بحری راستہ کے بخوبی معاملہ ہو سکتا ہے۔ اندرونی تجارت کو اونٹون کے ذریعہ سے ترقی دیجا سکتی ہے مگر رہزنی اور غارت کا خوف درونی تجارت مین مشہور چلا آتا ہے اب حال کے انتظامات کی رو سے شریف صاحب مکہ پر یہ ذمہ داری قایم ہو گئی ہے کہ ایک پیسہ سے لیکر لکھو کھا روپیہ تک کا مال جو باطلاع حکومت روانہ ہو اگر راہ مین لٹ جائے تو پورا معاوضہ مالک مال کو شریف صاحب ادا فرمائین گے۔ لہذا وہ رہزنی کا خوف بھی جاتا رہا۔ اس سے

بہتر اور کیا انتظام ہو سکتا ہے۔

تجارت کے لئے عرب سے قہوہ۔ اقسام کے گوند۔ دوا کی جڑی بوٹیان۔ موتی۔ صدف۔ مرجان وغیرہ لیجاتے ہین۔ مسقط اندنون ہندوایران کے مال کی بندرگاہ ہے۔

اعراب خانہ بدوش کا حال

بدوی خیمون مین رہتے ہین۔ خیمون کو بکرے یا دنبہ کے اُون سے بنتے ہین۔ جن کو وہ ضرورت کے وقت ایک مقام سے دوسرے مقام پر اوٹھا کر لیجاتے ہین۔

ان کے خیمے اکثر سات فیٹ اونچے۔ اور بیس سے پچیس فیٹ تک لانبے اور دس فیٹ چوڑے ہوتے ہین۔ خیمے کے دو حصے کرتے ہین ایک مین مرد۔ دوسرے حصے مین عورتین رہتی ہین۔ ایک اونی چادر سے دو حصے ہوجاتے ہین۔

اونکا اثاث البیت بہت ہی سادہ اور صحرای معیشت کی ضرورتون کے مطابق ہوا کرتا ہے اسنکے خیمون مین ہتھیار۔ اونٹ کے پالان۔ سواری کے زین۔ مشک۔ کپال۔ گھی یا دودہ رکھنے کے مشکیزے۔ اون جمع کرنے کا ایک چرمی تھیلا۔ چھاگل۔ ڈول۔ غلہ پیسنے کی چکی قہوہ دان۔ ہاون دستہ۔ اور ضروری مگر مختصر کھانا پکانے کے ظروف اور اوڑھنے بچھانے کی چیزین نظر آتی ہین۔ آسانی سے سمجھہ مین آسکتا ہے کہ یہ اقوام جن کی ضرورتین اسقدر کم ہین کبھی کسی کی حکومت مین نہین آئین۔

ان کے پڑاؤ ریگستان کے کنارے شاداب مقامات پر ہوا کرتے ہین۔

شہری اعراب کی بود و باش کا حال

شہری متوسط اور امرا۔ عمدہ اور خوش قطع ہوادار مکانات مین باساز و سامان عمر بسر کرتے ہین مکانات کئی کئی منزل کے ہوتے ہین۔ علی العموم صحن بہت کم مکانون مین ہوتا ہے۔ ہوا کے لئے خوشنما چوبی دریچیان و دروازے ہوتے ہین۔ کمرون مین چارون جانب ملایم و نفیس طرح طرح کے خوشنما ریشمی سوتی قیمتی چھینٹون کے گدے عمدہ فرش۔ مختلف قسم کے خوبصورت تکیے۔ جنہین دیوارون سے لگا کر بیٹھنے کے جدا۔ سرہانے و بغل

مین رکھنے کے علیحدہ - غرضکہ آرایش و آرام کی سب چیزین نہایت خوبصورت پر تکلف اور قیمتی ہوتی ہین - فرش مین ایرانی قالینون کا زیادہ رواج ہے -

تقسیم انسانی کی روسے عربون کی قسم اور اونکا حلیہ

آدمی عرب کے تقسیم انسانی کے موافق اوس قسم مین شامل ہین جنکو کہ سرکیشین یعنی چرکسی کہتے ہین - بیشتر انکے قد میانہ - جسم لاغر ہوتے ہین - ڈاڑھی اور سر کے بال سیاہ آنکھین کالی تیز اور دبی ہوئین - چہرہ بیضاوی پیشانی چوڑی اور اونچی - ابرو سیاہ ایک دوسرے سے علیحدہ - ناک سیدہی معتدل نہ بڑی نہ چھوٹی دانت سپید ہے خوبصورت اور سفید - دہانہ خوشنما - کان سوڈول و موزون اور سامنے کو کسیقدر رخدار - رنگ آفتاب کی سوختگی کیوجہ سے سانولہ ورنہ اصل مین گندمی ہوتا ہے - مکے مین اکثر عربون کے دونون رخسار پر تین تین لکیرین ہوتی ہین -

بدوی صورت شکل مین دوسرے اعراب سے مشابہ ہین - فرق اسی قدر ہے کہ اون کی آنکھین زیادہ چمکدار ہین - مگر نقشے اسقدر صاف نہین اور نہ قد اس قدر بلند ہین جیسے عرب شہریون کے - لیکن وہ شہریون سے زیادہ چست و چالاک ہوتے ہین - دیکھنے مین دبلے پتلے مگر نہایت مضبوط - تند مزاج - زود خشم - آزاد منش اور فطرتاً وحشیانہ کردار ہین لیکن ساتھہی اسکے وہ نہایت جری اور بیخوف بھی ہین - سب سے زیادہ تر اون کا وصف یہ ہے کہ وہ خوش بیان اور شدت سے ذہین ہوتے ہین - گھوڑے کی سواری - نیزہ بازی مین اونکی بڑی تعریف ہے - اونمین ہر قسم کے فنون اور حرفتون کے اخذ کر لینے کا بے انتہا مادہ ہے -

مستورات عرب کی شکل و شمائل

عورتین بہ نسبت مردون کے صاف رنگ ہوتی ہین - مثل اور اقوام کے عرب عورتون کے خصائص جسمانی مین فرق ہے اور یہ فرق اونکے حسن و جمال کا موید ہے - اونکے جسم و اعضا کی دلربا گولائی اور خوبصورت تناسب - اونکا انداز اون کی رفتار وغیرہ یہ وہ چیزین ہین جو دل کو فریفتہ کرتی ہین اور زبان سے آفرین کہلاتی ہین - جوانی مین انکی صورت نہایت دلفریب ہوتی ہے مگر بڑھاپے مین کچھہ ایسی بھیانک ہوجاتی ہے کہ جوانی و

بڑہاپا انکا بالکل بہار و خزان سے مشابہ ہے۔

بدون کی غذا | عربون کی عموماً زندگی فقر و قناعت سے گزرتی ہے وجہ معیشت اونکے گلے ہین خوراک غربا کی جوار کے آٹے کی موٹی ٹکیان بنا لیتے ہین اور اوسی کو کچی پکی سینک کر کہاتے ہین۔ کہجورین۔ اونٹ کا گوشت کبہی کبہی ۔بہل خصوصاً خرما بہی کہاتے ہین۔

عرب شہریون کی غذا | شہرون مین عمدہ غذائین اعلیٰ درجہ کی طرح طرح کر کہانے کہاتے ہین۔ قورمہ قلیہ ۔ پلاو ۔ مختلف اقسام کی روٹیان ۔ بڑا اٹا جسمین انڈے کا خاگینہ اور قیمہ بہرا ہوتا ہے نہایت دلپسند غذا ہے ملائی حلوہ وغیرنی بہی کہاتے ہین۔

عرب خواہ کیسے ہی غریب خواہ بدوی کیون نہون مہمان کے لیے بہت تکلف کرتے ہین ۵

فقیری مین بہی بوسے ثروت ہے باقی		تہیدست ہین پر مروت ہے باقی	

مہانداری کے کہانے مختلف قسم کے ایک بڑے مٹی خوان مین چن دیئے جاتے ہین اور اسکے گرد سب بیٹہہ جاتے ہین ۔ میزبان ۔ مہمانون کے ہاتہہ خود آپ دہولاتا ہے۔

شراب شرعاً منع ہے اور قطعی روا نہین اگر شیخ قبیلہ کسی کو دیکہہ پاتا ہے تو حد جاری کر دیتا ہے

عرب بدون کا لباس | بدون کا لباس عموماً ایک سوتی کرتہ ہے اسپر سے ایک لمبا جبہ بہی خال خال اوڑہ لیتے ہین بارہ سو برس پہلے کے لباس مین اب تک اتحاد ہے اور یہ رواج کے استحکام کی روشن دلیل ہے۔

سر کا لباس اکثر مختلف ہوتا ہے ۔ بدوی ایک سوتی رومال زرد ۔ سبز یا سرخ تکونہ کر کے سر پر باندہتے ہین جس کے دونون کنارے لٹکے ہوتے ہین اس سے اونکو دہوپ مین پناہ ملتی ہے رومال کے اوپر ایک چیز بٹی ہوئی رسی کے مثل لپیٹ لیتے ہین۔

جو بدون مین سردار یا شیخ ہوتے ہین اونکے رومال اور وہ بالا کی رسی اونی ۔ یا ریشمی ہوتی ہے ۔ جاڑون مین بدوی اپنے کرتے کے اوپر ایک اونی جبہ اوڑہ لیتے ہین۔

امرائے عرب کا لباس | امرائے شہر خوراک کی طرح لباس مین امتیاز رکہتے ہین ۔ حریر بانات ۔ سوف

اور دیگر اقسام کے بیش قیمت کپڑے پہنتے ہین - اون کی ٹوپیان کلابتوی اور ریشمی کام کی ہوتی ہین - جن پر ایک عمدہ دوپٹہ ابریشمی یا چکین کے کام کا لپٹا ہوتا ہے - جس کی چھوٹی چھوٹی جھالر لٹکی ہوتی ہے - خصوصًا شرفای مدینہ نہایت خوش لباس اور خوش خوراک ہین -

بدوی عورات کا لباس

بدوی عورتین ایک سوتی کرتہ نیلے - بھورے یا کالے رنگ کا پہنتی ہین بعض بعض کمر باندہتی ہین - سر پر ایک بڑا رومال ہوتا ہے پردہ کے لحاظ سے برقعہ ہر عورت کے چہرہ پر لازمی ہے (بدوی اپنی عورت کو اجنبی سے چھپاتے ہین)

اکثر ننگے پاؤن پھرتی ہین - زیور کا بھی شوق رکھتی ہین کان وناک مین چاندی کا حلقہ ڈالتے ہین - بدن کو اکثر مقامات پر گودتی ہین -

شہری مستورات کا لباس

شہری عورات اعلیٰ طبقہ کی نہایت موزون اور پرتکلف لباس اور زیور پہنتی ہین پیٹی سنہری جو نہایت خوشنما ہوتی ہے کمر سے باندہتی ہین - جب کبھی یہ عورتین باہر جاتی ہین تو تمام کپڑون پر سر سے پاؤن تک ایک خوبصورت جامہ ہوتا ہے - جسکو ترکی برقعہ کہتے ہین یہ بالائی لباس خوشنمائی اور دلربائی مین اپنا آپ نظیر ہے -

عادات مستورات عرب

عرب کی عورتین اپنے شوہر کی مطیع - رضاجو - محنتی ہوتی ہین اور امورات خانہ داری اور اپنی زیب وآرایش مین شاید تمام ایشیائی عورتون سے زیادہ ممتاز ہین -

عربون کے خصائل واخلاق

عربون مین ہر درجہ کا اخلاق - شیرین کلامی - تحمل - ہر حالت دنیوی مین غایت درجہ کا استقلال - اپنی ضرورتون مین بے انتہا اعتدال ہے اور یہ اونکی اصلی خصلتین ہین - اور دنیا کے واقعات کو نہایت صبر سے قبول کر لینے نے اونکی طبایع مین ایک قناعت اور آسودگی پیدا کر دی ہے - لیکن اسکے ساتھ ہے یہی کہ سخت بات اونکو ناگوار بھی غایت درجہ ہوتی ہے اور تحمل کے ساتھ غصہ بھی اونمین بلا کا ہے - تاہم حالت غیظ مین بھی اون کی زبان سے مخش الفاظ نہین نکلتے -

جس کے مکان پر جاؤ صاحب خانہ امیر ہو یا غریب اطلاع ہوتے پر دروازہ تک لینے آئیگا

ہاتھ سینے پر رکھکر مزاج پرسی کرے گا۔ صدر جگہ پر بٹھاوے گا۔ سگریٹ وغیرہ پیش کرے گا۔ قہوہ و چار پلاوے گا اور نہایت اخلاق و خندہ جبینی سے غرض ملاقات اور وجہ آنے کی دریافت کرے گا اور حتی الامکان ٹالنے کی سی باتین نہین کریگا۔ چلتے وقت صدر دروازہ تک پہونچانے ساتھ آئیگا اور کبھی کبھی قیام گاہ تک بھی پہونچانے جاوے گا۔

زیادہ خوبی کی یہ بات ہے کہ جس قدر انمین زیادہ امرا متمول۔ ذی وجاہت اور باوقعت ہونگے اوتنا ہی اون مین اخلاق زیادہ اور اچھا ہوگا۔

بدوی قبائل کے نام و مردم شماری

قبایل بدو عرب کا حال جہان تک دفاتر سلطانی سے معلوم ہوا ہے اور جسقدر آبادی قبایل کا پتہ لگا ہے لکھا جاتا ہے۔

بدوی اپنی تعداد اور قبیلہ کا نام کبھی نہین بتاتے۔ اگر بچہ سے بھی پوچھیے تو وہ صرف اپنا نام بتا دیتا ہے۔ آپس کی خونریزی اور عداوت باہمی کا خوف اسکا سبب ہے۔

تفصیل قبائل بدو معہ تعداد معلومہ

نام قبیلہ	آبادی	نام قبیلہ	آبادی	نام قبیلہ	آبادی
المعمور	٥٠٠٠	البلاحس	١٤٠٠٠	بنی وہب	٥٠٠٠٠
الرحان	١٢٠٠٠	البحرسا	١٠٠٠٠	الحوالید	١٥٠٠٠
السرویہ	١٨٠٠٠	المرخاق	٣٠٠٠٠	الحجاجر	٨٠٠٠
العلار	١٤٠٠٠	اولاد علی	٥٠٠٠٠	بنی طے	١٤٠٠٠
الشرفار	٨٠٠٠	بنی سخر	٢٧٠٠٠	المجازیر	٦٠٠٠٠
المفتفتح	٥٠٠٠٠	الشرارہ	٢٣٠٠٠	النعیم	٣٠٠٠
الاشحیا	٢٠٠٠	الفدعان	٥٠٠٠٠	الدولا	٥٠٠٠٠
الجملات	١٢٠٠٠	المساحید	٣٥٠٠٠	البشاکیر	٥٠٠٠

نام قبیلہ	آبادی	نام قبیلہ	آبادی	نام قبیلہ	آبادی
الحریہ	۴۰۰۰	الفواحر	۶۰۰۰	السلکہ	۳۰۰۰۰
عبداللہ	۱۲۰۰۰	السبحہ	۴۰۰۰۰	الفکاکہ	۱۵۰۰۰
الوالدہ	۱۶۰۰۰	الضفیر	۲۳۰۰۰	الخزایل	۳۰۰۰۰
السلقا	۳۰۰۰۰	بوحریہ	۵۰۰۰	الحسنہ	۲۵۰۰۰
الحجا	۱۵۰۰۰	المصلیخ	۲۰۰۰۰	میزان کل	۹۱۷۰۰۰
المخلوق	۳۰۰۰۰	الذکر	۱۰۰۰		
الشمس	۱۰۰۰۰	السوانمہ	۱۵۰۰۰		

سواے اس کے اور قبایل کی تعداد آبادی معلوم نہین ہوئی اس سلئے صرف نام درج کیے جاتے ہین۔

الشنابلہ۔ العادیہ۔ الغایاہ۔ المزایہ۔ الکراد۔ بنی اخان۔ السمرہ۔ الغزہ۔ بشاتوہ حمیدہ۔ بنی عمرو۔ التسرابیین۔ ضمود۔ بنی تیم۔ روالا۔ زرکیات۔ وہابیہ۔ طواری۔ طور۔ الصوالحہ۔ القراشی۔ العوارمہ۔ الرحمہ۔ العلیقات۔ المزنبیہ۔ اولاد سلیمان۔ بنی واصل۔ الحیوات۔ التیاہی۔ البشارین۔ الربیکین۔ بنی سوالف۔ امارس حسن ایوب۔ مناحیر۔ اولاد جبد۔ صوارب۔ ہویریہ۔ قبابیش۔ رباطاط۔ موبایس۔ بنی عامر۔ رشیدہ۔ ہندوا۔ ہوادیر۔ سوارب۔ سفیہ۔

حکومت معنوی عرب اور انکا قانون حکومت عرب کے قبایل سے (پیٹریارکل)۔

ایک شیخ ہر قبیلہ مین بطور حاکم ہوتا ہے اور وہ بیشتر رسم و رواج قوم کی پابندی مذہب کی اطاعت و پیروی کرتا ہے سیاست و تمدن کے قوانین کم ہین۔ بظاہر سب کے اعلی حاکم شریف مکہ ہین جن کو سلطان المعظم کی جانب سے بیش قرار ماہانہ بطور تنخواہ کے ملتا ہے اور انہین کے ذریعہ سے تمام بدون پر حکومت ترکی کا اثر ہے۔ جس کے باعث ایک سیاسی و تمدنی رنگ جھلکتا ہے۔

عرب آزادی کے اسقدر شایق ہین کہ وہ کسی گورنمنٹ یا حکومت کے قوانین یا قواعد کی پابندی نہین کرتے اور بعض اوقات باہمی طرز معاشرت کے قاعدہ کا بھی لحاظ نہین کرتے خصوصاً بدوی فرقہ تو سوائے اپنے دل کی تابعداری کے حقیقتاً اور کسی حکومت کی اطاعت نہین کرتا۔ اگر کوئی قوم کسی شیخ یا بزرگ کو اپنا سرگروہ مقرر کرتی ہے تو اوسکی اطاعت مثل رئیس یا حکمران کے نہین کرتی۔ شیخ کی حکومت بہت ہی محدود ہے۔ شیخ کو قوم صرف یہ اختیار عطا کرتی ہے کہ وہ لڑائی مین قبیلہ کی سرداری کرے۔ اور اونکا قایمقام ہوکر بشرطیکہ کوئی موقع پیش آئے دوسری قوم سے تجارت وغیرہ کے متعلق یا دیگر امور مین گفتگو کرے یا یہ کہ جہان کہین قافلہ قیام کرے تو شیخ کا خیمہ اچھی جگہہ پر قایم کیا جاوے۔ اور اگر کوئی مہمان آئے۔ تو شیخ اوسکی ضیافت اپنی ہی صرف سے کرے۔ یا آپس کے معمولی تنازعات کو رواج کے مطابق انصافاً بلا رورعایت طے کردے اور اسطرح کے فیصلہ کی بدوی درحقیقت پوری پابندی اور پیروی کرتے ہین۔

ہر قبیلہ[51] کے مختلف گھرون مین جو آدمی ہوتے ہین۔ کسی ایک بزرگ کے تابع فرمان رہتے ہین۔ عورتین بالکل انتظام خانہ داری مین مصروف رہتی ہین اور اون سے نہایت مہربانی کے ساتھہ برتاو ہوتا ہے لیکن اونکے اطوار کی سخت نگرانی کی جاتی ہے۔ اگر بالفرض کوئی لڑکی بدچلن ہوجائے (جو بہت شاذ ہے) تو خود اوسکے ماں باپ اوسی قتل کر ڈالتے ہین۔

قانون کے لحاظ سے یہ اعراب متوطن۔ قرآن مجید اور رواج کے پابند ہین قتل کی صورت مین دیت لینا جائز ہے۔ لیکن زیادہ تر مقتول کے ورثا قصاص کو ترجیح دیتے ہین۔

کوئی قانون[52] اشخاص کو قبیلہ کے اندر رہنے پر مجبور نہین کرتا لیکن ان قبیلون کو اس وقت تک اوس چیز نے قایم رکھا ہے۔ جو سب قانون سے برتر ہے یعنی قانون ضرورت۔

---

[51] تمدن عرب ۳۲۰ - ۳۲۱ صفحہ۔ [52] تمدن عرب صفحہ ۳۲۲۔

ایک قبیلہ مین چند غلام بہی ہوتے ہین جو تلاش معاش باہر سے آئے یا دوسرے قبایل سے جن کے ساتھہ وہ نہین رہ سکتے ہین ۔ یا کسی قبیلہ کے منتشر ہوجانے یا کسی دوسرے سبب سے آکر شریک ہوگئے ہین ۔

ان غلامون سے زیادہ تر زراعت کا کام لیاجاتا ہے ۔ وہ بطور شرکار اور بالکل خاندان کے جز سمجھے جاتے ہین ۔ اور ایک دسترخوان پر کہانا کہاتے ہین ۔

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ انہین سے کوئی غلام ۔ خاندان کی لڑکی سے شادی کرلیتا ہے ۔ ایسی صورت مین اوس سے معاہدہ کرلیا جاتا ہے کہ وہ چند سال تک صرف روٹی کپڑے پر اور بلا اجرت کے کام کرے ۔

یہ معاہدہ ہمین حضرت یعقوب علیہ السلام کے اوس معاہدہ کو یاد دلاتا ہے جو اونہون نے لابان کے ساتھہ راحیل سے شادی کرتے وقت کیا تہا ۔ اس قسم کا معاہدہ یہہ بہی ثابت کرتا ہے کہ اعراب متوطن کے رواج مین زمانہ تورات سے اسوقت تک کس قدر کم فرق ہوا ہے ۔

غلام کا خاندان کی لڑکی کے ساتھہ شادی کرنا یا اپنی کفایت شعاری سے اسقدر روپیہ جمع کرلینا کہ وہ شادی کرسکے ۔ چند جانورون کا خریدنا اور ایک خاندان مین داخل ہوتا ۔ اپنے طور پر زراعت کرنے لگنا یہ سب امور اِس بات کو ثابت کرتے ہین کہ قدیم اقوام مین غلامی ایک ایسی چندروزہ حالت تہی جو اعلیٰ درجہ پر پہونچا دیتی تہی ۔

مکہ معظمہ

مکہ معظمہ اور اوسکے نام یہ شہر بسبب غایت عظمت اور بزرگی کے بیان سے مستغنی ہے ۔ قرآن حمید واحادیث نبوی سے خانہ کعبہ کی افضلیت ثابت ہے ۔

خط عرضی کے ۲۱ درجہ سے ۲۸ درجہ تک جانب شمال اور خط طول کے ۴۰ درجہ سے ۱۵ درجہ تک جانب مشرق واقع ہے ۔ اس مقام پر صرف تیمناً و تبرکاً مختصر حال اسکا بیان

کیا جاتا ہے۔

مکہ معظمہ کے بہت سے نام ہین جنمین سے چند یہ ہین۔

مکہ۔ معطشہ۔ ام الرحم۔ ام القری۔ معاد۔ بیت العتیق۔ حاطمہ۔ حرم۔ صلاح۔ بلد الامین بلند۔ عرش۔ قادیس۔ مقدسہ۔ قریۃ النمل۔ باسہ۔ نساسہ۔ عروض۔ راس۔

قرآن مجید مین اسکے نام۔ مکہ۔ ام القریٰ۔ بلد الامین۔ بلد۔ بیت العتیق۔ بیت الحرام آئے ہین۔ صوبہ حجاز کے بلاد الحرام کا دار السلطنت ہے۔ بحر احمر سے ایک دن کے فاصلہ پر ہے تنگ درہ مین آباد ہے تین جانب پہاڑ ہین۔ چوتھی طرف جس سمت مدینہ طیبہ ہے پہاڑ کم ہین کوفہ و بغداد ستائیس منزل۔ بصرہ چھبیس منزل۔ دمشق و عدن ایک مہینہ کی راہ ہین۔

دامن کوہ مین دو جانب آبادی ہے۔ بیچ مین حرم محترم ہے۔ مکانات سڑکون کے بیچ بیچ کے ساتھ دو رویہ بنے ہوئے ہین۔ سڑکین ہموار۔ شہر نہایت صاف اور ستھرا ہے۔ چونکہ مکانات ایام حج مین حجاج و زائرین کو کرایہ پر دیئے جاتے ہین اس وجہ سے ہر طرح صفائی کا خیال رہتا ہے۔

آبادی مکہ کی سوائے ایام حج کے لاکھہ نفوس کی بیان کی جاتی ہے اہل اسلام کے تمام فرقے یہان ساکن ہین۔ بجز اہل اسلام کے کسی دوسرے مذہب کا آدمی نہ یہان موجود ہے اور نہ آسکتا ہے۔ بدوی عرب دوسرے مذہب کے شبہ مین انسان کو زندہ نہین چھوڑتے سنہ ۹ ہجری سے غیر مذہب والون کے آنے کی ممانعت ہے۔

مکہ معظمہ کے محلون کے نام اور اونکے مختصر حالات

محلہ ۱ جرول۔ اس محلہ مین بیشتر ہندوستانی و بنگالی آباد ہین یہان شیخ المشائخ محمود ابن ابراہیم ادہم مشہور عارف کا مزار ہے۔ ایک وسیع عمارت سلطان المعظم نے سات لاکھہ روپیہ کے مصارف سے تعمیر کرائی ہے۔ ہنوز اسکا افتتاح نہین ہوا۔ غالباً مسافر خانہ۔ یا شفاخانہ ہوگا۔

یہان ایک چاہ کی نسبت مشہور ہے کہ روز فتح مکہ حضور سرور کائنات نے اس چاہ پر غسل فرمایا تھا۔

محلہ حارت الباب۔ اس محلہ مین ترک و یمنی عرب اکثر رہتے ہین۔ جناب حاجی امداد اللہ صاحب مرحوم جنکی شہرت و بزرگی محتاج ثبوت نہین اونکا مکان بہی اسی محلہ مین ہے۔ اور اسی محلہ کے ایک حصہ مین مکان مولانا مولوی رحمت اللہ صاحب مرحوم جن کے فضائل خارج از بیان ہین اور نیز اونکا مدرسہ موسومہ صولتیہ واقع ہے۔

محلہ شبیکہ۔ یہہ جگہہ واسطے مقابر کے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خرید فرماکر وقف فرمائی تہی۔

محلہ جبل عمر یہ محلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نام سے آباد ہے یہان چند رباطین ہین۔

محلہ سوق اللیل یہان پر مولد مبارک حضرت امیر حمزہ و حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کا ہے یہان کثرت سے رباطین ہین ایک رباط خاص مستورات کے لئے ہے جسکو ریاست بہاولپور کی جانب سے تعمیر کرایا گیا ہے۔

محلہ جیاد۔ اسمین کثرت سے بنگالی رہتے ہین۔ قلعہ کلان۔ توپ خانہ فوجی بارکین۔ فیلخانہ اسی محلہ مین ہین۔

محلہ جبل ابی قبیس۔ اسی پہاڑ پر معجزہ شق القمر کا اظہار ہوا تھا یہان ایک چہوٹی سی مسجد ہے اسکے نشیب مین ایک رباط نواب محمود علیخان مرحوم رئیس چہتاری ضلع بلندشہر کی ہے جسمین حاجی علیخان ساکن دہلی کے خاندان والے غالبًا کرایہ پر رہتے ہین۔

محلہ کوشاشیہ۔ و سوق اللیل۔ یہ دونون محلے ملے ہوئے اور بہت وسیع ہین۔ اسی مین مولد مبارک جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم و مولد مبارک حضرت علی کرم اللہ وجہ کا ہے۔ اسی محلہ مین حضرت قطب الاقطاب سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا چلہ ہے اسی محلہ مین ایک کوچہ ہے جس کا نام دارالخزران ہے جہان جناب فاروق اعظم رض ایمان لائے تھے۔ اسی محلہ مین دو مقام متبرک

ہین ایک وہ پتھر جسپر حضور سرور عالم نے کونی ٹیکی تھی - نشان اوسکا اب تک عیان ہے دوسرا مقام وہ ہے کہ باعجاز سرور کونین صلعم کوہ نے کلمہ پڑہا تھا ایک سنگ بصورت زبان نمودار ہے - اسیوجہ سے اس کوچہ کا نام زقاق الحجر (پتھر کی گلی) ہے - اسی محلہ مین دوکان حضرت صدیق اکبر کی تہی اور قریب دوکان مولد و مکان خاتون جنان حضرت فاطمہ زہرہ کا ہے جہان جناب حسنین علیہم السلام پیدا ہوئے تہے - بحکم سلطان المعظم ایک لنگرخانہ بنام سیدہ خاتون مدام جاری رہتا ہے اور دوسرا لنگرخانہ خدیو مصر کی جانب سے جاری ہے -

اسی محلہ مین شریف عبدالمطلب صاحب سابق امیر مکہ و شریف حال سیدعون الرفیق صاحب کی دولتسرائین ہین اور یہان شیبی کلیددار خانہ کعبہ کا بہی مکان ہے - جس کمرہ مین شریف صاحب حال معمولاً بیٹھتے ہین اوسکے پائین مزار حضرت عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے جو پیر ہین حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے -

اسی محلہ مین ایک جگہہ حراج یعنی نیلام اشیار کا ہمیشہ ہوا کرتا ہے -

محلہ فلک - اسمین ایک چہوٹا سا قلعہ ہے اور تاجر و مہاجرین ترکون کے مکانات ہین -

محلہ شامیان یہ بہی بڑا محلہ ہے - یہان کثرت سے رباطین ہین - مولانا مولوی محمد یعقوب صاحب نواسہ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی و حاجی فیض احمد خان رئیس دتاولی ضلع علیگڈہ کے رباط ہین -

جبل ہندی اسکے جملہ ساکنین ہندوستانی ہین یہان چند رباطین ہین جنمین اکثر نواب محمود علیخان رئیس چھتاری کی بنائی ہوئی ہین - اسی محلہ مین ایک ترکی فوجی شفاخانہ ہے -

معابدہ - آبادی سوق اللیل کے متصل ہے - جسمین بیشتر وہ بدوی آباد ہین جنہون نے مکہ کی مستقل سکونت اختیار کرلی ہے - باقی کچھہ عرب رہتے ہین اور نیز امیر مکہ کے مکانات ہین جسمین شریف عبدالمطلب کا ایک عالیشان ایوان معہ چمن پُر فضا کے سرراہ واقع ہے جس کے پائین ہوکر عرفات کو جاتے ہین -

محلہ حجون جسے عوام حجول کہتے ہین - یہان بھی کثرت سے عرب آباد ہین - اور اسمین جنت المعلیٰ
ہے جنت المعلیٰ کر درمیان ہو کر محلہ حجول کو راستہ گیا ہے اس راستہ پر ایک سبز و شاداب باغ شریف صاحب حال
کا واقع ہے - جنت المعلیٰ کو گورغریبان بھی کہہ سکتے ہین - یہان بڑے بڑے جلیل القدر بزرگون کے
مزارات ہین - حضرت آمنہ والدہ ماجدہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحضرت خدیجۃ الکبریٰ
رضی اللہ عنہا - زوجہ مطہرہ پیغمبر خداؐ مدفون ہین - اور اسی مین ایک محدود دروازہ لگا ہوا مکان ہے
جسمین حضرت ابو طالب پدر بزرگوار جناب علی کرم اللہ وجہہ وحضرت عبد المطلب جد رسالت مآبؐ
کے مقابر ہین - اور بھی بہت سے بزرگانِ دین کے مزارات ہین جیسے کہ حضرت عبد الرحمٰن بن حضرت
ابو بکر صدیقؓ - وزمانہ حال کے بزرگ مولوی رحمت اللہ صاحب رحمہ اللہ و حاجی امداد اللہ صاحب
وغیرہم -

باقی اور جو متفرق آبادیان ہین - انکو انہین محلہ جات کے حصے سمجھنا چاہئین -

مکہ کے بازارون کے نام

۱ - سوق الکبیر جو باب الصفا سے مروہ تک ہے -

۲ - بازار سویقہ - مروہ سے باب الزیادہ تک سویقہ کہلاتا ہے ان دونون بازارون مین اکثر
بڑے بڑے تاجر بزاز وغیرہ ہین اسی بازار سویقہ مین حاجی علیخان دہلوی و دیگر تجار ہند کی
دوکانین ہین -

۳ - سوق الصغیر - باب ابراہیم کے سامنے ہے -

باقی چھوٹے چھوٹے بہت بازار ہین جنمین مختلف اشیاء کے دوکاندار بیٹھتے ہین حرم شریف
کے گرداگرد ایسے مکانات سامان تجارتی کے ہین جن کو تاجرون کی کوٹھیان کہہ سکتے ہین - انکے
سوا لونڈی غلامون کا جدا بازار ہے جو باب دریبہ سے باہر نکلکر ملتا ہے -

قہوے خانے

تفریح کے مقامات یا کلب جو کچھ کہئیے یہان کے قہوے خانے ہین جہان عمدہ
طاہر و طیب کھانے کی چیزین ملتی ہین شام کو عام شرفاء مکہ و اطراف وجوانب کے یہان جمع ہوتے
ہین بہت سترا و صاف مجمع ہوتا ہے -

حرم محترم و خانہ کعبہ معظم

وسط شہر مین ایک وسیع مسجد واقع ہے جس کے ہر چہار جانب دالان در دالان پانچ پانچ درجے کے یکے بعد دیگرے بلند گنبد نما بنے ہوے ہین۔ یہہ گنبد بلند ستونون پر جو ایک ڈال سنگ مرمر و دیگر عمدہ پتھر کے طولاً تخمینی پانچ پانچ گز ہونگے اون پر قایم ہین۔

ہر درجہ تخمیناً پانچ گز عریض ہے۔ اور تقریباً ہر در مسجد کا فاصلہ بھی اسیقدر ہے۔

اس مسجد کے پچھلے دو درجون مین قریب قریب مکانات خوش قطع بنے ہوے ہین یہ بھی داخل حرم ہین دولتمند حجاج کرایہ کثیر دیکر ان مین مقیم ہوتے ہین۔ کرایہ سالانہ ہوتا ہے اور کبھی کبھی تھوڑے عرصے کے لئے بھی معاملہ ہوجاتا ہے۔

اسی مسجد کا نام حرم شریف ہے۔

دروازے حرم — حرم محترم کے ہر چہار جانب دروازے ہین۔ جانب غرب باب الوداع ۔ باب الابراہیم۔ باب العمرہ۔

جانب شرق۔ باب السلام۔ باب النبی۔ باب العباس۔ باب العلی۔

جانب جنوب۔ باب ام ہانی۔ باب الحکم۔ باب الشریف یعنی باب الجہاد۔ باب العقد۔ باب الصفا۔ باب النخلہ۔ باب الرب۔

جانب شمال۔ باب العتیق۔ باب المدرسہ یا باب زنانیہ۔ باب القبطی۔ باب الزیادہ۔ باب البطی۔ باب القاضی یعنی باب المحکمہ۔ باب دریبہ و مدرسہ سلیمانی۔ واقع ہین۔

کچھہ دروازے اور بھی ہین مگر زیادہ مشہور یہی ہین۔

خانۂ خدا — صحن حرم معظم مین ایک مستطیل مکان بعمارت سنگ بنا ہوا ہے تخمینی چوڑا نو گز اور طولاً بارہ گز ہوگا اسی کو کعبہ اور بیت اللہ کہتے ہین۔ اسکی کرسی قد آدم اور چھت نہایت بلند ہے اندر تمام سنگ مرمر کا فرش ہے اور اندرونی دیوارون مین بھی چارجانب سنگ مرمر ہے۔ اوپر

آیات قرآنی بخط جلی خوش قلم کندہ ہین ۔ وسط مین سطیر او منقش تین ستون صندل استادہ ہین اون ستونون مین طلائی عود سوز و بخور دان وغیرہ آویزان ہین ۔ اندر سو نمازیون کی بقدر وسعت

درکعبہ ۔ جانب شرق محاذی مصلے شافعی کے دروازہ ہے دروازے کے کواڑون پر سونے کے پتر جڑے ہوئے ہین اور زری کا پردہ مغرق لٹکتا ہے ۔ سال مین کئی بار باوقات مقررہ کھولا جاتا ہے اور باجازت شریف مکہ و شیبی کلید بردار کے معمول کے علاوہ بھی کھل سکتا ہے ۔

حجر اسود گوشہ جنوب و مشرق قریب در بیت اللہ ایک پتھر سیاہ تخمیناً چھ انچہ مربع ایک چاندی کے حلقہ کے ساتھ گوشہ دیوار مین نصب ہے یہی حجر اسود ہے وقت طواف اسکو بوسہ دیتے ہین ۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکی تکریم کی بابت خاص ارشاد فرمایا ہے ۔ معشوق حقیقی کے درکا پتھر ہے جسقدر اوسکی تعظیم کیجاے تھوڑی ہے ؎

سنگ اسود کی بڑی دہوم سنی تھی ہمنے	جا کے دیکھا تو وہ سنگ در جانان نکلا

بجز حجر اسود کے دنیا مین کوئی شے اتنے زمانہ دراز سے متبرک نہین چلی آئی ہے جیسا کہ یہ پتھر کیونکہ حضرت رسالت مآب صلعم کے قبل کئی ہزار سال سے اسکی تعظیم ہو رہی ہے ۔

میزاب رحمت چھت کی جانب شمال مصلے حنفی کے محاذی پرنالہ طلائی لگا ہوا ہے جسکو میزاب رحمت کہتے ہین اوسپر آیات قرآنی منقش ہین ۔

حطیم میزاب رحمت کے نیچے خانہ کعبہ کے شمالی جانب نصف دائرہ کی صورت کا ایک قطعہ ہے جسکا فرش سنگ مرمر و سنگ سیاہ کا ہے ۔ اسکو حطیم کہتے ہین ۔ پہلے حطیم کا نام حجر تھا بکسر حا و سکون جیم و را ہے ۔ حجر کے معنی پہلو کے ہین یہ کعبہ کے پہلو مین ہے اسکے حد رکن عراقی سے رکن شامی تک ہے اور انہین حدود مین راستہ بھی ہے ۔

حضرت اسمٰعیل اور اون کی والدہ ہاجرہ علیہ السلام کی قبرین اسی مین میزاب رحمت کے نیچے ہین ۔

حفرہ یعنی گڑہا ۔ یہ گڑہا ایک چھوٹا سا حوض خانہ کعبہ کی دیوار شرقی سے ملا ہوا آستانہ کعبہ کے پاس ہے اسکو مقام جبرئیل کہتے ہین ۔

مطاف خانہ کعبہ کے گرداگرد دائرہ کی شکل مین سنگ صوان و سنگ مرمر کا فرش ہے جس کو مطاف کہتے ہین ملا علی قاری نے شرح منسک متوسط مین لکہا ہے کہ مطاف سے مراد وہ جگہہ ہے جو طواف کے لئے مقرر ہے زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مین مسجد حرام اسی قدر تہی اور مولانا قطب الدین مکی نے تاریخ مکہ مین لکہا ہے کہ مطاف مطلق اسقدر ہے جس مین اسوقت سنگ صوان کے ٹکڑون کو تراش کے فرش کیا ہے ۔ مطاف کا دائرہ سلطان سلیم خان بن سلطان سلیمان خان کے حکم سے سنہ ۹۶۱ ہجری مین بنا تہا یہ مدور ہے لیکن سب جانب سے دور برابر نہین ہے ۔

مطاف کے گرداگرد حلقہ کئے ہوئے اڑتیس ۳۸ ستون ہین جو دہات کے معلوم ہوتے ہین ہر ایک ستون مین سات بلوری ہانڈیان آویزان ہین ۔

مقام ابراہیمؑ حد مطاف سے ملا ہوا جانب مشرق مقام ابراہیم ہے بعد طواف اسی جگہہ نماز دوگانہ ادا کیجاتی ہے مقام ابراہیم مین وہ پتہر موجود ہے جسپر کہڑے ہوکر حضرت ابراہیمؑ تعمیر کعبہ فرماتے تہے اوسپر قدم کا نشان ہے نشان کے گرد چاندی کے پتر لگے ہوئے ہین اس جگہہ کے چارون جانب کو گہیرے ہوئے ایک صندوق زمین مین گڑا ہے اوسپر اطلس سیاہ زردوزی کا غلاف پڑا ہے اوسپر ایک چہوٹا سا گنبد چار ستونون پر کہڑا ہے اندر سے نہایت آراستہ و منقش ہے گنبد بند رہتا ہے پیچہے گنبد کے ایک مکان پتہر کے ستونون پر قائم ہے جس کا نام ایوان حلقہ ہے مقام ابراہیم ایکبار بغرض تعمیر کہولا گیا تہا اوسوقت جناب مولانا مولوی محمد رحمت اللہ مرحوم و شریف عبد اللہ و شیخ عبد الرحمن سراج مفتی مکہ نے بچشم خود زیارت نشان قدم مبارک کی تہی وہ نشان معمولی میانہ قد کے پاؤن کا ہے یہ بیان بروایت مولانا مرحوم مجہہ تک پہونچا ہے

منبر مقام ابراہیم کے متصل رکن عراقی کے مقابل سنگ مرمر کا منبر تیرہ زینہ کا نہایت خوشنما بنا ہوا ہے اوسپر ایک گاجر کی شکل کا طلائی گنبد ہے جمعہ کا خطبہ اسی پر پڑہا جاتا ہے یہ سلاطین عثمانیہ مین سے کسی کے عہد کا ہے ۔

سنہ ۴۴ ہجری مین ایک چھوٹا منبر تین زینہ کا آیا اور خانہ کعبہ کے مقابل رکھا گیا۔ جسپر امیر معاویہؓ نے خطبہ پڑہا۔ اس سے پہلے خلفاے راشدین حطیم مین کہڑے ہوکر خطبہ پڑہا کرتے تھے اسکے بعد ہارون رشید اعظم کے عامل مصر موسیٰ بن عیسیٰ نے مکہ مین ایک منبر منقش نو زینہ کا بہیجا یہہ منبر مسجد مین رکہا گیا پہلے منبر کو عرفات مین بہیجدیا واثق باللہ عباسی نے تین منبر بنواے ایک مکہ کے لئے دوسرا منیٰ کے لئے اور تیسرا عرفات کے لئے اور اوسنے حج کیا اور خطبہ اوسی منبر پر پڑہا۔

مُصلّے چارون سمتون مین مطاف سے باہر چار مصلے ہین۔ حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی۔ حنفی مصلیٰ دومنزلہ جانب شمال حطیم کی محاذی۔ دوسرا مصلیٰ شافعی جانب شرق متصل مقام ابراہیم۔ تیسرا مصلیٰ حنبلی حجر اسود کے مقابل جانب جنوب۔ چھوتہا مصلیٰ مالکی جانب غرب ہے۔

صبح کی نماز اول امام شافعی پہر مالکی پہر حنبلی سب کے آخر مین امام حنفی پڑہاتا ہے۔ ظہر عصر مغرب۔ عشا۔ اول امام حنفی بعدہ شافعی پہر مالکی اور سب کے آخر مین امام حنبلی پڑہاتا ہے

غلاف کعبہ تمام عمارت کعبہ پر چہت سے تا حد زمین غلاف ابریشم سیاہ جسپر کلمہ طیبہ بافتہ ہوتا ہے ہر وقت پڑا رہتا ہے۔ جدا جدا حصہ جن مین پورا کلمہ طیبہ بافتہ ہوتا ہے علیحدہ معلوم ہوتے ہین اور سنہری عبارت مین بخط نسخ آیات قرآنی و سلطانِ وقت کا نام بافتہ ہوتا ہے یہ غلاف ہرسال مصری قافلہ کے ساتھ مصر سے آتا ہے۔

۲۰ ذی الحجہ یا کبہی اوس سے قبل خانہ خدا پر ڈالا جاتا ہے۔

سب سے پہلے غلاف خانہ کعبہ کو اسعد تبع حمیری بادشاہِ یمن نے ہزار برس ہجرت سے پیشتر یمنی چادر کا پہنایا۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یمنی چادرون کا غلاف پہنایا حضرت عمر فاروق و حضرت عثمان غنی نے مصری کپڑون کا پہر معاویہ بن ابوسفیان نے دیبا اور مصری کپڑون کا پہر یمنی چادر کو چڑہایا۔

خلیفہ مامون رشید عباسی کی خلافت مین سال مین تین بار غلاف پڑتا تھا ایک آٹھوین ذیحجہ کو سرخ دیبا کا دوسرا یکم رجب کو مصری کپڑون کا پھر تیسری بار عید الفطر کو سفید دیبا کا۔ کلید برداران خانہ کعبہ نے مہدی عباسی کو اطلاع دی کہ کعبہ پر غلافون کی تہین اتنی چڑھ گئی ہین کہ اونکے بوجہہ سے دیوارون کے گرنے کا خوف ہے مہدی نے حکم دیا کہ سب غلاف علحدہ کئے جاوین۔ چنانچہ اسکی تعمیل ہوئی۔ خانہ کعبہ کی دیوارین اندر باہر سے مشک و عنبر خوشبو سے مرکب سے لیپی گیئن اور خوشبو کے شیشے دیوارون پر چھڑکے گئے پھر تین غلاف ایک مصری دوسرا حریر۔ تیسرا دیبا کا کعبہ پر ڈہانکے گئے بعد ضعف خلافت خاندان عباسیہ کعبہ کا لباس کبھی مصر سے اور کبھی یمن سے آتا تھا یہانتک کہ قریہ بیوس خرید فرما کر سلطان مصر نے غلاف کعبہ کے لئے وقف کر دیا۔

جب ممالک عرب کی حکومت آل عثمان کے قبضہ مین آئی تو غلاف کی تیاری رواج قدیم کے بموجب جاری رہی سلطان سلیمان خان نے حکم دیا کہ کعبہ پر ہمیشہ غلاف سیاہ رہے اور سال مین ایکبار ڈالا جاوے۔ چونکہ بیوس کی آمدنی غلاف کے لئے کافی نہ تھی اس لئے اوسنے حکم دیا کہ خزانۂ مصر سے اوسکو پورا کیا جائے۔ پھر اوسنے دوسرا گانون غلاف کعبہ کیلئے دائمی وقف کر دیا۔

غلاف سالگذشتہ حق شیبی کلید بردار خانہ کعبہ ہوتا ہے شیبی سے اہل مکہ لے لیتے ہین۔ اون سے حجاج تبرکاً خریدتے ہین۔ ایک ٹکڑہ جسپر پورا کلمہ طیبہ بافتہ ہوتا ہے ایک مجیدی سے تین مجیدی یعنی ڈہائی روپیہ سے ساڑھے سات روپیہ تک آتا ہے۔ مطوف کے ذریعہ خریدنے مین گران اور بوسیدہ ملتا ہے۔

قبۃ الفراشین چاہِ زمزم کے پیچھے متصل مقام ابراہیم ایک گنبد ہے جسکو قبہ الفراشین کہتے ہین۔ اسمین شمع و شمعدان قرآن مجید اور حرم شریف کی ضرورت کی چیزین فرش وغیرہ کی قسم سے رکھی جاتی ہین۔

زنانہ عبادت خانہ | صحن حرم مین جانب مشرق کسی قدر مائل بجنوب ایک عبادت خانہ جسمین جنگلہ لگا ہے مستورات کے لئے محدود ہے۔

صحن حرم | کل صحن حرم مین سنگریزے بچھے ہین۔ تقریباً ڈیڑہ گز عریض پڑی پتھر کی آمدورفت کے کئی جانب سے بنی ہوئی ہے۔

قبے | تمام حرم شریف مین ایکسو باون قبے ہین جنکی شکل کڑاہی کی سی ہے۔

ستون | مسجد حرم کے اندر چارون جانب چہ سو چوراسی ستون ہین۔ ہر طرف ستونون کی تین قطارین ہین کسی جانب پوری اور کسی جانب کم وبیش۔ مثلاً کوہ صفا کی طرف تین قطار سے کچھ کم ہین۔ باب ابراہیم وباب زیادہ کی طرف تین قطار سے پچاس ستون زیادہ ہین۔ ان مین سنگ مرمر کے ستون دوسو پچانوے۔ سنگ صوان کی سولہ اور سنگ شمس کے ایکسو چالیس ستون ہین۔

باب المحکمہ کے سامنے ایک ستون سرخ ہے مشہور ہے کہ حضرت سید عبد القادر جیلانی کی کھڑے ہونے کی جگہہ ہے۔

منارے | مسجد کے گرد سات منارے بہت بلند اذان کے لئے چارون کونون پر اور تین درمیان مین بنے ہوئے ہین۔

اوّل۔ باب العمرہ کا منارہ اسکی بلندی سرسٹھہ گز ہے ابو جعفر عباس نے اسکو تعمیر کرایا اوسکی بعد اورون نے درست کرایا۔

دوسرا منارہ باب السلام پر ہے اسکی بلندی پنیسٹھہ گز ہے اسکو ازسرنو ۹۲۱ھ ہجری مین سلطان سلیم خان نے تعمیر کرایا۔

تیسرا منارہ باب علی پر ہے اسکی بلندی چون گز ہے اسکو سلطان سلیمان خان نے دوبارہ سنگ شمسی سے بنوایا۔

چوتھا منارہ باب الوداع پر پچاس گز بلند ہے ۸۰۱ھ ہجری شعبان والی موصل نے دوبارہ

تعمیر کرایا تھا۔

پانچوان منارہ باب الزیادہ پر سٹھہ گز اونچا ہے اسکو شاید معتضد باللہ عباسی نے بنوایا تھا۔

چھٹا منارہ مسعیٰ کی جانب اسی گز بلند ہے جو سلطان قایتبای کا بنایا ہوا ہے۔

ساتوان منارہ سلطان سلیمان خان کا بنوایا ہوا۔ باب السلام و باب الزیادہ کے درمیان ہے جسکی بلندی بہتر گز ہے جو سنگ شمسی کی طلا کار جالیون سے بنا ہے۔

ہانڈیان و سامان روشنی مسجد کے دروازون مین بلوری ہانڈیان آویزان ہین جو تقریباً دو ہزار ہونگی یہ ہانڈیان رمضان المبارک سے محرم الحرام تک ہر شب کو روشن ہوتی ہین۔ روغن زیتون جلتا ہے روشنی اور صفائی کے اہتمام پر بکثرت خدام مامور ہین جنمین بیشتر خواجہ سرا ہین۔

مطاف اور حجرون کی اندرونی ہانڈیان دوازدہ ماہ روشن ہوتی ہین۔

امام حرم قریب ستر یا اسی کے امام مقرر ہین اوقاف عثمانی سے وظیفہ پاتے ہین نقد کے علاوہ غلہ بھی اوقاف سلطنت سے ملتا ہے۔

نمازیون کی تعداد ایک جماعت مین موقع حج پر قریب قریب ہر وقت کی ایک ایک جماعت مین پچاس ہزار سے زاید اور کبھی کبھی ایک لاکھ نمازی ہوجاتے ہین۔ کیا عمدہ طریقہ اسلام مین جماعت کی نماز کا ہے۔ نمازیون کی کثرت عجیب اثر ڈالنے والی دل پر ہوتی ہے خصوصاً بیت اللہ مین مختلف الممالک۔ مختلف الدیار۔ مختلف الاشکال۔ مختلف الالوان۔ مختلف اللسان۔ ہندی ترکی۔ عجمی۔ بخاری۔ کابلی۔ چینی۔ جاوی۔ داغستانی۔ مغربی۔ بدخشانی۔ کردی۔ شامی۔ روسی۔ عربی وغیرہ۔ تمام دنیا کے اہل اسلام فرقے ایک ہی حالت اور ایک ہی لباس مین بہ لسان واحد وحدہ لاشریک کو پکارتے ہین۔ تو دلی مسرت کا جوش ہزار چند ترقی کرجاتا ہی

معجزات خانہ کعبہ حرم محترم یون تو سراسر مظہر معجزات ہے مگر چند امر بھی ایسے ہین جنہین دیکھکر انسان کا ایمان تازہ ہوجاتا ہے۔

اول یہہ کہ حرم محترم مین ہزارہا کبوتر ہین الا نماز کے وقت اوڑ کر باہر چلے جاتے ہین۔

دوئم یہ کہ صحن اور کعبہ معظم کی چہت پر کوئی کبوتر بیٹ نہین کرتا۔

سوئم یہہ کہ کبوتر اور پرند خانہ کعبہ کے اوپر سے نہین گزرتا۔ ادہر ادوہر ہوکر چلے جاتے ہین۔ چنانچہ بیضاوی وغیرہ مین ہے کہ پرند اوڑنے کے وقت خانہ کعبہ کے مقابل سے ہمیشہ یکسو ہوجاتے ہین۔

چہارم یہ کہ کیسی ہی شدید گرمی پڑے لیکن طواف کی جگہہ بہت گرم نہین ہوتی۔

دار الحکومت باب امہانی کے سامنے دار الحکومت ہے یہان والی مکہ اور کمانڈر فوجی اجلاس فرماتے ہین اور نیز تمام محکمہ جات خزانہ و پولیس وغیرہ ہین۔

دار القضار باب قاضی پر عدالت قضا ہے۔ شرعی مقدمات مثل توریث و طلاق۔ و تفریق۔ مہر وشفع و بیع وغیرہ ہین۔ اسٹامپ یعنی کورٹ فیس کچہہ نہین دینا پڑتا۔

البتہ تجارتی وسودی[٥١] مقدمات مین فی سیکڑا ۱ اسٹامپ یعنی کورٹ فیس لگانا ہوتا ہے فوجداری استغاثہ مین صرف ۲ ر کا کورٹ فیس مقرر ہے محکمہ قاضی کا اپیل بحضور شیخ الاسلام (قاضی القضاۃ) قسطنطنیہ و درمرافعہ دیوانی کا اپیل محکمہ تمیز (ہائی کورٹ) قسطنطنیہ مین پیش ہوتا ہے۔

جو مقدمہ اپیل سے ناقص ہوکر واپس آتا ہے اوسمین پہر فریقین از سر نو پیروی کرتے ہین معمولی شکایتون کو بلا تحریری استغاثہ کے محافظان رعایا مثل پولس وغیرہ کے بطور خود تصفیہ و طی کردیتے ہین وہان جہوٹی شہادت میسر نہین آتی لہذا تنازعات بہی طول نہین پکڑتے

بیر زمزم در کعبہ سے مشرق کی جانب متصل مقام ابراہیم و مصلی شافعی کے۔ چاہ زمزم واقع ہے قبیلہ جرہم کے ایک رئیس عمرو ابن حارث نے جبکہ اوسکو اولاد حضرت اسمعیلؑ نے بری حرکات

٥١ جو تجار جدہ وغیرہ مین دوسری قومون سے معاملہ رکہتی ہین۔ اون مین تجارتی اصول کی رو سے سود بہی غالباً رائج ہوگا۔

کے باعث کعبہ سے نکالا۔ اسکو بند کر کے زمین کو ہموار کر دیا ہتا۔ حضرت عبد المطلب جد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین اس کا نشان معلوم ہوا اور اونہون نے اسکو پہر کہو دا فضائل آب زمزم کے بیشمار ہین۔ مسلم مین ہے کہ زمزم کا پانی غذا کی غذا اور بیمارون کی شفا[۱] ہے۔

بخاری مین ہے۔ ابوذر رضہ کہتے ہین کہ مجہکو تین[۳] شبانہ روز بجز آب زمزم کے کوئی غذا نہ ملی مین صرف زمزم پیکر بسر کرتا ہتا مجکو بہوک کی کوئی سستی نہ معلوم ہوئی بلکہ فربہ ہو گیا۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ زمزم کا پانی اوس غرض کے لیئے ہے جس غرض کے لیئے پیا جاے اس سے اشتہا و تشنگی سب دور ہوتی ہے۔

یہ وہ پانی ہے کہ جبریئل علیہ السلام کے بازو مارنے سے حضرت اسمعیل علیہ سلام کے سیراب کرنیکو نمودار ہوا ہتا۔ روایت کیا اسکو دار قطنی نے۔

اس کا قصہ اسطرح ہے کہ جب اللہ جلشانہٗ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نمرود کی آگ سے بچایا تو آپ اپنے چچا کی بیٹی حضرت سارہ سے نکاح کر کے بغرض ہجرت نکلے اور مصر مین پہونچے۔ حضرت سارہ نہایت حسین تہین۔ مصر کا بادشاہ فرعون باغواے شیطانی حضرت سارہ کا حسن و جمال سنکر فریفتہ ہوا اور اونکو طلب کیا۔ اونکو دیکہکر اس درجہ بیخود ہوا کہ اپنے کو قابو مین نرکہہ سکا جس وقت گستاخانہ اونکی جانب ہاتہہ بڑہایا تو اوسکا ہاتہہ فوراً خشک ہو گیا۔

اس واقعہ سے وہ اپنے ارادہ پر پشیمان اور سخت خائف ہو کر التجا کرنے لگا کہ تو اپنے رب سے دعا کر کہ میرا ہاتہہ میرے قابو مین ہو جاے مین تجہے ہرگز ایذا نہ دونگا۔

حضرت سارہ نے دعا کی کہ اے خدا اگر یہ شخص سچا ہے تو اس آفت سے اسکو نجات دے اوسکا

---

[۱] یہ امر کوئی خلاف عقل نہین ہے۔ حکیم مطلق نے بہت سے چشمے دنیا مین ایسے پیدا کیے ہین جنکے پانی مین عجیب و غریب خواص ہین محقق قومون نے جنہین دریافت کیا ہے اور جنکا پانی اب دوا ئرا استعمال کیا جاتا ہے پس زمزم کی خوبیان اس قیاس سے چندان محتاج ثبوت نہین باقی رہتین اور پہر جس حالت مین کہ کرورون مسلمانون کی شہادت بہی اوسکی بابت موجود ہو۔

ہاتھہ پھر اصلی حالت پر ہوگیا۔ تب فرعون نے حضرت سارہ کو باحترام رخصت کیا اور اونکی خدمت کے لئے بی بی ہاجرہ کو دیا وہ ہاجرہ کو لے کر خدمت مین حضرت ابراہیمؑ کے حاضر آئین اور اپنا سارا قصہ کہہ سنایا اور ہاجرہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نذر کیا اور کہا کہ خدا انکو ان سے فرزند عنایت فرمائے۔ بی بی سارہ بانجہ تہین۔

حضرت ہاجرہ سے حضرت اسمعیل علیہ السلام پیدا ہوئے۔ حضرت ابراہیمؑ نے سرحد فلسطین مین قیام کیا یہان بحکم اللہ تعالیٰ فرشتون نے حضرت اسحاقؑ کی خلیل اللہ کو بشارت دی اور نوے برس کی عمر مین حضرت سارہ سے جبکہ حضرت ابراہیمؑ کی عمر ایکسو بیس برس کی تہی حضرت اسحاقؑ پیدا ہوئے حضرت اسمعیلؑ و حضرت اسحاق علیہما السلام ایکروز بچون کے دستور کے موافق باہم لڑ پڑے اور یہ لڑائی حضرت ہاجرہ و حضرت ابراہیمؑ کی مفارقت کا باعث ہوئی۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجرہ کو معہ حضرت اسمعیلؑ کے حضرت سارہؓ کی نارضامندی کے باعث مکہ مین لاکر چھوڑ گئے اوس زمانہ مین یہان خاردار درخت اور جہاڑیان تہین۔ خانہ کعبہ کی جگہہ ایک سرخ ٹیلہ تہا۔ حضرت ہاجرہؑ کے پاس ایک مشکیزہ پانی کا تہا جب وہ ختم ہوا اور حضرت اسمعیل کو پیاس معلوم ہوئی وہان کوئی آدمی نہ تہا۔ حضرت ہاجرہ پانی کی تلاش مین پہلے کوہ صفا پر چڑہین وہان کوئی آدمی نہ ملا پھر صفا سے اوترین مگر اونکی نظر اپنے بچے پر تہی یہانتک کہ صفا و مروہ کے نشیب مین پہونچین تو اسمعیلؑ اون کی نظر سے اوجہل ہوگئے تو وہ جھپٹین یہانتک کہ دوسری جانب اونچائی پر چڑہکر حضرت اسمعیلؑ کو دیکہہ لیا پھر چلکر مروہ پر چڑہین وہان بھی کسی کو نہ دیکہا۔ اسی طرح سات بار آمد و رفت کی جب کسی کو نہ پایا تو اپنے بچے کے پاس واپس آئین۔ اسی اثنا مین حضرت جبرئیل علیہ سلام اوترے اور زمزم کی جگہہ پر اپنا بازو مارا وہان سے پانی بہہ نکلا حضرت ہاجرہؑ نے جلدی سے اوس پانی کو بہنے سے روک دیا تاکہ تلف نہو جاوے۔ کہتے ہین کہ اگر حضرت ہاجرہ مینڈہ باندہکر اوس پانی کو نہ روک دیتین تو وہ چشمہ برابر جاری رہتا۔

غرضکہ حضرت ہاجرہؑ نے وہ پانی اپنے بچے کو پلایا اور خود پیا۔ حضرت جبرئیل نے اونکی دلجمعی کی کہ

تم ہلاکی سے نہ ڈرنا یہان خانہ خدا ہے جسکو یہ لڑکا اور اسکا باپ تعمیر کرینگے۔

جیاہ زمزم پر ہر وقت زمزمی موجود رہتی ہین پانی پلاتے ہین اوگ زمزم سے جا کر نہاتے ہین دو آنے دیدیجیے وہ ڈول نہانیکو دیدیگے۔ لکھو کہا آدمی پانی پیتے ہین اور زمزمی پانی کی بہر کر اپنے ملکون کو لیجاتے ہین۔ خدا کی شان ہے کہ پانی کم نہین ہوتا۔

حضرت ابراہیمؑ کے آگ مین ڈالے جانیکا قصہ

جب عراقیون[۵۱] نے جنکا بادشاہ اوسوقت نمرود تھا حضرت ابراہیمؑ کو آگ مین ڈالنے کا مشورہ کیا تو آتشخانہ اسدرجہ مشتعل کیا گیا جس کے قریب جانا فرط حرارت سے دشوار تھا۔ اسلیے صلاح ہوئی کہ بلند مکان بناؤ اور منجنیق مین بٹھا کر اونکو آگ مین ڈالو۔

حضرت[۵۲] ابراہیم کا آگ مین ڈالا جانا توریت سے ثابت ہے۔

پیدایش باب ۱۱۔ آیت ۲۸ مین لکھا ہے۔ مرگیا ہاران اپنے باپ تیرح کے روبرو اپنی وطن مین اور عراقیون کی آگ مین۔

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ سے نکل آئے تو لوگون نے ہاران سے پوچھا کہ تو کس کے ذیل مین ہے ہاران نے کہا کہ مین پیروانِ حضرت ابراہیمؑ سے ہون۔ لوگون نے اوسے آگ مین ڈالدیا وہ جلگیا۔

حضرت ابراہیم پہلے آتشکدہ مین ڈالے گئے وہ نکل آئے اوسکے بعد اون کے بہائی ہاران ڈالے گئے مگر وہ جل گئے لیا تیرح نے ابراہیم اپنے بیٹے اور لوط اپنے پوتے کو اور سارا اپنی بہو زوجہ حضرت ابراہیم کو اور نکل بہاگے عراقیون کی آگ کے سبب (اور اونکے ساتھ دشمن عراقیان تھا یعنی حضرت ابراہیم نجومیون نے خبر دی تہی اوس سے سلطنت و مذہب اہل عراق پر زوال آئیگا)

---

۵۱ ماخوذ تہذیب الاخلاق مورخہ یکم شعبان ۱۳۱۴ھ از مولانا مولوی عنایت رسول چڑیاکوٹی ضلع اعظمگڈھ جو زبان سریانی کے بہی عالم متبحر ہین۔ ۵۲ بنی سلیمان یوحی نے تفسیر کی ہے۔

اور حران مین قیام کیا۔

اوسوقت تک کل کنبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ایمان لاچکا تھا اور بت پرستی سے نفور ہوگئے تھے۔

تیرح معہ اپنے کنبے کے بابل سے نکلے اونکے ساتھہ روشنی بابل یعنی روحانیت زہرہ تھی بحکم ربانی زہرہ اونکی محافظ ونگہبان تھی۔

جو لوگ حضرت ابراہیمؑ کے آگ مین ڈالے جانے کے منکر ہین وہ سمجھتے ہین کہ نار کا خاصہ جلادینا ہے جب مادہ قابل اوسمین پڑے گا تو بالضرور جل جاے گا۔ ان لوگون کو معجزہ سے انکار ہے سبب اسکا بجز تساہل نظر کے اور کیا کہا جاے۔

ہم سیکڑون چیزون کو دیکھتے ہین کہ نار اون کی جلانے سے عاجز ہے وہ اجسام جس کے اجزا رشدید الالتیام ہین اونکے تفریق اجزا سے کہ وہی احتراق ہے نار قاصر ہوجاتی ہے۔ پس اگر حضرت ابراہیمؑ کے جسم کے اجزا بارادہ باری تعالیٰ یا کسی وجہ سے شدید الالتیام ہوگئے ہون تو یہ امر محال نہین۔ ہم لوگون کا اصول ہے کہ جو چیز محال نہین اور بہ لسان وحی معلوم ہو تو ضرور اوسے تسلیم کرین گے۔ حالانکہ محالات عادیہ کی بمقابلہ قدرت آلہی کوئی وقعت نہین۔

یہ لوگ جس چیز کو رات دن دیکھتے ہین اوسکے خلاف کو محال جانتے ہین گو وہ نفس الامر مین ممکن ہو لہذا اونکا استہزا و مقالات مکابرہ لایق التفات نہین۔

زبور نحمیا باب ۹۔ آیت ۷ مجلس استہزا مین لکھا ہے تو وہ موجود لایق پرستش ہے جس نے منتخب کیا ابراہیم علیہ السلام کو اور اوسے عراقیون کی آگ سے نکالا اور اوسکا نام ابراہیمؑ رکھا۔

اب قرآن مجید سے ثبوت دیا جاتا ہی

واضح ہو کہ ارباب اشراق کے نزدیک جملہ انواع کے ساتھہ ایک مبدء ذیشعور متعلق ہوتا ہے جسے رب النوع کہتے ہین اوسی سے افعال وخواص ہر نوع پر فائض ہوتے ہین۔ صورت نوعیہ

کو انگریزی مین نیچر کہتے ہین۔

مثلاً آگ مین حرارت اوسکی رب النوع سے فائض ہوتی ہے اگر حرارت وہ نہ پیدا کرے تو اوس مین گرمی نہ ہوگی۔ چونکہ وہ مبدء ذی شعور ہے۔ اس لئے خدا نے اوسکی طرف خطاب کرکے فرمایا یانار کونی بردا وسلاما علی ابراھیم۔ اے آگ حضرت ابراہیمؑ کے لئے ٹھنڈی و بے گزند ہوجا۔

اہل فارس نار کے رب النوع کو اردی بہشت کہتے ہین۔ عراقیون نے جو حضرت ابراہیمؑ کو آگ مین ڈالا تو اوس سے خوشنودی اردی بہشت ہی مقصود تھی۔ خدا نے اپنی عظمت و جبروت کو دکھلایا تھا کہ سب اوسکے اختیار مین ہے۔

جب آگ نے حضرت ابراہیمؑ کو نہ جلایا تو معلوم ہوا کہ قدرت باری تعالیٰ غالب ہے دیگر موثرات پر ارضی ہون یا سماوی اونکی تاثیرات تابع مشیت ذات واجب الوجود ہے۔

حوادث اکثریہ کو دائمی سمجھنا قصور نظر ہے۔ حضرت ابراہیم کا آگ مین ڈالاجانا توریت و زبور و قرآن سے بوجوہ بالا ثابت ہے۔ کوئی وجہ اختلاف کی نہین ہے۔

بعض کوتاہ بین چاہتے ہین کہ معجزات روزانہ دیکھا کرین تب یقین آئے۔

حضرت ابراہیمؑ جب آگ مین ڈالے گئے تو پہلے آپ نے کہا اللہ ہم کو بس ہے اور اچھا وکیل روایت کی اس حدیث کی ابن ابی شیبہ نے اور ابن منذر نے ابن عمرؓ سے (ما قالما ابراھیم من القی فی النار حسبنا اللہ ونعم الوکیل) اور کعب سے روایت ہے کہ آگ نے ابراہیم کا کچھ نہین جلایا سوائے اوس رسی کے جسمین بند ہے تھے عراقیون نے مشورہ کیا تھا کہ ابراہیمؑ کو قتل کردو یا جلادو چونکہ القائے نار مین خوشنودی اردی بہشت ہی مقصود تھی اسلئے اولاً اوسکا اہتمام کیا گیا جب اوسمین ناکامی ہوئی تو اہتمام قتل کیا گیا۔ چونکہ بحکم ربانی حضرت ابراہیمؑ کنعان چلے گئے جہان کے لوگ نمرود سے باغی تھے تو فوراً اون پر بس نہ چلا بعد کچھ دنون کے نمرود نے ارض فلسطین اور اوسکے جوار پر چڑہائی کی۔ اوسکے ساتھ چار سلاطین اور تھے زیادہ تر مقصود اس سے حضرت ابراہیمؑ

پر حملہ تہا یہ بادشاہانِ پنجگانہ کنعان پر چڑہ گئے۔ اودہر بہی چار بادشاہ آمادہ جنگ ہوئے۔ ان سلاطین
مین باغور ہا ارض لوط مین سخت لڑائی ہوئی بالآخر نمرود غالب آیا۔ سب مال واسباب لوٹ لے گیا
اوسکے ساتہہ حضرت لوط رضی کو پکڑ لے گیا۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سنا کہ اون کا بہتیجا
گرفتار ہوگیا تو ۳۱۸۔ اونہون سے نمرود پر حملہ کیا دمشق کے قریب لڑائی ہوئی نمرود کو شکست
فاش ہوئی سب مال غنیمت حضرت ابراہیمؑ کے ہاتہہ آیا حضرت لوط کو بہی چہوڑا لائے نمرود خائب وخاسر
بابل پہر گیا۔

یہ لڑائی جنگ بدر کے مشابہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی ۳۱۳۔ آدمیون
سے کفار قریش پر حملہ کیا تہا اور فتحیاب ہوئے۔ اس واقعہ کا ذکر پیدائش باب ۱۴ مین بالتصریح
درج ہے۔

تاریخ وتعمیر حرم وخانہ کعبہ حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ کا تعمیر کرنا قرآن وحدیث دونون سے ثابت ہے۔
حضرت علی مرتضیٰؑ سے مروی ہے کہ اول جس شخص نے خانہ کعبہ بنایا وہ حضرت ابراہیمؑ تہے۔
آپ نے کعبہ کی تعمیر اس طرح کی کہ آپ خود بناتے تہے اور حضرت اسمٰعیل پتہر لا کر اونکو دیتے جاتے
تہے۔ جب دیوارین قدِ آدم سے اونچی ہوگئین تو حضرت اسمعیلؑ ایک پتہر لائے حضرت ابراہیمؑ
اوس پتہر پر کہڑے ہو کر تعمیر کرنے لگے۔ اسی پتہر کو مقام ابراہیمؑ کہتے ہین۔ جب تعمیر حجر اسود کی جگہہ
پہونچی تو حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسمٰعیل سے فرمایا کہ ایک ایسا پتہر لاؤ کہ طواف کی ابتدا اسکے لئے
مین جگہہ رکہون چنانچہ جستجو کے بعد حضرت اسمٰعیل حجر اسود کو لائے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
تعمیر کی تکمیل فرمائی۔

حضرت علی مرتضیٰ سے مروی ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام کی عمارت ڈہ گئی تو پہر خانہ کعبہ
کی عمارت کو قبیلہ جرہم کے ایک گروہ نے بنایا جب پہر وہ مسمار ہوئی تو عمالقہ نے تعمیر کیا۔
اسکے بعد قریش نے تعمیر کعبہ کی۔ اس کا واقعہ اس طرح ہے کہ ایک عورت نے خانہ کعبہ
اور اوسکے پردون کو خوشبو سے بسانا چاہا۔ وہ خوشبو کی چیزین جلا کر کعبہ کو بسا رہی تہی کہ انگیٹہی سے

ایک چینگاری اُڑکر غلاف کعبہ مین لگی اور سب کعبہ کی لکڑیان اوس سے جل گیئن اور ایک برہی رَو اُنہین دنون مین آئی تہی جس سے کعبہ کی دیوارین پہٹ گیئن تہین اسلیئے قریش نے کعبہ کی بنیاد کو مضبوط کرکے ازسرنو تعمیر کیا۔ اوسکا دروازہ اونچا کردیا۔ انہین دنون مین ایک جہاز روم کے بادشاہ نے باقوم نامی نصرانی سوداگر کے ساتہہ سنگ مرمر اور لکڑی بہرکر حبشہ کے گرجا بنانے کو بہیجا تہا جسکو وہان کے مشرکون نے پہونک دیا تہا۔ جب وہ جہاز جدہ پہونچا تو طوفان کے صدمے سے ٹوٹ گیا۔ یہہ خبر سنکر ولید بن مغیرہ اور قریش کے کچہہ لوگ وہان گئے اونہون نے جہاز کا سامان مول لیا۔ مکہ مین ایک قبطی بڑہئی تہا اوسنے کعبہ کی چہت باقوم کی اعانت سے بنائی اس تعمیر مین قریش نے کعبہ کی سمتین بنانے کیلئے آپس مین تقسیم کرلی تہین۔

اسطرح کہ دروازہ کی طرف بنی زہرہ اور بنی عبد مناف۔ اور حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان کی دیوار بنی مخزوم اور پشت کعبہ کی دیوار بنی جمح اور بنی سہم اور حطیم کی جانب بنی عبد الدار اور بنی اسد بنایئن۔

اس وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا سن شریف پچیس برس کا تہا۔

چنانچہ تعمیر دیوارون کی ہونے لگی یہانتک کہ دیوارین حجر اسود کے مقام تک پہونچین اوسوقت ہر ایک قبیلہ نے چاہا کہ حجر اسود کو اوسکی جگہہ پر خاص ہم نصب کرین۔ یہہ جہگڑا اتنا بڑہا کہ قریب تہا کہ باہم کشت و خون ہو لیکن ابو اُمیہ اور شریف مخزومی نے کہا کہ ہماری یہ راے ہے کہ جو شخص باب صفا سے اول حرم مین آوے اوسکو اپنا حکم مقرر کرو یہہ بات سب نے تسلیم کی۔ اور منتظر حکم کے رہے۔ اوسوقت رسول خدا اول باب صفا سے حرم مین داخل ہوئے۔ سب بول اوٹہے کہ محمد۔ امین آئے (وحی سے پیشتر آپ کو اسی نام سے پکارتے تہے) آپ کے حکم ہونے سے سب خوش ہوئے۔ آپ کی خدمت مین اپنا قصہ عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایک چادر لاؤ جب چادر آئی تو آپ نے اپنے دست مبارک سے حجر اسود کو اوسکے بیچ مین رکہا اور فرمایا کہ ہر قبیلہ کا سردار اس چادر کا ایک کونہ پکڑ لے۔ اسطرح پر حجر اسود کو اوٹہا کر شرقی گوشے پر لائے آپ نے اون سے ارشاد فرمایا کہ اوسکو اونچا کرو

جب چادر کو اتنا اونچا کیا کہ حجر اسود اپنے مقام کے محاذی ہوگیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر پر سے حجر اسود کو اوٹھا کر اپنے ہاتھ سے اوسکی جگہہ مین رکھدیا۔

ہبیرہ بن وہب مخزومی نے ایک قصیدہ عربی مین لکھا ہے جسمین یہ تمام قصہ قبائل کے تنازع کا بیان کر کے لکھا ہے کہ آپکا یہ احسان ہمیشہ ہمپر رہیگا۔

اسکے بعد زمانہ سلطنت یزید مین جو نقصان خانہ کعبہ کو پہنچا تھا اوسکی تعمیر حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ نے کی اور حطیم کو خانہ کعبہ مین داخل کیا اور یہ تعمیر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادون پر تھی جس کی پوری تعمیر مین قریش بوجہ نہونے روپیہ کے قاصر رہے تھے اور حطیم کو علیحدہ چھوڑ دیا تھا ۶۴ھ ہجری مین ابن زبیرؓ نے اس تعمیر سے فراغت حاصل کی۔ حجاج ابن یوسف نے عبد الملک بن مروان کو جو فرمانروا ے دمشق تھا اطلاع دی کہ عبد اللہ ابن زبیرؓ نے کعبہ مین ایسی بات زیادہ کی ہے جو پیشتر نہ تھی۔ عبد الملک نے حجاج کو حکم دیا کہ کعبہ کو ویسا ہی کردے جیسا کہ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین تھا چنانچہ اسکی اوسنے تعمیل کی۔

جب حضرت عمر ابن عبد العزیز کو خلافت پہونچی تو اونہون نے چاہا کہ حجاج کی تعمیر مین دست اندازی کرین لیکن وہ اپنے اس ارادہ سے باز رہے کہ مبادا خانہ کعبہ کا بدل ڈالنا حکام کا طریق نہ ہو جائے۔ یہ امر بے ادبی مین داخل ہے کیونکہ کعبہ کی تعظیم مین سے ہے کہ اوس کی اصلاح اور ترمیم کا تعرض نہ کیا جائے۔ توڑنا اور بدل ڈالنا کیسے ہوسکتا ہے وہ تو بدون سخت ضرورت کے ہرگز درست نہین۔

سنہ ۱۰۳۹ ہجری مین ایک بڑی رو آکر حرم مین داخل ہوئی۔ اور اوسکی ایک جانب منہدم ہوگئی اسکی خبر سلطان مراد خان بن سلطان احمد خان کو دیگیی۔ سلطان نے بہت معمار اور بہت روپیہ بھیجا معمارون نے از سر نو کعبہ کو بنایا یہ عمارت سنہ ۱۰۴۰ ہجری مین تمام ہوئی۔ تاریخ سے یہی پتہ چلتا ہے مگر حوض جبریل کے پہلو کا نوشتہ اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ یہ تعمیر سلطان احمد خان نے سنہ ۱۰۲۱ ہجری مین کی۔

نہر زبیدہ

زبیدہ خاتون جعفر بن منصور کی دختر اور خلیفہ ہارون الرشید اعظم عباسی کی پیاری بی بی تھی - نہر زبیدہ جو مکہ مین جاری ہے اور جس کے پانی کی لطافت بیان سے مستغنی ہے اسی نیک خاتون کے خواب اور حضرت علی رضا علیہ السلام امام ہشتم کی تعبیر کا نتیجہ ہے -

یہ بات زبیدہ خاتون ہی کی فیاضی اور دریا دلی کی وجہ سے ہوئی کہ پاک شہر مکہ مین اول ہی اول مرتبہ پانی بہت کثرت اور اچھی طرح بہم پہونچایا گیا - اس سے بیشتر پانی کی بیحد قلت تھی - اور خصوصًا ایام حج مین جو ایک عظیم الشان مجمع یہینہ مین ہوتا تھا تو پانی کی ایک ایک مشک معمولًا پانچ روپیہ مین آیا کرتی تھی اور کبھی اس سے بھی زیادہ کو علاوہ ازین اُس سڑک پر جو بغداد سے مکہ شریف کو جاتی ہے زبیدہ خاتون نے بہت کنوئین (چاہ) بنوا دیے تھے اور حجاج کے آرام کے لئے متعدد کاروانسرایئن بنوا دی تھین -

یہ نہر حنین سے جو قرب طائف کے ہے - پہاڑون اور پتھرون کو کاٹکر مکہ تک لائی گئی اور اسکی تیاری مین ایک[۵] کرور ساتھ لاکھ مثقال سونا صرف کیا - اس نہر کے نکلنے کی جگہہ طائف کی راہ مین جبال سینہ سے ایک بلند پہاڑ کے گڑھے مین ہے جسکو طاؤ کہتے ہین اوس پہاڑ سے پانی نکلکر حنین مین آیا ہے - جہان غزوہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا تھا -

زبیدہ خاتون نے حنین سے کاریزین بنوا ئین اور چشمہ ہاے مقاش - میمون و زعفران و برود - وطارقے - ونقبہ - وجریبات سے مدد لے کر اونکا پانی حنین مین لایا گیا پھر اوسنے حکم دیا کہ ایک نہر وادی نعمان سے نکالکر عرفات مین پہونچائی جاے یہ نہر بھی ایک بلند کوہ کے کھوہ سے جو قریب طائف کے ہے نکالی گئی اور وادی نعمان سے جبل رحمت مین آئی (جہان عرفہ کے روز خطیب کھڑا ہوتا ہے اور اسی جگہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حج وداع مین ٹہرے تھے) پھر یہ نہر جبل رحمت سے عرفات کے قریب ایک حوض مین گرتی ہے اور اوسمین سے نکلکر مازمین کو جاتی ہے جو ایک جگہہ عرفات اور مزدلفہ کے درمیان اوس پہاڑ کے پیچھے ہے جو مزدلفہ کے پاس جنوب کو

[۵] تخمینًا ساڑھے سات کرور روپیہ آجکل کے حساب سے ہوا -

واقع ہے۔ پھر مزدلفہ مین آتی ہے اور وہان سے اوس پہاڑ کے دامن مین جو منی کے پیچھے ہے ہوکر بیر زبیدہ کو جاتی ہے۔

لوگون کو یہہ وہم ہے یہ کنوان جنون کا بنایا ہوا ہے خوفناک مقام ہے۔ پہلے یہ بالکل منہدم اور بہر بند ہو گیا تہا اوسکو سلطان مراد خان نے بہت دینار صرف کرکے درست کرایا۔

مکہ معظمہ مین بزمانہ سلطنت سلطان مراد خان آبادی بکثرت بڑہ گئی۔ سلطان کے آبا و اجداد نے نہر زبیدہ کو صاف و درست کرایا اور بہت سے چشمون سے اوسکی مدد کی۔

یہ نہر کاریزون کی خرابی اور قلت بارش کے باعث جب رک جاتی تہی۔ تب ملوک اطراف اوسکی صفائی و تعمیر کیا کرتے تہے مثلاً ۵۹۴ھ ہجری مین ملک کوک بوری نے اوسکو تعمیر کیا پہر ۶۰۲ھ مین والی اربل مظفر الدین نے پہر ۶۲۵ھ ہجری مین مستنصر باللہ نے پہر کئی بار ابو سعید خدابندہ نے ۷۲۶ھ ہجری مین شریف حسن بن عجلان نے ۸۱۰ھ ہجری مین بعد بند ہو جانے کے ابو نصر حرکسی نے۔ آغاز سلطنت عثمانیہ مین یہ نہر پہر بند ہوئی یہان تک کہ ۹۳۰ھ ہجری مین عرفہ کے روز چہوٹا مشکیزہ پانی کا ایک اشرفی کو فروخت ہوا اور پیاس کے مارے حاجیون کی زبانین نکل پڑین۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے مینہ برسایا بندگان خدا نے پانی پیکر شکر نعمت خداوند حقیقی ادا کیا۔ پہر سلطان نے نہر حنین و نہر عرفات کی تعمیر کا حکم دیا۔ یہان تک کہ نہر حوض ماجن سے حرمین کی راہ مین بائین جانب سے نکل گئی اور عرفات تختۂ گلزار و سبزہ زار ہو گیا۔

پہر سلطان سلیمان خان کے زمانہ سلطنت مین یہ نہر بند ہوئی اوس نے اوسکو بہت استحکام اور عمدہ طریقہ سے تعمیر کرایا اور اور چشمون سے پوری اوسکی اعانت کی پہر سلطان سلیم خان ثانی نے بہت سی حکمتون اور بڑی ہمت سے بے تعداد دینار صرف کرکے اوسکو تعمیر کرایا۔ کبہی کبہی اور اہل ہمت رؤسا نے بہی اوسکی صفائی مین حصہ لیا ہے۔

زمانہ بائیس تیئس سال کا ہوا کہ اس نہر کی حالت بہت خراب ہو گئی تہی۔ اوسوقت مولوی محمد رحمت اللہ صاحب کرانوی و حاجی عبد الواحد سیٹہ بمبئی مقیم کلکتہ و حاجی عبد اللہ عرب مقیم جدہ نے

بڑی کوشش و جانفشانیون سے تمام ممالک اسلامیہ سے چندہ فراہم کرکے ازسرنو صفائی کرائی۔ رؤسای ہند و اہل مصر نے اس موقع پر خاص حصہ اس نیک کام مین لیا۔

خصوصًا شیخ آلہی بخش صاحب مرحوم رئیس میرٹھ نے جن کی فیاضی محتاج بیان نہین معقول رقم صفائی کے لئے چندہ مین دی۔ فیاض حقیقی سب تعمیر کرنے والون کو جزاے خیر دے۔

غیر مذہب والون کو کعبہ شریف مین جانے کی کیون ممانعت ہے

سنہ ۹ ہجری مین حضرت علی علیہ السلام ایک اشتہار سنانے کو مکہ روانہ کیئے گئے اشتہار یہ تھا کہ اس سال کے بعد سے کوئی بت پرست کعبہ سی مقدس جگہہ مین نہین جا سکتا۔ (یوم النحر) یعنی ذی الحجہ کی دسوین تاریخ کو جناب امیر علیہ السلام نے یہ اشتہار سب کو بآواز بلند پڑھکر سنا دیا کہ کوئی بت پرست اس سال کے بعد سے حج کرنے نہین پائیگا۔ کوئی ننگا ہوکر طواف نہین کرسکے گا اس سے پہلے جن لوگون نے رسول اللہ صلعم سے صلح کرلی ہے اونکی وہ صلح مدت مقررہ کے آخر تک بجنسہ قایم رہیگی اور باقی لوگون کے لئے صرف چار مہینے کی مہلت دیجاتی ہے کہ اپنی ملک کو چلے جائین ورنہ اسکے بعد رسول اللہ صلعم اونکے محافظ نہین ہین۔

یہ برأت کا اشتہار رسالت مآب صلعم کی دوراندیشی اور اعلی درجہ کی عقل کا اظہار تھا۔ یہ غیر ممکن تھا کہ کفار سال بسال مسلمان حاجیون کے ساتھ حج بھی کیا کرتے۔ اور اپنی شہوت انگیز اور بیہودہ رسومات کو قایم بھی رکھتے اور مسلمانون کی اخلاقی حالت مین فتور نہ پڑتا۔ بلکہ قدیم حالت پر سب کو چھوڑ دینے سے بانی مذہب اسلام کی سب کوششون کا برباد ہونا بہت قرین قیاس تھا۔

اوسوقت مین یہ بات تواریخ سے بہت اچھی طرح ثابت تھی کہ عرب کی ایک قوم نے خدا کی خالص عبادت قایم کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن کافرون کے میل جول کے سبب اونکی سب کوششین بیکار ہوگئین۔

بنی اسرائیل نے بھی اسی قسم کی کوشش کی تھی لیکن آس پاس کی بد تہذیب قومون کا یہہ اثر ہوا کہ جس سے وہ پہلے نفرت کرتے تھے وہ خود اوس سے بدتر ہوگئے اور ایسے رسومات کے

پابند ہوگئے جنکا نام لیتے شرم آتی ہے - رسول اللہ صلعم اوسی راہ چلتے یہ ہرگز نہین ہوسکتا تھا آپ نے خدا ای الہام کے ذریعے ایسا طریقہ اختیار کیا تھا جو ظاہر سے بدرجہا شفقت آمیز تھا۔ حاجیون کی وہ بڑی جماعت جنہون نے حضرت علی علیہ السلام کے اس اشتہار کو سن لیا تھا اپنے اپنے گھر گئی اور دوسرے سال ازنکی تعداد کثیر مسلمان ہوگئی -

اس اشتہار کے بعد سے کوئی غیر مذہب والا کعبہ شریف مین نہین آنے پاتا اور ظاہر ہے کہ خدا کے گھر مین کفار اور دشمنان خدا کا کیا کام - اور اسی طرح مدینہ طیبہ مین کوئی غیر مذہب شخص نہین جاسکتا ہے کیونکہ کعبہ خانۂ خدا ہے تو وہ خانہ محبوب خدا ہے -

مصری اور شامی قافلے یا محمل

ایام حج مین جو لوگ شام سے بغرض حج مکہ آتے ہین وہ دریا کے راستہ کو چھوڑکر خشکی کا راستہ کو بالعموم پسند کرتے ہین - گو کچھہ لوگ شام کے بھی جہازون کے ذریعے سے آتے ہین مگر بڑا قافلہ محمل کے ساتھہ شام کا براہ خشکی آتا ہے -

حرمین (مکہ و مدینہ) کا سالانہ مصارف جو قسطنطنیہ سے عرب آتا ہے اوسکی روانگی بڑے اہتمام اور شان کے ساتھہ ہوتی ہے - گو وہ حالات اکثر ہندوستان کے اخبارات مین عربی اخبارون سے ترجمہ ہوکر شایع ہوتے رہتے ہین - تاہم یہان اسقدر تذکرہ کرنے کی ضرورت ہے کہ وہ روپیہ تھیلیون مین بھرا جاتا ہے اور سلطان اپنے ہاتھہ سے انپر لاکھہ کی مہرین کرتے ہین وہ روپیہ اور مختلف اقسام کے تحائف و ہدایہ جو ہر سال سلطان مکہ و مدینہ والون کو بھیجتے ہین بڑی عزت اور احترام کے ساتھہ قسطنطنیہ سے آگبوٹ پر روانہ ہوتے ہین - اور ایک معتمد سلطانی انکے ساتھہ ہوتا ہے یہ سب چیزین اور روپیہ شام آتا ہے - اور یہان پہونچنے پر عام مسلمان انکے ہمراہیون کی بڑی توقیر و عظمت کرتے ہین جس روز یہ جہاز "بیروت" کے بندرگاہ پر پہونچتا ہے بڑے جوش کے ساتھہ اسکا استقبال کیا جاتا ہے -

چند روز یہان قیام کرکے ایک تاریخ معینہ پر مکہ قافلہ روانہ ہوتا ہے - یہ قافلہ جس جس مقام سے گزرتا ہے وہان کے مسلمان پہلے سے ہمراہی قافلہ کے لئے مستعد ملتے ہین -

موم کی بتیان - روغن زیتون جس قدر سالتمام مین مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ کے لئے ضرورت ہوتی ہے وہ سب ملک شام سے لیا جاتا ہے -

کاروان کے ساتھہ فوج اور توپخانہ بھی ہوتا ہے - دمشق سے مکہ تک بیالیس منزلین اس کاروان کو طے کرنی پڑتی ہین - بعض منازل اور پہاڑی راستے سخت دشوارگزار ہین - مگر مسلمان جس خلوص اور جوش سے اس راہ کو طے کرتے ہین یہ انہین جفاکش اور سچے مسلمانون کا حصہ ہے -

یہ اسلامی قافلہ یا زائرین کا کاروان جس منزل پر پہونچتا ہے - عرب کی جنگلی اقوام بڑی مسرت کے ساتھہ اسکا استقبال کرتے ہین - کیونکہ عرب کے باثر اور معزز قبایل کے واسطے سالانہ ہدایہ و تحائف و عطیہ سلطانی اسی کاروان کے ساتھہ ہوتے ہین -

اس قافلہ مین آٹھہ نو ہزار اونٹون سے کم نہین ہوتے اونٹ نہایت قوی و قدآور ہوتے ہین - یہ دیکھکر بے انتہا خوشی ہوتی ہے کہ نماز کے وقت ایک توپ کی آواز تمام متحرک اونٹون کی قطارون کو آن واحد مین کھڑا کر دیتی ہے اور تمام لوگ باطمینان نماز ادا کر لیتے ہین سواے اس قافلہ کے اور کسی دوسرے کاروان مین نماز کا ایسا عمدہ انتظام نہین پایا گیا -

عبدالرحمن پاشا جو کئی سال سے اس کے قافلہ سالار ہو کر آتے ہین - مکہ کے ایک نامی تونگر و رئیس مکہ عمر نصیب کے مکان پر مین بھی انسے ملا ہون - یہ پاشا شامی النسل ہین نہایت وجیہہ اور عجیب غریب خوبیون کے آدمی ہین یون تو ہر ترک سے ملکر انسان خوش ہوتا ہے مگر اُنسے ملکر مجھے خاص مسرت ہوئی -

اس سفر کے متعلق انکو بہت وسیع تجربہ ہے - انکو اس بات کا خاص خیال رہتا ہے کہ جو شخص انکے قافلہ کے ساتھہ سفر کرے اُسکو کسی قسم کی تکلیف نہو -

حجاز ریلوے جسکے حال سے اب ہندوستان کے مسلمان ناواقف نہین ہین اور ہر مسلمان اس ریلوے لائن کے جلد تیار ہوجانے کا دلی آرزومند ہے ۔ اسی راہ پر تیار ہو رہی ہے جس راستہ سے یہ شامی قافلہ آتا ہے اسکو سڑک سلطانی کہتے ہین ۔

شام کے مسلمانون کی حالت دیکھکر مجھے اپنے ملک کے مسلمانون کی حالت پر افسوس ہوا وہ لوگ ۔ ع چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار ۔ پر پورا عمل کرتے ہین ۔ شام سے جو لوگ آتے ہین وہ اپنے ساتہہ اپنے ملک کی اکثر تجارتی اشیا مختلف قسم کے میوے مٹہائیان لاتے ہین چونکہ انکو تجارت کے متعلق بقدر ضرورت تجربہ ہو چکا ہے لہذا وہ خاطر خواہ اس سے فائدہ اوٹہاتے ہین ۔

واپسی مین جو اونٹ خالی ہو جاتے ہین ان پر وہ مختلف ممالک کا مال مکہ سے خرید کرکے اپنے ملک کو لیجاتے ہین ۔ مکہ کا بازار اس وقت دنیا کے مال کے لیے بڑی اعلی درجہ کی منڈی ہے ۔

شامیون کو مین نے کثرت سے ہندوستان کی دریان جو آگرہ علیگڈہ وغیرہ سے جاتی ہین اور مراد آباد کے برتن خریدتے ہوئے دیکہا جو اپنے ملک کو لیجانے کے لیے بہت گران قیمت پر خرید رہے تہے ۔

مراد آباد کے برتنون نے جو شہرت دور دراز ملکون مین پائی ہے اس کو دیکہکر بہت خوشی ہوئی ہمارے ملک کے صناع اور دستکار اگر ہاتہہ پر ہاتہہ رکہکر نہ بیٹہین تو دنیا اب بہی قدردانی کو تیار ہے مراد آبادی خوان دوسو ۲۰۰ روپیہ سے لیکر چارسو ۴۰۰ روپیہ تک فروخت ہوتا ہے ۔ اس قیمت کو سنکر میری تو آنکہین کہل گئین اس مضمون کے عنوان مین لفظ محمل کا بہی لکہا گیا ہے اسکی کسی قدر صراحت ضرور ہے ۔ ابتدا مین یہہ قافلہ کا نشان ہوا کرتا تہا ۔ اب اس زمانہ مین اونٹ پر کارچوب کیا ہوا تعزیہ نما نہایت خوش وضع کا ایک کہٹولہ ہوتا ہے بس یہی محمل ہے ۔ چونکہ دونون قافلون شامی و مصری مین محمل ضرور ہوتا ہے بجائے قافلون کے مصری اور شامی محملون کا آنا جانا عرف

مین کہا جاتا ہے۔

مصری قافلہ اس شان وشوکت سے کے ساتھہ نہین ہوتا جس دہوم دہام سے شامی آتا ہے مصری قافلہ مین فوج توپخانہ فوجی باجہ وغیرہ سب کچہہ ہوتا ہے مگر آدمی اسقدر نہین ہوتے اسکا اصل سبب یہ ہے کہ دریا کے سفر کی وجہ سے مصری مجبور نہین ہین کہ بہئیت مجموعی شامیون کی طرح ایک ساتھہ سفر کرین۔ مصر کے لوگ سب جہازون کے ذریعہ سے سوئیز آتے ہین اور جدہ مین اوترکر مکہ مکرمہ جاتے ہین۔

مصر سے ہرسال غلاف خانہ کعبہ آتا ہے جو صندوقون مین بند ہوتا ہے اور ۱۰ ذی الحجہ یا کبھی کچہہ پہلے بیت اللہ پر ڈالا جاتا ہے۔

والیِ حجاز یا گورنر جنرل

حجاز مین دو اعلی حاکم رہتے ہین جنمین سے ایک کو والی یا گورنر کہتے ہین یہ اعلی حاکم قسطنطنیہ سے ایک میعاد معین کیلئے آتا ہے۔ اسکے ذمہ بڑا کام یہ سپرد ہے کہ وہ غیر سلطنتون کی کونسلون سے جو جدہ مین اپنی گورنمنٹون کی رعایا اور تجارت پیشہ لوگون کی حفاظتِ حقوق کی غرض سے مقرر ہین۔ متنازعہ فیہ معاملات مین تصفیہ کیا کرے۔

خزانہ۔ کسٹم۔ عدالتین۔ پولیس وغیرہ سب گورنر کے تحت حکومت ہین۔ دوسرا کمانڈر انچیف۔

بسا اوقات ایک شخص ملکی اور فوجی خدمات پر مقرر ہوتا ہے جیسا کہ اس زمانہ مین (احمد راتب پاشا) گورنر جنرل اور کمانڈر انچیف دونون کا کام کر رہے ہین۔

والیِ حجاز کی تنخواہ تقریباً آٹھہ سو پونڈ (بارہ ہزار روپیہ) ماہوار ہے۔ اور مصارف اس کے علاوہ ہین۔ پاشاے موصوف دو مرتبہ ہندوستان مین تشریف لائے ہین اور ویسرائے ہند کے مہمان رہ چکے ہین۔

جناب والی صاحب مرتبہ وزارت رکھتے ہین اور شورا سے دولت مین سے ہین علاوہ عہدہ گورنری وکمانڈر حجاز آرمی کے ۔بحری افیسر ہین اور بحری خدمات کے لحاظ سے عہدہ اڈمرل (امیر البحر) کا بھی رکھتے ہین۔

اختیارات کے لحاظ سے جو جو اختیارات گورنر جنرل کے ہوسکتے ہین آپکو حاصل ہین شریف حال کے ساتھ پاشا موصوف کو خاص اتحاد وارادت ہے۔

فوج حجاز اوسکی تعداد اوسکے مقامات اور حالت

حجاز مین فوج سلطانی تقریباً بارہ ہزار رہتی ہے۔گرمیون مین فوج کا زیادہ حصہ طائف شریف چلا جاتا ہے۔طائف حجاز کا اہل اسٹیشن ہے۔باقی ایام مین۔ مکہ ۔مدینہ۔جدہ۔ینبوع۔رابغ (رابق) لیث (حمیدیہ) عقبہ الوجہ مین رہتی ہے۔ان کل مقامات مین تھوڑی بہت فوج ہر وقت موجود رہتی ہے مثلاً مکہ مین پانچسو سے ہزار تک جدہ ومدینہ مین چارسو سے آٹھہ سو تک باقی اور مقامات مین بھی پچاس سے دو سو تک رہتی ہے مکہ وطائف مین دو دو توپخانے بھی ہین۔اور جدہ ومدینہ مین ایک ایک توپخانہ ہے۔

جدہ ومکہ مین سلح خانہ بھی ہے جہان بہت بڑا ذخیرہ سامان حرب کا ہمیشہ موجود رہتا ہے فوجی وردی باستثنا ے ٹوپی کے بجنسہ فوج انگریزی کی سی ہے۔سپاہ مین علی العموم نوجوان ہین خوبصورت گورے چٹے توانا وتندرست چہرہ سے تہور وشجاعت کا اظہار ہوتا ہے۔

علاوہ تنخواہ کے خوراک وپوشاک باربرداری خیمہ وغیرہ سب سلطنت کے ذمہ ہے روزمرہ بہت ہی معمولی حیثیت کی وردی استعمال مین آتی۔مگر جس وقت باقاعدہ فوج نکلتی ہے تو اون کی خوشنما وستھری وردی اور ہتھیارون کی صفائی قابل تعریف ولایق دید ہے۔

عام طور پر سپاہی شادی نہین کرنے پاتے۔بعض اشخاص برضامندی واطلاع اپنے افسران کے شادی کرسکتے ہین۔افسران فوج مصلحت اور موقع کے لحاظ سے ایسی اجازت دیدیتے ہین۔

شریف مکہ کے اختیارات اونکا وقار اونکی ذمہ داری اور خدمات

شریف مکہ ہمیشہ خاندان سیادت سے باثر شخص ہوتا ہے ۔ جسکا مرتبہ وزارت کا ہے ۔ تنخواہ شریف صاحب کو سلطنت ترکی سے ایک لاکھ بیس ہزار قرش یعنی پندرہ ہزار روپیہ (ہزار پونڈ) مقرر ہے اور اخراجات اسکے علاوہ ۔ سلطان المعظم اپنے ارکان سلطنت مین سوائے شریف مکہ یا شیخ الاسلام (قاضی القضات قسطنطنیہ) کے تعظیماً کسی کے واسطے اپنی جگہہ سے نہین اوٹھتے الکیس توپین سلامی کی ہین ۔ سلطان موجودہ شریف حال سے اسدرجہ خوش ہین کہ سلطنت عثمانیہ کے تمام تمغے اور مرصع اعزازی نشانات سوائے (خاندان[۵] آل عثمان) سب شریف صاحب کو مل چکے ہین ۔

سلطنت ترکی کی جانب سے یہ اونکے ذمہ فرض کر دیا گیا ہے کہ قافلون یا تاجرون کا راہ مین بذریعہ غارتگری یا رہزنی کے جو کچھہ نقصان ہو اوسکا پورا معاوضہ مدعی کو ادا کرین اور اسکی عملاً تعمیل جاری ہے ۔

مین اسوقت یہ فیصلہ کرنے کے لئے تیار نہین ہون اور یہہ امر میرے مقصد سے دور بھی ہے کہ سلطنت عثمانیہ کن مصلحتون اور ضرورتون سے ایک شخص کو شریف یا امیر مکہ حجاز مین مقرر کرتی ہے ۔

بادی النظر مین یہہ معلوم ہوتا ہے کہ حجاز کے جنگلی باشندے یا عرب کے قبائل جن مین علم و تمدن و تہذیب و شایستگی کا اثر بہت کم ہے ترکون کو بوجہ اونکے یوروپین طرز معاشرت کے بیگانگی کی نظر سے دیکھتے ہین ان قبائل کو قابو مین رکھنے اور سلطانی اقتدار و اختیارات کی ترقی و قیام کی غرض سے شریف کا تقرر جو عرب مین معزز خاندان کا باثر شخص ہو ضروری سمجھا گیا ہے ۔

دوسرا خیال یہ بھی ہے کہ بعد وفات سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جب انصار نے

---

[۵] خاندان آل عثمان ایک تمغہ کا نام ہے جو سلاطین یورپ کو دیا جاتا ہے ۔

سعد ابن عبادہؓ انصاری صحابی کو اپنے لئے امیر منتخب کرنا چاہا تو اوسوقت باتفاق یہہ قطعی فیصلہ ہو گیا کہ حسب ارشاد پیغمبر خدا امیر حجاز ہمیشہ قریش مین سے ہو گا - شریف حال کا نام نامی سید عون الرفیق پاشا اور سن قریب ستر سال کے ہے شریف کے اختیارات وخدمات یہہ ہین - راستون مین امن وامان قایم رکھنا - قافلون کی روانگی کا انتظام - عرب کے قبایل سے ساتھ اونٹون کا کرایہ طے کرنا - بدون کی مقدمات اور تنازعات انکی آپس کی خانہ جنگی کا فیصلہ - غرض عربون کے کل معاملات مکہ و مدینہ اور چند قصبون کے باہر شریف کے سپرد ہین اور بدون پر انکا حکم عام ہے - حتی کہ موت وحیات کا اختیار رکھتے ہین - ترک حکام بغیر اشد ضرورت کے ان معاملات مین بہت کم مداخلت کرتے ہین -

اب چند سال سے حرم شریف کے امامون - موذنون - خطیبون - فراشون وغیرہ کا عزل و نصب بھی شریف کے متعلق کر دیا گیا ہے -

جب تک مین حجاز نہین گیا تھا شریف صاحب کی نسبت قسم قسم کی روایتین اور قصے سُنتے مین آتے تھے اور اب بھی سنے جاتے ہین مگر جب مین خود گیا اور حالت کو تحقیق کیا اور اون حالات سے یہانکے اخبارات کا استنباط کیا تو معلوم ہوا کہ اون خبرون مین سے کوئی خبر بھی مبالغہ اور جھوٹ سے بری نہ تھی -

جن جن بے عنوانیون کو شریف محترم کی جانب منسوب کیا جاتا ہے اونکی کیفیت اصلی یہہ ہے کہ جو بے اعتدالیان مطوف صاحبان غریب الوطن حجاج کے ساتھ عمل مین لاتے ہین اور اون بے اعتدالیونکی حد قرار دینا ذرا مشکل ہے وہ سب شریف کے ذمہ عاید کیجاتی ہین - شریف صاحب سے ملنا بغیر مطوف محال ہے اسلئے اصلیت واقعہ کی بھی نہین کھلتی - پس جو خبرین غلط اور بے بنیاد بیچارے حاجی اپنے خود غرض مطوفون سے سُن آتے ہین وہ بے کم و کاست بلکہ حاشیہ چڑھکر شہرت پا جاتی ہین -

یہ ضرور ہے کہ مطوفونکے افعال کی نگرانی معمول سے زیادہ کیجاتی ہے اور جب کبھی اون کے

بیجا افعال کی اطلاع حضور شریف تک پہونچتی ہے تو اونسے سختی کے ساتھ بازپرس کیجاتی ہے اور انصافاً کیجانی چاہیئے۔

میری راے یہ ہے کہ مطوفون کے لیئے تو امیر عبدالرحمن خان مرحوم والی کابل کے مزاج کا سا فرمانروا یا خبر گیران ہونا چاہیئے تب انکے معاملات درست ہون۔

دویم یہ کہ شریف صاحب کا طرز زندگی بالکل ایشیائی امرا کے مشابہ ہے وہ ہمیشہ یہہ چاہتے ہین کہ کوئی بات ناگوار اور طبیعت کو مکدر کرنے والی اونکے کانون تک نہ پہونچائی جائے۔ اور عام طور پر اون تک رسائی ہونی دشوار ہے اسلیئے ممکن ہے کہ جو لوگ اونکے گرد جمع ہین وہ اپنی مطلب براری شریف بزرگ کے حیلہ سے کرتے ہون اور حضور رسی کے طفیل اپنے اغراض مین کامیاب ہوتے ہون جنکی وجہہ سے بعض اشخاص کو شکایت کا موقع ملجاتا ہو۔

اسکی بابت مثالاً یون کہا جاسکتا ہے کہ ہندوستان مین جیسے کوئی بدنفس جابر پولیس ملازم یا خاص افسر کسی محکمہ کا بیجا کارروائی کرلے یا رشوت لے یا رعایا کو ایذا پہونچاے اور جاہل رعایا اون تمام افعال مذموم کو اپنی ناواقفیت سے وایسراے کی طرف منسوب کردے۔ یا کوئی بازاری دلال کسی مسافر کو گران قیمت پر اپنے نفع کی وجہہ سے کوئی چیز خرید وادے تو کیا اس فعل دلال کا الزام حاکم صوبہ پر قایم کیا جاسکتا ہے اور کیا یہہ خیال عوام کا غلطی سے بالکل پاک ہے ہرگز نہین۔

وہان کی بڑی سے بڑی شکایت جو سنی گئی یا مخالف کرسکتا ہے وہ صرف یہ ہے کہ بمقابلہ چند سال پہلے کے اب کرایہ اونٹو نکا غریب حاجیونکے لیئے کسی قدر زیادہ گران کردیا گیا ہے اوس لمبی چوڑی فہرست مین جس کی مدات کبھی سنی نہین گیئین یہ مختصر فرد شکایت باقی رہجاتی ہے اول تو حاجی غریب کیون ہونے لگا مفلس پر حج فرض ہی نہین۔

دوسرے حال گرانی کرایہ کا بھی سن لیجئے۔ مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ تک آمد و رفت مین چوبیس منزل شمار کیجاتی ہین۔ قیام مدینہ منورہ اس مدت مین شامل نہین وہان ٹہیرنے کے لئے کم از کم آٹھہ دن

ہوتے ہین یعنی چالیس وقتون کی نمازون کا ادا کرنا افضل سمجہا جاتا ہے اس تمام زمانہ کے لئے فی اونٹ کرایہ سو روپیہ ہے جسپر دو حاجی سوار ہوتے ہین اور اس سو روپیہ کرایہ مین حق مطوف ولال اور رفیق بہی شامل ہے۔

اسکے علاوہ ہر چند کوشش کی کہ کوئی اور بات معلوم ہو تو بجز اسکے کہ وہ مطوفون کے ساتہ سخت گیر ہین اور کچہہ دریافت نہواتب مین نے یہ نتیجہ نکالا کہ حقیقتاً جو کچہہ شکایتین لغو اور بے اصل ہوتی ہین اون کے موجد اور شہرت دینے والے حضرات مطوف ہین۔ لہذا اوس مختصر فرد شکایت مین صیفر نظر آتا ہے۔

کیون حضرات کیا ہندوستان کے ہر حصہ بلکہ ہر شہر مین ہجوم مذہبی و نیز میلون کے موقعون پر کرایہ گاڑی ویکہ وغیرہ کا سہ چند و چہار چند اور کبہی اس سے بہی زیادہ نہین ہوجاتا برسات کے موسم مین علی العموم اسٹیشن ہائے ریلوے سے ہر سواری کے کرایہ مین زیادتی نہین ہوجاتی گاڑی ویکہ والے قانون وقاعدہ میونسپلٹی کو باختیار خود ترمیم کرکے آئے دن انحراف نہین کرتے رہتے ہین۔ اگر یہ امر صحیح ہے اور یقینی صحیح ہے تو صرف خفیف سی شکایت زیادتی کرایہ کی موقع حج پر کسدرجہ حد ود انصاف سے علیحدہ اور بدنما ہے۔ یہ اونکو اپنے منصب کی رو سے کامل اختیار ہے کہ موقع و مصلحت کے لحاظ سے کرایہ جو چاہین مقرر کرین۔

زمانہ دربار دہلی ۱۹۰۳ء مین جو شرح ہر قسم کی گاڑیون کی مقرر ہوئی ہتی اوس سے ہندوستان کے ہر حصہ کا رہنے والا اور بچہ بچہ تک واقف ہے اوس کے بیان کی چندان ضرورت نہین۔ یہان ہندوستان مین کبہی کسی کے مُنہ سے ہم نے تو اس شور و شغب کے ساتہ کرایہ کی شکایت نہین سنی۔

اسکا ایک بڑا سبب غالباً یہہ ہے کہ ہم لوگ یہان کی بے اعتدالیون کے عادی ہو رہے ہین یہان ہجوم میلون و سیرگاہون پر جو ایذائین و اخراجات پیش آتے ہین اونکی تلافی خیالی حظ نفسی سے سمجہہ لی جاتی ہے۔ اور وہ خیالی فرحت کثیر اخراجات اور سخت تکلیف پر متوجہ ہی نہین ہونے دیتی

بہر یہان کی ایذا - کیون ایذا سمجھی جانے لگی - وہان ایک فرض مذہبی کے سوا دوسرا شغل ناروا - ناسزا - دوسرا خیال حرام - اور گناہ ہے -

دوسری یہ بات ہے کہ اہل ہند کی طبیعتین آسایش پسند خوگر راحت ہو رہی ہین وہان ریل کے بجاے ملی اونٹ کی سواری اور چلنا پڑا اٹھارہ اٹھارہ گھنٹے اوسی سواری پر -

یہان عادی ہین آب شیرین وسرد کے - ریل مین جارہے ہین - برف والا ساتھ ہے اسٹیشن اسٹیشن پر اوتر کر صدا لگاتا پہرتا ہے - سوڈا - لمنڈ - برف - وہان اسکے بجاے ملا گدلا گرم پانی وہ بہی بقدر ضرورت اور بدقت -

یہان عادی ہین عوام سے بسختی کام لینے کے جا و بیجا ناخوش ہونے کے مزاج کے خلاف کام پر جبرا نے کرنے کے - کرایہ بدیر دینے کے - وہان ملے بدو جاہل سخت و جلد گیر چنگیز خانی مزاج والے جن کے کان نا ملایم الفاظ سے نا آشنا اور جن کی آنکھین برے تیور سے ناواقف -

یہان سیدہی سادی اُردو بولنے کے سوا اور کچھ نہین جانتے ہین - وہان سننے مین آئی عربی بدوی جو یہان جید عالم کے فرشتے خان کی سمجھ سے باہر پہر ہماری کون سنے اور اون کی کی کون سمجھاے - کہین اتفاق سے کوئی الفاظ ایسا نکل گیا جو اون کے مزاج کے خلاف ہے اور ہماری بدنصیبی سے اونکی سمجھ مین بہی آگیا تو پہر سے میرے بہائی - لینے کے دینے پڑ گئے ان مین سو وہان روح اور سب سے بالا مطوفون کا عذاب ہے - وہ معمولی باتون کو بہی مبالغہ آمیز جملون مین پُر خوف بنادیتے ہین - یہہ چند باتین سمجھ مین آئین جن کی وجہ سے ذرا سے تکلیف بڑی نظر آتی ہے اور وہان کے ہر شخص سے بجاے اُنس پیدا کرنے کے بدگمان بنانے مین مددگار ہوتے ہین - خصوصاً فرمان رواے حجاز سے -

ہندوستان کے سجادہ نشین درگاہون اور متبرک مقامات کے محافظون کی عظمت ہم دل سے کرتے ہین بوجہ قربت صاحبِ مزار - اون بزرگوارون کی ہر بات سے چشم پوشی کیجاتی ہے تو خانہ خدا کے نگران - پیغمبر خدا کی اولاد - حرمین شریفین کے محافظ اور حجاز کے

فرمان روا کا یہہ مرتبہ ہے کہ اونکی بیجا شکایتین خود غرضون سے عرب مین سُنی جایئن اور راون کو دل مین جگہہ دے کر ہندوستان مین ایسا غل غپاڑا مچایا جائے کہ جس سے کانون پر گرانی ہو۔ حاشا وکلا۔

یہہ امر ہم تسلیم ہی کرلین کہ شریف صاحب روشن خیال۔ باریک بین بیدار مغز نہین مشہور ہین نہ سہی۔ ایشیائی فرمان رواون مین کتنے ایسے حکمران ہین جنکو ان صفات سے متصف سمجھا جاے اور یورپین حکام مین کس قدر حاکم ہین جن کو ان خوبیون کا مصداق کہا جاے پس اہل بصیرت اصحاب کا یہہ طریقہ نہین کہ ایک بزرگ قوم کی نسبت اتہام لگا کر نامۂ اعمال سیاہ کرین۔

مین بحالت قیام مکہ مکرمہ شریف صاحب سے ملا ہون وہ نہایت خلیق اور ایشیائی تہذیب سے پیش آنے والے بزرگ ہین نہ مین نے اونکو مغرور و خود پسند دیکھا نہ بدخلق پایا۔

یہ دوسری بات ہے کہ اگر شریف مکہ کوئی نازک خیال۔ عالی دماغ اور مسلمانون کی حالت موجودہ سے باخبر یا اوسکے ارکان ایسے ہون جو بندگان خدا کے دلی خیر اندیش اور رفتار زمانہ سے آگاہ تو ضرور ہے کہ ہر سال جو مجمع مذہبی روے زمین کے مسلمانون کا مکہ معظمہ مین ہوتا ہے اوسمین ایک قسم کی اخلاقی و تمدنی نئی روح پیدا ہو سکتی ہے اور تمام عرب مہذب و قابل بن سکتا ہے۔ یہہ حقیقتاً مسلمانون کی سخت بدنصیبی ہے کہ ایک ایسا مرجع خلایق اپنے بے نظیر اور بے بدل اختیارات کو کام مین لانے کی طرف سے لاپروا ہے اور ایک باثر محترم قوم اپنے بیمثال قوم کو دستبرد روزگار سے محفوظ رکھنے کی جانب متوجہ نہین۔ کم از کم یہہ مناسب ہے کہ شریف صاحب زمانہ حج مین کسی موقع پر عوام و خواص کو اپنی ملازمت کا شرف عطا فرمایئن اور اونکے حالات کا استفسار۔ اس صورت مین یقیناً عرب کی شکایتین معدوم ہو جایئن گی۔

مطوفون کے حالات اور جو شکایتین حجاج کو ان بزرگوارون سے پیدا ہوتی ہین یا ہوسکتی ہین اون سے محفوظ رہنے کی تدابیر

حج کا ارادہ کرنے کے ساتھ ہی اسبابات کا ضرور خیال چاہیئے کہ مکہ معظمہ پہونچکر کس کو مطوف کیا جاوے - اوس ملک مین عام رواج ہے کہ ہر حاجی کوئی نہ کوئی مطوف اپنا ضرور مقرر کرتا ہے -

مطوف وہ لوگ ہین جو مکہ مین ارکان حج ادا کراتے ہین - اور قیام مکہ کے زمانہ مین ضروری خدمات انجام دیتے ہین -

مکان کرایہ پر لے دینا - خرید و فروخت اشیاء - ترجمانی - اونٹون کا بہم پہونچانا غرض یہ جملہ خدمات مطوفون سے متعلق ہین - اور ان سب مین حق دلالی انکا ہوتا ہے -

ان لوگون کے علاقے اسی طرح تقسیم ہین جیسے ہندوستان مین اجمیر شریف کے مجاورون کے مگر یہہ بات لازمی نہین ہے کہ اگر آپ کسی دوسرے مطوف کو کرنا چاہین جس سے آپکا پہلا تعارف ہو یا حال مین شناسائی ہوجاوے تو کوئی مزاحم و مانع ہوسکے -

گو یہہ امر بد مزہ ہے اور طبیعت پر اسکے اظہار سے ناگواری و گرانی ہے - کیونکہ یہہ اغیار کے برائیان نہین ہین آپ اپنے عیب بیان کیے جاتے ہین مگر اون واقعات کا چھپانا جو حجاج کی ایذا کے باعث اور عرب کی بدنامی کے موجب ہین اوس سے بھی زیادہ ناگوار ہے - بس کہنا ہی پڑا کہ علی العموم ان بزرگوارون سے ہندوستانی حجاج کو سخت ایذا و تکلیف پہونچتی ہے (اور ممالک کے حجاج کو شاکی نہین پایا گیا) بیشتر مطوفون مین انتہا درجہ کے طامع و حریص ہوتے ہین - ہندوستان سے جو لوگ کسی وجہہ سے عرب چلے گئے ہین اونہین سے بہی اکثر یہہ خدمات انجام دیتے ہین اونکو جائز و ناجائز غرض جن وسائل سے ممکن ہوسکتا ہے شبانہ روز حاجیون سے روپیہ حاصل کرنیکی

فکر رہتی ہے۔

خوف مین ڈالنا غلط خبر سنا کر روحی ایذا پہونچانا تو معمولی باتین ہین - حاجی ان لوگون کے قبضہ مین اس طرح ہوتا ہے جس طرح میت غسال کے ہاتہ مین - جیسے مسافر مالدار کو رہزن مال غنیمت سمجھتے ہین اسیطرح مطوف حجاج کو۔

اجنبی ملک - غیر زبان - نہ خیالات ایک نہ عادات مین مناسبت غور کیجئے تو ہم مین اور عرب بدوؤن مین بجز اسکے کہ ہم دونون انسان ہین اور کوئی صفت مشترک نہین پہر وہان کے حالات وراہون سے عدم واقفیت یہہ وجوہ ہین جنکے باعث مطوفون کو حجاج سے نفع حاصل کرنے کے بیحد ذرایع ہاتہ آجاتے ہین۔

اہل مروت مین انکا شمار نہین کیا جاسکتا ہے کیسی ہی دوستی حتی کہ ہموطنی ہی ہو مگر اپنے نفع کے مقابل پاس ولحاظ کو داخل جرم سمجھتے ہین اور خوب جانتے ہین کہ اب جاکر پہر تو ان سے ملاقات ہونے سے رہی - کیونکہ ایسا ہی کوئی نیک خدا کا بندہ خوش اعتقاد ہوگا جو دوبارہ اس شرف کیواسطے تکلیف گوارا کرے گا ورنہ پہر یہہ کہان اور ہم کہان - زندہ رہا تو ملنے کی امید نہین مرگیا تو تمام مال واسباب بلاشرکت غیرے اپنا ہے موت وزندگی دونون حالتین حاجی کی ہمین نفع رسان ہین۔

یہ خیال ہے جو دلی اُنس مطوف کو حجاج کے ساتہ پیدا نہین ہونے دیتا پس جو کچہہ اور جسطرح ممکن ہوسکتا ہے حاجی سے حاصل کیا جاتا ہے۔

میرا ذاتی تجربہ ہے کہ مطوف - حاجیون کو ایسے اشخاص سے ہمیشہ دور رکہتے ہین جو وہان کے حالات سے حاجیون کو باخبر کرنا چاہتے ہون۔

جدہ سے ینبوع اور ینبوع سے مدینہ طیبہ - اور مدینہ طیبہ سے مکہ معظمہ تک ایک مطوف کا ساتہ رہا - مین انکا شکر گذار ہون جن کے طفیل مجہے ایسا وسیع تجربہ ہوا - جو شاید تمام مطوفون سے واسطہ پڑنے پر بہی وہ نصیب نہوتا جو تنہا ان بزرگ کے صدقہ مین حاصل ہوا۔

مناسب طریقہ یہہ ہے کہ کسی کو خاص طور پر مطوف اوسوقت تک مقرر نہ کیا جائے جب تک

اوسکے حالات و معاملات سے واقفیت نہو جاے۔ ارکان حج ادا کرنے کے لیے حرم محترم کے دروازون پر جو مطوف ہر وقت موجود رہتے ہین اونکو آٹھ آنہ زیادہ سے زیادہ ایک روپیہ دیکر مقرر کر لے۔ اور ضروری سامان کے لیے کسی شناسا سے مدد لے یا کسی تاجر ہندوستانی کے ذریعہ سے انتظام کر لینا بہتر ہے۔ لیکن یہ بھی خیال رہے کہ اکثر تاجر ہندوستانی اپنے شناسا مطوف کے ہی حوالہ کر دیتے ہین۔ بہرحال اس حالت مین بھی کچھہ نہ کچھہ تکلیفین کم ضرور ہو جاتی ہین۔

ہندوستانی حاجیون کو اگر کسی قسم کی تکلیف و شکایت ہو تو اون کو مناسب ہے کہ برٹش کونسل جدہ کو جو محض انگریزی رعایا کی حفاظت اور حقوق کی نگہداشت کے واسطے مقرر ہے فوراً اطلاع دین اور بہتر یہ ہے کہ جس وقت جہاز سے جدہ مین اوترین اون سے ملکر ہر معاملہ مین مشورہ لے لین۔

آجکل خان بہادر حاجی ڈاکٹر محمد حسین صاحب برٹش وائس کونسل جدہ ہین انکو مسلمانون کے ساتھ ہمدردی ہے۔ اور اونکا فرض منصبی بھی ہے کہ اگر کسی قسم کی شکایت انگریزی رعایا کو ہو تو فوراً ترکی لوکل گورنمنٹ کو توجہ دلایئن۔

اسمین شک نہین کہ خان بہادر موصوف عجیب و غریب خوبیون کے شخص ہین آشنا پرور دوست نواز۔ ابناے جنس کے ہمدرد بندگان خدا کے خیر طلب۔ مسلمانون کے خیرخواہ اپنی گورنمنٹ کے خیر اندیش۔ طبیب حاذق اپنے وقت کے جالینوس اور مسیح الناس اور بے حد مستقل مزاج ہین۔ استقلال طبیعت کے بابت مین مین دعوے سے کہہ سکتا ہون کہ چھاتی مین آدمی کا نہین شیر کا دل اور بے ہراس جگر رکھتے ہین۔

مکہ کے اون مطوفون کا معاملہ جو حجاج ہند کے لئے مقرر ہون۔ ضرور اس قابل ہے کہ اسمین انگریزی کونسل کو کچھہ دخل ہو اور جو لوگ اپنے فرائض کو بہ نیک نیتی سر انجام دیتے ہون وہ اس متبرک خدمت سے سبکدوش کر دیئے جایئن۔

باقی اور مطوفون کے ابتداے تقرر کے وقت شرفاء مکہ و نیز اور باثر و نیک اشخاص سے کنار مکہ

مین سے جن مطوفون کے چال وچلن وقابلیت وستعدی کی بابت تصدیق کرین وہ مقرر ہونا چاہین۔

ہرسال غریب الوطن حجاج کو جو شکایتین انواع واقسام کی پیدا ہوتی ہین اون کے باعث اکثر ناقابل ورعایتی مطوف ہین۔ ناقابل وحریص مطوفون کا مقرر کرنا ایسا ہے جیسے کسی کو لیسنس استحصال بالجبر دیدیا جاے وہ بے طرح حجاج کو لوٹتے ہین اور قانونی گرفت مین آتے نہین عرب مین ہندوستان اور ہندوستان مین عرب انہین حضرات کے طفیل نیک نام نہین۔ یہان کی خوبیان یہان چھوڑ گئے وہان کی بھلائیان حاصل نکین لہذا انکے معاملات ضرور درست ہونا چاہئین تاکہ شکایتی داستانین عرب کی ناپید ہون۔

مہاجرین کون ہین تخمیناً کسقدر عرب مین ہونگے کس طریقہ سے بسر کرتے ہین اون کی کیا حالت ہے کن کیلئے ہجرت مناسب ہے،

مہاجرین جنہون نے اپنی بودوباش مکہ یا مدینہ مین اختیار کرلی ہے۔ اِن کی صحیح تعداد بیان کرنی مشکل ہے۔ مگر محض ہندوستان کے مختلف حصص کے اشخاص تقریباً دس ہزار آدمی ضرور ہون گے۔

مہاجرین ہین۔ ہندی جاوی۔ ترکی۔ شامی۔ مصری حبشی۔ عجمی۔ تاتاری۔ چینی قزانی۔ مغربی۔ روسی غرضکہ ہرملک کے لوگ پائے جاتے ہین انمین بعض لوگ تجارت پیشہ ہین جو مختلف چیزون کی دکانین کرتے ہین۔

بعض ایسے ہین کہ وہ اپنے ملک مین جائداد یا بسر اوقات کے وسائل چھوڑ آئے ہین اور اونکو وطن سے اخراجات کی کافی مدد ملتی ہے۔

اکثر ایسے ہین کہ مزدوری اور محنت سے قوت بسری کرتے ہین۔ مختصر یہہ کہ خدا کسی کو وہان

ہوکا ونگا نہین رکھتا۔

محنت ومزدوری کرنے والون کے واسطے کام کی وہان کمی نہین - دوکانون پر سرمہ بیچنا - تسبیحون کے دانے بنانا یہہ ایسا کام ہے کہ جو بآسانی ہرایک کومل سکتا ہے مزدوری کی شرح وہان چار آنہ یومیہ عام طور پر ہے اورخاص خاص حالتون مین اس سے زیادہ بھی ہوجاتی ہے۔

مہاجرین کی ایک بڑی تعداد نے حاجیون کی خدمت اپنے ذمہ لے رکھی ہے اوراس ذریعہ سے اُن کو خاصی آمدنی ہوجاتی ہے - جولوگ ہجرت کرکے ان مقدس مقامات مین رہتے ہین اونکو لذاتِ دنیوی اور فارغ البالی کا چندان خیال نہین اور نہ ہونا چاہیئے اِن کے لئے یہہ کیا تھوڑی نعمت ہے کہ راتدن مین وہ کئی مرتبہ ورکعبہ پر جبہہ سائی کرلیتے ہین اور لاکھہ گنا عبادت کا ثواب حاصل کرسکتے ہین۔

ہندوستانی جنھون نے عرب کا قیام اختیار کیا ان مین بعض خاص بزرگون نے - جیسے مولوی محمد یعقوب صاحب ومولوی محمد اسحاق صاحب دہلوی - حاجی امداداللہ صاحب تہانوی مولوی محمد رحمت اللہ صاحب کیرانوی نے جواعزاز وامتیاز عربون کی نظرون مین پایا وہ انہین بزرگوارون کا حصہ ہے۔

خاصکر مولانا مولوی محمد رحمت اللہ صاحب مرحوم کا جو احترام سلطان المعظم نے کیا اوسپر جسقدر ہند کے مسلمان فخرومباہات کرین وہ بیجا نہین۔

مہاجرین ہند کا طرز معاشرت ورسم ورواج عربون سے ملتا جلتا ہے غمی وشادی کے موقعہ پر بالکل عربون کی پوری تقلید کیجاتی ہے۔

عربون مین اب تک بیہودہ اورفضول رسمون نے جن کی وجہ سے ہندوستان کے مسلمان تباہ وبرباد ہورہے ہین رواج نہین پایا۔

جولوگ حجاج کی خدمات انجام دیتے ہین صرف اُنکے معاملات ناگفتہ بہ ہین۔

ہجرت ایسے بزرگون کے لئے مناسب ہے جیسے بزرگانِ موصوف الصدر تھے یا جنکو اپنے وطن سے کافی مدد پہونچ سکتی ہو۔ یا محنت و مزدوری و تجارت پر شاکر ہون۔

مکہ معظمہ کا وطن بنانا۔ وطن بنانے مین اقوال مختلف ہین۔ حضرت ابو حنیفہ رح اور بعض اصحاب شافعیؒ اور کچھہ دین کے محتاط بزرگوارون نے مکہ کی اقامت کو بوجہہ اسکے کہ وہان کی مستقل سکونت سے حرمت وہیبت و آداب کا لحاظ کم ہوگا۔ بہت ہی قایل احتیاط فرمایا ہے۔

ابو عمر زجاجی نے کہا ہے کہ جو شخص حرم مین رہ پڑا اور اوسکا دل خدا کے سوا کسی اور چیز مین پہنس گیا تو اوسکے زیان کاری ظاہر ہے۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کوئی شہر ایسا نہین جس مین عمل سے پیشتر فقط ارادہ پر مواخذہ اور عقوبت ہو بجز مکہ معظمہ کے کہ یہان صرف ارادہ پر مواخذہ ہوتا ہے۔ پہر آپ نے یہ آیت پڑہی وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ (یعنی جو شخص مکہ مین کجراہی و ظلم کا ارادہ کرے اوسکو ہم چکہائینگے عذاب دردوینے والا)

حضرت عبد اللہ رض ابن عباس رض نے طائف مین سکونت اختیار کی تھی۔ کہتے تھے کہ رکبہ مین (طائف مین ایک جگہہ کا نام ہے) اگر ستر گناہ کرون تو میرے نزدیک اس سے اچھا ہے کہ ایک گناہ مکہ معظمہ مین کیا جاے۔ بعض علما اس بات کے قائل ہین۔ کہ جیسی نیکیان زمین حرم مین زیادہ ملتی ہین ویسے ہی گناہ کرنے کی حالت مین گناہ زیادہ ہوتے ہین۔

ابو محمد حریری نے ایک برس مکہ معظمہ مین اقامت کی تو کسی دیوار سے نہ تکیہ لگایا اور نہ سوئے بیٹھے ہی بیٹھے سو جاتے ابو عمر زجاجی صوفی چالیس برس مکہ مین رہے مگر بول و براز کبہی حرم مین نہ کیا بلکہ حاجت بشری کے ادا کرنے کو حل یعنی حد حرم سے باہر جاتے۔

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے بہی زمانہ اقامت مکہ معظمہ مین ایسا ہی کیا ہے۔

مصنف عبد الرزاق مین ہے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حج کرکے اپنے مکانات کو چلے جاتے اور عمرہ کرتے تب بہی چلے جاتے۔

مکہ معظمہ کے قریش یقضی کے زمانہ تک کہ ایک شخص اونکے اجداد مین تہا ون کو کعبہ کے گرد رہتے اور آخر دن مین حد حرم سے باہر چلے جاتے۔

امام ابویوسفؒ و امام محمدؒ و امام شافعیؒ و امام احمد حنبلؒ کے نزدیک مکہ معظمہ مین ٹہیرنا مستحب ہے۔ امام ابویوسفؒ و امام محمدؒ کے اقوال کے بموجب اقامت مکہ مین مضایقہ نہین اور فتوی انہین دونون کے قول پر ہے۔

بیضاوی مین ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص حرمین مین یعنی مکہ و مدینہ مین سے ایک مین وفات پاوے تو قیامت کو عذاب سے مامون اوٹہایا جاوےگا اور فرمایا کہ مین اوس کا شفیع ہونگا۔ نہ اوس پر حساب ہوگا نہ خوف نہ عذاب اور وہ جنت مین سلامتی کے ساتہہ داخل ہوگا۔ مکہ کے رہنے والے خدا کے گہر کے ہمسایہ ہین۔ روے زمین کے شہرون مین خدا کے نزدیک زیادہ پسندیدہ مکہ ہے اور مکہ پیدا ہوا ہے تکلیفات اور درجات پر یعنی اوسمین رہکر اگرچہ تنگی گذرے لیکن آخرت کے درجے ملتے ہین۔

حضرت امام مالکؒ سے کسی نے پوچھا کہ آپ کے نزدیک حج کر کے چلا جانا بہتر ہے یا مکہ معظمہ کو وطن بنانا اونہون نے کہا کہ پہلے لوگون کا یہی دستور تہا کہ حج کر کے اپنے گہرون کو چلے جاتے تہے اور جس کسی نے مکہ مین ٹہیرنے کو جائز کہا ہے اور اوسکی فضیلت بیان کی ہے تو اقامت سے وہ یہی ٹہیرنا مقصود ہے جس مین اوسکی شرطون کی رعایت پائی جاوے جیسے امام ابوحنیفہؒ کا حال اور ابو محمد حریری اور ابوعمر زجاجی کا قصہ اوپر بیان ہوا۔

بہرحال آداب حرمین بحالت قیام ملحوظ رکہنا واجبات سے ہین۔ ورنہ یہان کی ذراسی بےادبی مین دنیا اور عقبیٰ دونون کے خسارہ کا اندیشہ ہے۔

اوسط و اعلیٰ لوگون کے صرف کا اندازہ و تخمینہ

ایک متوسط الحال جسکے ساتہہ دو تین آدمی ہون۔ کرایہ مکان کے علاوہ تیس چالیس روپے

ماہوار مین بسر اوقات کرسکتا ہے اور ایک خاندان کا جس مین پانچ سات آدمی اور ایک دو خدمتگار ساتھ ہون علاوہ کرایہ مکان کے سو سو روپیہ مہینے مین گزارہ ہوسکتا ہے اور اسکے المضاعف خرچ مین امیرانہ طریقہ سے بسر ہوسکتی ہے۔

اگرچہ ہندوستان کی نسبت وہان اکثر چیزین گران ہین مگر خیر و برکت ضرور ایسی ہے جس کو انسان محسوس کرسکتا ہے۔

دوسرے لغو اخراجات کا وہان تذکرہ نہین۔ میری راے مین ہندوستان مین پہاڑون پر جو لوگ جاکر رہتے ہین۔ اون سے کم اخراجات مین وہان عمدہ طور پر زندگی بسر ہوسکتی ہے۔

نکاح و مہر کا طریقہ۔ طلاق کا رواج اور اُسکا اثر تمدن و خانہ داری پر

نکاح عرب مین بحالت کمسنی شادی بہت کم ہوتی ہے اور اگر نکاح ہو بھی جاتا ہے تو رخصت ہمیشہ بالغ ہونے پر کیجاتی ہے۔

بجز بدوی قبایل کے۔ برادری کی خصوصیت چندان نہین سب مسلمان عرب بلا لحاظ کفو ایک دوسرے خاندان مین قرابت کرتے ہین بعض خاص خاص خاندان مستثنیٰ بھی ہون گے۔ شادیون مین بڑا تکلف آرایش مکان یعنی فرش فروش جھاڑ فانوس کا ہوتا ہے مکانات نہایت خوبی کے ساتھ آراستہ کیے جاتے ہین۔ محفلون مین چھار جانب عمدہ عمدہ قالین بچھائے جاتے ہین اور برابر برابر تکیے لگائے جاتے ہین۔ بجاے پان و حقہ کے۔ چاے و قہوہ کا رواج ہے۔ عطریات بھی استعمال کرتے ہین۔ دعوت ولیمہ کا بہت بڑا خیال رہتا ہے۔

مہر مہر بہت کم تعداد مین مقرر کیا جاتا ہے۔ اکیس بیس روپیہ سے ہزار روپیہ تک مہر کی عام طور پر تعداد مقرر ہے اور خاص خاص حالتون مین زیادہ بھی ہوجاتی ہے۔ مگر مہر کے تقرر مین مرد کی مالی حیثیت ضرور ملحوظ رہتی ہے ہندوستان کیطرح نہین کہ جو دس روپیہ کے ادا کرنے کی مقدرت نہین اوس پر پچاس ہزار مہر مقرر ہوگیا مہر اکثر حالتون مین معجل ہوتا ہے اور لڑکے کے والدین یا سرپرست

نکاح سے کچھ پہلے یا نکاح کے وقت ادا کر دیتے ہین لڑکی والا جہیز و شادی کا ضروری سامان اسی مہر سے تیار کر کے رخصت کے وقت ساتھ کر دیتا ہے اور یہہ رواج حقیقتاً نہایت ہی عمدہ اصول پر مبنی ہے۔ ایک غریب آدمی کی اگر دو چار لڑکیان ہون تو اسپر لڑکیون کا بار بالکل نہین ہو سکتا۔

طلاق — عرب مین طلاق ایک معمولی بات ہے۔ بہ نسبت ہمارے ملک کے وہان طلاق کا بہت زیادہ رواج ہے۔ اور اسی طرح بیوہ جوان بھی بغیر نکاح نہین رہنے پاتی۔

اون ممالک کے حالات دیکھکر ہماری معصوم صفت اور بے زبان مستورات قابل رحم ہین مین نے جہانتک اس معاملہ پر غور کیا تو یہہ بے زبانی و بے بسی زیادہ تر ملک کے رسم و رواج اور کسیقدر اپنے حقوق کی لاعلمی سے ہے۔ یہان کی عورتین بہت کم واقف ہین کہ خاوند پر ان کے کیا کیا حقوق ہین۔ اگر خاوند بیوی کے حقوق ادا کرنے مین غفلت کرے تو بیوی کہانتک احکام شریعت کے موافق خاوند کو مجبور کر سکتی ہے۔

عرب مین عورتین اپنے حقوق سے بخوبی واقف ہین اسوجہ سے وہ مردون پر حکمرانی کرتی ہین مرد اگر ذرا معاملات خانہ داری یا بچون کی پرورش۔ بیوی کے نفقہ مین تغافل کرتا ہے تو عورت عدالتی طریقہ سے اوسکو جواب دیتی ہے چونکہ ایسے واقعات کا یقینی نتیجہ طرفین کی بدمزگی و ملال ہے لہذا طلاق کے مقدمات کثرت سے قاضی کی عدالت مین دائر رہتے ہین۔

اہل انصاف خود اپنے علم و واقفیت سے اندازہ کر لین کہ ہم لوگون مین کتنے خاندان ایسے ہین جنمین شوہر و بیوی کی باہمی بدمزگی سے مخالفتین قایم ہو رہی ہین اور اس امر کی بڑے اور خوشحال خاندانون مین زیادہ شکایت ہوگی۔

کثرت سے نوجوان ملین گے جنکو بری صحبتون نے آوارہ کر دیا ہے۔ تمام عزیز و اقارب لاچار و مجبور ہین خود بدولت شاہد بازاری و ارباب نشاط کے ساتھ و جلسہ احباب اور ہم مشرب دوستون مین فنافی العیش ہین۔ اور وہ حرمان نصیب جس کو خدا کی ضمانت پر منسوب کیا ہے کس مپرسی کی

حالت مین ہے۔

افسوس یہان مردانے مین شاہدان بے شرم کے ساتھ داد عیش دی جارہی ہے۔ زنانے مین پارسا بیوی بستر غم پر پڑی اپنی تقدیر کو رو رہی ہے۔

یا گھر مین فاحشہ عورت محبوبہ دلنواز بنی ہوئی ہے اور باعصمت بیوی اپنے ماں باپ کے گھر بیوہ بنی ہوئی سوگ مین پڑی ہے۔

جب ان عادات و واقعات کو اولاد دیکھیے گی تو اوس سے آیندہ کیا بہتری کی امید ہو سکتی ہے ایسے مطلق العنان اور آوارہ مزاج مردون کے واسطے اون عورتون کی ضرورت ہے جو انکے نشے کو کرکرا کرکے ہوش مین لائین۔

باوصف ان باتون کے عرب کی عورتین انتظام خانہ داری اور بچون کی پرورش کا خاص سلیقہ رکھتی ہین اور انکا پہلا کام یہہ ہوتا ہے کہ وہ خاوند کے دل مین اپنی جگہہ کرلین۔

اور اسکے ساتھہ ہی یہہ بھی ہے کہ وہان عالی خاندان شرفا مین نہ طلاق کا زیادہ رواج اور نہ خاندانی بے لطفیان اور نہ شوہر و بیوی مین بدمزگی۔

تاہم عرب مین طلاق کوئی حیرت انگیز واقعہ نہین وہان یہ بالکل معمولی بات سمجھی جاتی ہے۔ طلاق کی کثرت ہم لوگون کو ناگوار یون گذرتی ہے کہ اس ثقیل لفظ سے ہمارے کان آشنا نہین مگر انصاف یہ ہے کہ عرب مین طلاق و تفریق کے رواج نے ایک بڑی خرابی و خانہ داری کا انسداد کردیا ہے۔

اگر مسلمان[۵۱] چاہتے ہین کہ دنیا مین ایک قوم صحیح المزاج ہوکر جئین تو ضرور ہے کہ اول اس امر کی کوشش کرین کہ مردون کو مرد بنائین اور عورتون کو عورت۔

کیا امید ہے اوس بیٹے سے جس نے اپنے باپ کو۔ ماں کو مارتے دیکھا ہو کیا امید ہے اوس بیٹی سے جس نے اپنی ماں کو پٹتے دیکھا ہو۔ کیا امید ہے اوس بھائی سے جسنے

---

[۵۱] صفحہ ۶۵ لکچر مولانا مولوی حشمت اللہ اسکول کانفرنس ۱۸۹۱ء مقام علیگڈہ۔

بوجہ اپنی بہن کو طلاق پاجاتے دیکھا ہو اور کیا امید ہے اوس بہن سے جس نے اپنے بھائی کا ظلم سہا ہو۔ خیالون مین عمل کی مضبوطی نہین آتی نہ کالجون مین نہ مدرسون مین جب تک یہ باتین گھٹی مین نہ پڑی ہون خدا مسلمانون کو توفیق دے خودستائی چھوڑکر اپنی حالت دیکھنے کی اور اوراوسکے بعد ترک معاصی کی۔

میت کا حال جب وہان کوئی مرتا ہے تو اوسکی لاش کو تجہیز و تکفین کرکے حرم مین لاتے ہین اور مسجد الحرام مین نماز جنازہ پڑہی جاتی ہے۔ ایام حج مین نماز جنازہ مین جماعت بیس پچیس ہزار آدمی تک کی ہوجاتی ہے۔ بعد نماز جنازہ حرم سے لیجاکر میت کو جنت المعلیٰ مین دفن کردیتے ہین قبر بیشتر خام ہوتی ہے صرف چار جانب تعوید کے پتھرون کو چونے سے نصب کردیتے ہین سویم کو فاتحہ بہی ہوتی ہے۔ اکثر کھجورین تقسیم کی جاتی ہین۔

بردہ فروشی کے مختصر حالات

یورپ کی سعی مشترکہ۔ ترکون سے معاہدہ۔ اب کہان سے آتے ہین۔ کس قیمت کو ملتے ہین مردون عورتون سے کیا کیا خدمات لی جاتی۔ آزادی وغیر آزادی مین اونکی کیا حالت ہے کیا کیا باتین اونکی حالتِ موجودہ مین اصلاح طلب ہین۔ وہ اپنی موجودہ زندگی سے نارضامند ہین یا خوش۔ بردہ فروشی عرب سے بآسانی موقوف ہوسکتی ہے یا نہین۔ غلامون کیحالت تمام دنیا کے نوکرون کے مقابلہ مین کیسی ہے مشرقی یورپین سیاحون کا خیال اسلامی غلامی کی بابت کیا ہے۔

بردہ فروشی بموجب معاہدہ برسلز تمام دنیا مین موقوف ہوئی۔ اب کل گورنمنٹین بردہ فروشی کی مخالف ہین۔ سلطان المعظم نے بہی رواج غلامی کو ناپسند فرماکر معاہدہ پر دستخط کردیے ہین۔

سلطنت ترکی مین سنہ ۱۸۳۰ء سے بردہ فروشی موقوف ہے اس سنہ ۱۸۳۰ء مین سلطان محمود خان مرحوم نے رواج غلامی کو جو محض خلاف شریعت تھا موقوف کر دیا - گر یک لوگ جو بطور غلامی پکڑے گئے تھے وہ چھوڑ دیئے گئے - اب ممالک ترکی مین بردہ فروشی قانوناً منع ہے دریا مین اسٹیمر برابر گشت کرتے رہتے ہین جہان کہین بردہ فروشون کی کشتیان جنمین غلام و باندیان ہون ملتی ہین اونکو گرفتار کر کے غلام و باندیون کو آزاد کر دیتے ہین -

باوصف اسقدر انتظام کے مکہ ومدینہ وجدہ وغیرہ ملک حجاز مین بردہ فروشی برابر جاری ہے گو بوجہ ممالک سوڈان پہ مصر ہماری گورنمنٹ انگریزی کے زیر نگرانی آجانے سے سوڈانی باندی وغلام قریب قریب آنے بند ہو گئے اور حبش سے بھی بہت کم آتے ہین -

چند سال قبل غلام باندیان بیشتر سوڈان وحبش سے آتی تھین - اور خفیہ طور پر ایک ایک دو دو کر کے شہر مین داخل کی جاتی تھین اور انکی خرید و فروخت ہوتی تھی -

اسمین شک نہین کہ بہ نسبت اور ملکون کے حبشی غلام و باندیان محنتی - جفاکش - مضبوط - اور اطاعت شعار ہوتے ہین اور عرب اونہین زیادہ پسند کرتے ہین -

بالفعل اس معاہدہ اور انتظام کا اس تجارت پر یہہ اثر ہوا ہے کہ بہ نسبت پہلے کے گران ہو گئی آجکل نئی غیر تعلیم یافتہ باندی کی قیمت ۲۵ پونڈ[۱] سے ۳۵ پونڈ تک ہے چند سال قبل ۱۰ پونڈ سے ۲۰ پونڈ تک تھی - خوش جمال باندی سو پونڈ سے لیکر پانچسو پونڈ تک آتی ہے -

عرب مین بردہ فروشی اسوجہ سے بھی جلد بند نہین ہو سکتی کہ وہان خدام بآسانی اور معمولی تنخواہ پر میسر نہین آتے - اس صورت مین حقیقتاً غلام و باندیان عربون کے ہاتھہ پانون ہین - اگر عرب سے یکایک اور بجبر بردہ فروشی اوٹھائی جاوے تو تمام ملک بغاوت اور مخالفت پر مستعد ہو جاوے عربون کی مخالفت ایسی نہین کہ جسکو ترک کوئی معمولی بات خیال کرتے ہون یہی وجہ ہے کہ سلطنت ترکی نے ایک مرتبہ تشدد اس امر مین نامناسب سمجھا ورنہ ایک بڑے فتنہ کے برپا

---

[۱] ایک پونڈ ۱۵ روپے کا ہوتا ہے -

ہونے کا اندیشہ تھا جسکا فرو کرنا سخت مشکل ہوتا۔

اب سیاست کے ساتھ رفتہ رفتہ کمی ہوتی جاتی ہے۔ اور عربون مین تعلیم کا چرچا شروع کرا دیا گیا ہے اس لحاظ سے امید ہے کہ یہی حالت رہی تو غالبًا تبدیل تمدن کے ساتھ ہی یہ تجارت بھی موقوف و بند ہو جائے گی۔

غلامون سے تمام خدمات جو یہان خدمتگار انجام دیتے ہین۔ لی جاتی ہین۔ غلام جس دلسوزی و محنت سے خدمات انجام دیتا ہے ہندوستانیون کو کوئی خوشدل سے خوشدل خادم ہرگز نہین دیسکتا بعض غلام صناع و کاریگر ہوتے ہین وہ آقا کے لئے کچھ کما بھی لاتے ہین۔

باندیون کو کھانا پکانا۔ بچون کی پرورش اور تمام خانگی خدمات سپرد ہوتی ہین۔ بعض شوقین طبع یا ضرورت مند اشخاص۔ خوبصورت و خوش جمال باندیون کو بیوی کا قائمقام بھی کر لیتے ہین۔ ایسی باندیون کو عرب "دو سُریہ" کہتے ہین جو لوگ محتاط و صاحب تقویٰ ہین وہ ایسی باندیون کو خرید کر کے پہلے آزاد کر دیتے ہین پھر شرعی نکاح کر لیتے ہین۔

موجودہ بردہ فروشی کو اگر ہم مذہبی نظر سے دیکھین تو جواز مین اسکے کلام ہے جو شرائط شریعت نے مقرر کر دیئے ہین وہ اس زمانہ مین مفقود ہین۔

عرب کہتے ہین کہ ہمارے ملک کے کنارے حبشی و دیگر اقوام کفار آباد ہین اون سے لڑائی ہوتی رہتی ہے اور جو لوگ اوس جنگ مین پکڑے آتے ہین وہی فروخت ہوتے ہین۔

گرجی قوم (جارجیا کی رہنے والی) کی بابت یہ خبر مشہور ہے کہ اونکے ماں باپ خود ہی اپنے کمسن بچون کو تکلیف اور ضرورتون کی بنا پر فروخت کر ڈالتے ہین چونکہ وہ نہایت خوش جمال اور خوبرو ہوتے ہین اونکی قیمت بھی بہت ہوتی ہے بعض بیرحم لوگ نوعمر بچون کو چرا لاتے ہین زیادہ عمر والون کو جبرًا یا فریب سے لے آتے ہین۔ دوسرے ملکون مین ہوتے ہوئے۔ عرب مین پہونچتے ہین اور پھر یہان فروخت ہوتے ہین۔

عیسائی قومون نے اس تصویر کا صرف ایک رخ لے رکھا ہے جس وجہ سے دنیا پر اپنے اگلے

بنی نوع انسان کا ہمدرد ظاہر کیا جاتا ہے - مجھے افسوس کے ساتھہ یہہ کہنا پڑتا ہے کہ معترضون نے قصداً اس معاملہ مین انصاف سے چشم پوشی کی ہے یا اونکو حقیقت مین پوری اطلاع نہین اور محض اپنے ممالک کی غلامون کی خراب حالت سے نتیجہ نکالتے ہین -

پس جب تک تحقیق کامل نکرلی جاے محض متعصب اور خود غرض اشخاص کی اشاعت اور غیر محقق لوگون کی خبرون پر اعتماد کرکے خلاف راے قایم کرنا یا تہمت لگانا انصاف دوست اصحاب کا کام نہین -

جو لوگ رسم غلامی کو نگاہ نفرت سے دیکھتے ہین -

اونہون نے دیگر ممالک مین غلامون کو طرح طرح کے ظلم سہتے دیکھا ہے (جیسا کہ یہ رسم یورپ مین جاری تہی جسکو زیادہ عرصہ نہین گذرا اور بعض ممالک امریکا مین آجتک جاری ہے)

اون ممالک مین غلامون کو مار پڑتی ہے اونکی اہانت کی جاتی ہے - ننگے ہوکے رکھے جاتے ہین - چوپایون کی طرح قید رہتے ہین - اونکی طاقت سے زیادہ اونسے مشقت کے کام لئے جاتے ہین گویا کہ اونکا شمار نوع انسانی مین نہین - خاصکر جبکہ وہ سیاہ رنگ کے ہون (بدنصیب کالے آدمیون کی ہر طرح خرابی ہے) اونکا آزاد کرنا کار ثواب نہین گنا جاتا ہے - اونکی حالت ادنی درجہ کے حیوانات سے بہی بدتر ہے پس اس اپنی ملکی رسم و رواج پر قیاس کرکے اسلامی غلامی کو خیال کرلیا کہ دین محمدی بہی شاید غلامی کو باوجود ان خرابیون کے جائز رکہتا ہے

مگر اسلام مین غلامی کی حقیقت یہہ ہے - کہ مسلمانون کو دنیاوی ضرورتون کے بر آنے مین مدد ملے اعداے دین کی ایذا رسانی سے غلامون کو نجات حاصل ہو مخالفون کی خدمت کرنے سے اونکی شوکت ٹوٹے - اونکی پرخاش دفع ہو - اسکے ساتہہ غلامی کے بارہ مین ایسے احکام شریعت مین جن کے موافق غلام کی راحت محفوظ رہتی ہے - زندگی بسر کرنے مین اپنے آقا کے مساوی رہ سکے اس حالت مین وہ اگر وحشی بہی ہوگا تو اوسمین تہذیب و تمدن آجاے گا - شریعت محمدی اون بدسلوکیون و سختیون کو جو دوسری قومین برتا کرتی ہین ہرگز روا نہین رکہتی بلکہ نہایت سختی سے

اونکی ممانعت کرتی ہے۔ عذاب اُخروی سے ڈراتی ہے۔ ثواب کا وعدہ کرکے غلامون کے آزاد کرنے اون کے ساتھہ احسان وسلوک سے پیش آنے کی ترغیب دیتی ہے۔ بسا اوقات غلامون کو غلامی کی بدولت ایسی نعمت ملتی ہے کہ اگر وہ غلامی مین داخل نہوتے تو اوس کا ملنا ممکن نہ تھا۔

غلامی سابقہ شریعتون مین بھی مشروع تھی۔ پس مخالفون کا غلام بنالینا اونکی خدمت سے نفع اوٹھانا۔ مخالفون کی ایذا رسانی کی خلش کو غلامون سے دور کردینا۔ آقاؤن پر غلامون کے راحت کے ایسے شرایط قایم کرنا تاکہ وہ زندگی بسر کرنے مین مالکون کے مساوی رہین اون کے آزاد کرنے کی ترغیب دینا ان اصولون کے قیود سے شریعت محمدی مین بھی غلامی مباح ہے۔

خداتعالی اپنے کلام پاک مین ارشاد فرماتا ہے پارہ ۵۔ سورہ النساء رکوع ۲۔ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ۔ جس کا ترجمہ یہہ ہے (اور خدا کی عبادت کرو اور اوسکے ساتھہ کسی چیز کو شریک مت ٹھیراؤ اور ماں باپ اور قرابت مندون اور یتیمون اور محتاجون اور قرابت مند پڑوسیون اور اجنبی پڑوسیون اور پاس کے بیٹھنے والون اور مسافرون اور جو (لونڈی غلام) تمہارے قبضہ مین ہین (ان سب کے) ساتھہ سلوک کرتے رہو۔ اللہ اون لوگون کو دوست نہین رکھتا جو اتراتے (اور) بڑائی مارتے پھرتے ہین۔

اللہ تعالی نے جہان اپنی عبادت کا حکم دیا ہے جو بنیاد ایمان ہے اور سلوک والدین جنکی نعمتون کا مرتبہ خدا کے بعد ہے اور اون لوگون کے ساتھہ احسان وسلوک کرنا جو شفقت رحمیت اور انسانیت کا اقتضا ہے اوسی کے ساتھہ ساتھہ غلام ولونڈیون سے احسان وسلوک سے پیش آنے کے لئے بھی تاکیدی حکم ہے۔

اسکی شرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے ہوتی ہے۔ تمہارے غلام تمہارے

بھائی ہین خدا نے اونکو تمہارے ہاتھون کے تحت مین (یعنی تمہارے قبضہ مین) کردیا ہے جو تم کہاؤ وہی اونکو کہلاؤ و پہناؤ خدا کے بندون پر عذاب نہ کرو (یعنی اونکو تکلیف نہ دو)

دنیا سے رخصت ہوتے وقت آنحضرت صلعم کا آخری کلام یہ ہے ان الصلواۃ وماملکت ایمانکم) یعنی نماز اور اپنے ممالیک (غلام و لونڈی) کا بڑا خیال رکہنا۔ نگاہ تعمق سے دیکہنا چاہئے کہ آپ نے اپنے اصحاب سے نماز کی وصیت کے ساتھ احسان وسلوک کرنا غلام و لونڈیون کے بارہ مین ارشاد فرمایا۔

آزاد کرنے کی ترغیب کے لئے شرعی نصوص بکثرت ہین یہان صرف اختصار پر اکتفا کیا جاتا ہے مروی ہے کہ جو شخص غلام و لونڈی کو آزاد کرے تو خدا تعالی اوسکے ہر ہر عضو کے مقابلہ مین آزاد کرنے والے کے ہر ہر عضو کو آگ سے رہائی دیدیتا ہے۔

شریعت نے مولی کو لونڈی کے نفس کا مالک بنایا ہے اسلئے یہ بات بہی مباح کردی ہے کہ لونڈی سُرّیہ بنالی جاے تاکہ اوسکی نسل معطل نرہے اور اپنے آقا کی حمایت مین رہکر اولاد کو اختلاط نسب سے محفوظ رکہے۔ اس وقت وہ اوسکی زوجہ ہے اوسکی اولاد کا نسب محفوظ رہیگا اور آقا جماع ناجائز سے بچے گا۔

شریعت نے غلام کے لئے اوسکے آقا کے مابین ایک قسم کا رشتہ قرابت قایم کیا ہے جب آزاد کردہ غلام کسی جنایت کا خطاء مرتکب ہو جس سے دیت (خونبہا) لازم آئے تو دیت اوسکے مولی اور عصبات مولی سے حصہ رسدی لیجاتی ہے گویا یہہ کہ غلام اپنے مولی کا بیٹا یا بہائی ٹہیرا۔ اسکے علاوہ اپنے بردون اور آزاد کردہ غلامون پر اوقاف کا وقف کردینا۔ اونکے لئے میراث کی وصیت کرجانا۔ اپنی بیٹی کا بیاہ دینا کتنی بڑی عزت ورعایت کی بات ہے۔ بہتیرے غلام امیر وسلطان بن گئے جیسے کہ شاہانِ مصر وہند جنکی شہرت عالمگیر ہے (اور کافور اخشیدی کی نسبت تمام لوگونکو یہ بات معلوم ہے) ہندوستان مین تخت دہلی پر بہی ۶۰۲ہجری لغایۃ ۶۸۹ہجری دس بادشاہ قطب الدین ایبک سے لیکر شمس الدین کیکاؤس تک خاندان غلامان کے متمکن رہے ہین اسیطرح

آزاد کردہ غلام مراتب جاہ و مناصب عُلیہ مثل قضا و رتبہ اجتہاد تک پہونچ گئے۔ اس بارہ مین آپکو عطا بن ابی رباح کا حال معلوم ہوجانا کافی ہے جو فقہ کے ایک جلیل القدر امام ہین خلیفہ اونکی زیارت کی تمنا مین رہا کرتا تھا اور دروازہ سے اونکی پیشں قدمی کر کے لیتا تھا اور اپنے پہلو مین نشست کے لئے جگہہ دیتا تھا۔ یہ امور قابل لحاظ ہین کہ وہ غلامی کی بدولت کس مرتبہ پر پہونچے اگر وہ اپنے وحشی شہرون مین اور ادنی حالت مین رہتے تو یہہ مرتبہ ناممکن تھا۔

بلاشک بعض مہذب اور متمدن ممالک مین جو نوکرون اور غلامون پر سنگدلیان سنی جاتی ہین وہ ناگفتہ بہ ہین۔ یہ اونہین متمدن اور مہذب لوگون مین شایع ہین جو انسانی ہمدردی اور شفقت پر حریص ہونے کے دعوے کرتے ہین۔

شریعت محمدی اور ممالک اسلام ان مظالم سے پاک ہین۔ اسلامی تاریخون اور خود عرب مین غلامون کی حالت دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔

پہلی شریعتین غلامی کے مشروع ہونے پر اصرار کرتی ہین۔ توریت کی بکثرت آیتین اپنے مخالفون کے غلام بنا لیتے پر دلالت کرتی ہین۔ منجملہ اسکے کتاب استثنا مین ہے "اور جب تو کسی قریہ کے پاس اوس سے مقابلہ کرنیکو جائے پہلے اوسکو صلح کی طرف بلا پس اگر وہ قبول کر لے اور تیرے لئے دروازے کہولدے تو جتنے فرقے اوسمین ہون وہ اخلاص کرینگے اور تیرے غلام بنین گے۔ تجہے جزیہ دینگے"۔ اور سفر عدد سے ماخوذ ہوتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے جب بارہ ہزار آدمیون کو اہل مدین کے محاربہ کے لئے بہیجا تو اون پر وہ لوگ غالب آئے تہے اور انمین سے سارے مردون اور پانچ بادشاہون کو قتل کر ڈالا۔ اونکی عورتون۔ بچون اور مویشی سب کے سب کو گرفتار کر لیا۔ قریون۔ دیہاتون اور شہرون کو آگ سے جلا ڈالا تھا۔ جب وہ واپس آئے تو موسیٰ علیہ السلام غضبناک ہوئے اور کہنے لگے تمنے عورتون کو کیون زندہ رہنے دیا۔ ہر لڑکے اور ہر شوہر دیدہ عورت کو قتل کرنے اور کنواری لڑکیون کے باقی رکہنے کا حکم کیا۔ پس اون لوگون نے حکم کی پوری تعمیل کی۔ غنیمت مین چھ لاکہہ پچہتر ہزار بکریان۔ بہتر ہزار گائین۔ اکسٹہ ہزار گدہے

بتیس ہزار کنواری لڑکیان تہین - یہ آیت اس شریعت مین - لڑکون اور شوہر دیدہ عورتون کے قتل جائز ہونے کے ساتہہ غیر شوہر دیدہ عورتون کے لونڈی بنا لینے پر دلالت کرتی ہے اور سفر سموئیل مین ہے "اور تواب کے رہنے والے داؤد علیہ السلام کے غلام تہے اون کو خراج دیتے تہے" اور سمواوس کیجانب پولس کے پہلے خط کے چھٹے باب مین یہ تصریح موجود ہے کہ وہ تمام لوگ جو غلام ہین راہ روشن کر نشان کر نیچے ہین پس اونہین چاہئے کہ اپنے سردارون کو پورے اکرام کے مستحق سمجہین تاکہ خدا کے نام اور اوسکے تعلیم پر بہتان نہ باندہا جائے[۱]۔

پس شریعت محمدی مین غلامی نئی چیز نہین ہے البتہ جو تکالیف وسختیان دیگر شریعتون یا غیر ممالک مین غلامون پر ہین اسلام اور ممالکِ اسلام مین اونکا ذکر نہین۔

عرب اپنے زرخرید غلام و باندیون سے جو شریفانہ برتاؤ اور معاملہ رکہتے ہین اُسکے دیکہنے سے حیرت ہوتی ہے وہ غلامون کے ساتہہ اسی طرح شفقت و محبت سے پیش آتے ہین جس طرح اپنی خاص اولاد یا عزیزون سے غلامون کو اپنے ہمراہ کہانا کہلاتے ہین اون سے اوسیقدر کام و محنت لیتے ہین جسکو وہ بہ آسانی و بخوشی کر سکین۔

عرب مین جب مین نے غلامون سے اونکی حالت کو استفسار کیا تو اپنی موجودہ حالت مین نہایت خوش پائے گئے - کئی غلامون نے مجہسے فخریہ بیان کیا کہ ہماری غلامی دوسری قومون کی آزادی سے نسبتاً ہزار درجہ بہتر ہے - علاوہ اس شرف کے کہ ہم مسلمان ہوے اب ہم بے فکری اور چین کے ساتہہ زندگی بسر کرتے ہین اور فکر معاش جو نہایت سوہانِ روح امر ہے اوس سے بے فکر و مطمئن ہین ہمارے آقا جو خود کہاتے اور پہنتے ہین وہی ہمین کہلاتے اور پہناتے ہین۔

اسمین ذرا کلام نہین کہ عرب جسقدر آرام و آسایش باندی و غلامون کو دیتے ہین اوسکا عشر عشیر بہی ہندوستان و نیز دیگر ممالک مین ملازمون بلکہ خاص قریب کے رشتہ دارون و عزیزون کے ساتہہ برتاؤ نہین دیکہا جاتا ہے - ہمیشہ صاحبِ خانہ اپنے کہانے پہننے مین خاص امتیاز مدنظر رکہتا ہے

[۱] سائنس اسلام صفحہ ۵۶ مصنفہ مولانا حسن آفندی طرابلسی مترجمہ سید اسحاق علی کانپوری۔

اور دیگر قرابت مند معمولی اور بدتر حالت مین زندگی بسر کرتے ہین۔

یہ خوبی اور مطمئن حالت ہزارون کو غلامی کی جانب مائل کر سکتی ہے۔

مین اس اپنے بیان کی تائید مین یورپ کے نامی گرامی سیاح اور مورخون کو بھی پیش کرتا ہون۔ کل سٹیل[۵۱] جنھون نے مشرقی غلامی کی رسم پر غور کی ہر اسباب کو جانتے ہین کہ اہل یورپ جو کچھہ شور وغل غلامی کے خلاف مچاتے ہین۔ یہ بالکل بے بنیاد ہے اسکا بڑا ثبوت یہ ہے کہ مصر مین جہان غلام محض اپنے بیان پر غلامی کی بند سے چھوٹ سکتے ہین ہرگز وہ آزادی کی خواہش نہین کرتے۔

موسیو دی دوثرالی[۵۲] قاہرہ کے مدرسۃ السنہ کے مدیر اسکی تائید کرکے لکھتے ہین کہ غلام اپنی اطاعت کی حالت کو جس مین کچھہ ظلم نہین ہے اوس آزادی پر ترجیح دیتے ہین جن مین انواع تکالیف کا سامنا ہے۔

موسیو ابرس اسی کا ذکر کرکے کہتے ہین وہ بیشک ہم اس امر کو چھپا نہین سکتے کہ اسلامی ممالک مین لونڈی غلامون کی زندگی نہایت آسایش سے بسر ہوتی ہے۔

لیڈی بلنٹ[۵۳] کہتی ہین کہ عربون مین غلام نوکر نہین بلکہ ایک لاڈلا بچہ ہے فرنچ مورخ کہتا ہی کہ یہہ غلامون کی تجارت اوس افیون کی تجارت سے جو چین بھیجی جاتی ہے بہت کم بد تر ہے اہل یورپ جو مشرق مین آکر غلامون کی تجارت کو بند کرنا چاہتے ہین۔ فی الواقع خیرخواہ نوع انسانی ہین اور ان کی نیتین درست ہین۔ لیکن مشرقی اسکو نہین مانتے اور کہتے ہین کہ یہی نیک طینت اور خیرخواہ جو حبشیون پر اس قدر مہربان ہین۔ چینیون کو بجبر افیون خریدنے پر مجبور کرتے ہین اور ایک سال کے اندر اس ذریعے سے جسقدر جانون کا خون ہوجاتا ہے اوسقدر بردہ فروشی دس برس مین نہین کرتی

---

۵۱ ۳۴۶ صفحہ تمدن عرب۔

۵۲ ۳۴۶ صفحہ تمدن عرب۔

۵۳ ۳۴۰ صفحہ تمدن عرب۔

کرتی (اور مین کہتا ہون کہ تمام عمر مین نہین کرتی)

اصولاً غلامی سے بدتر دنیا مین کوئی شے نہین ہے اور یہ فعل بڑے جابر دلون کا کام ہے حمیت انسانی کا اقتضا ہے کہ غلامی بند ہو۔

لیکن وہ مصنوعی اصول جنہین انسان بناتا ہے ترقی عالم پر زیادہ اثر نہین ڈالتے اگر خود وحشی کے فائدہ کے لحاظ سے دیکھا جاوے تو فی الواقع اس کم عقل مخلوق کے لئے غلامی سے بہتر کوئی چیز نہین ہے۔

دار الشفا طریقہ علاج

شفاخانہ کو ترکی مین خستہ خانہ عربی مین تیمارستان کہتے ہین۔

تمام شفاخانے اوقاف سے مقرر ہین طبیب یا ڈاکٹر علی العموم ترک ہین یہ حکم سلطانی ہے۔ تاوقتیکہ سند طبی کالج قسطنطنیہ کوئی نہ رکھتا ہو مجاز علاج نہین شفاخانون مین طریقہ علاج بالکل ڈاکٹری ہے دوائین انگریزی طریقہ سے استعمال کرائی جاتی ہین۔ دوائین اچھی اور صحیح ہوتی ہین۔ علاج مفت ہوتا ہے۔

حرمین مین یہ بات لازمی ہے کہ کوئی اپاہج یا محتاج راہ مین پڑا ہو تو اوسکو شفاخانے پہونچا دیتے ہین وہان اوسکی نگہداشت اور علاج ہوتا ہے۔

مکہ مکرمہ مین جو شفاخانہ غربا کے لئے ہے اوسکو اوقاف سے چالیس ہزار روپیہ سالانہ ملتا ہے مدینہ منورہ وجدہ شریف مین بھی گو شفاخانے (ڈسپنسریان) ہین۔ مگر علاج عموماً یونانی پسند کیا جاتا ہے۔ مگر اسکا افسوس ہے کہ کوئی طبیب حاذق یونانی حرمین شریفین مین نہین ہے دوائین یونانی نہایت عمدہ ملتی ہین۔

جدہ مین ایک شفاخانہ (ڈسپنسری) بماتحتی ونگرانی برٹش وائس کونسل کے ہے اوس سے بیشتر مریض فائدہ اوٹھاتے ہین اور سرجری[۵۱] کے کیسز تو سارے حجاز سے اپریشن[۵۲] کے لئے جدہ

---

۵۱ سرجری۔ جراحی۔

۵۲ اپریشن عمل جراحی۔

آسکتے ہین روزانہ اوسطاً مریضون کا اس ڈسپنسری بر ٹش وایس کاونسل مین پینتالیس سے کچھ زیادہ ہے حقیقتاً تو وہان کا علاج آب زمزم ہے علی العموم حجاج و نیز مساکنین مکہ کوئی مرض ہو زمزم پیتے ہین اور شافی مطلق صحت عطا فرماتا ہے۔

حجاز مین ڈاک وتار کی حالت و انتظام اصلاح طلب

عرب مین ڈاک کا انتظام اس خوبی وخوش اسلوبی کے ساتھ نہین ہے جیسا کہ ہندوستان مین ہے۔ تاہم اب بہ نسبت سابق کے بہت معقول اور اچھا ہے۔

اوس زمانہ کے دیکھنے والے لوگ اب تک مکہ مین پائے جاتے ہین جبکہ ہندوستان کے ایک خط کا محصول چار روپیہ تھا اور سال بھر مین جواب جاتا تھا۔ یہ وہ وقت تھا جب بادی جہازون کے ذریعہ سے آمد و رفت تھی اب ہر ہفتہ مختلف ممالک کی ڈاک مکہ آتی جاتی ہے۔

سنا ہے کہ پہلے غیر ممالک کے خطوط ترکی ڈاکخانہ سے مکتوب الیہم تک نہین پہونچاسے جاتے تھے بلکہ تقسیم کرنے کے بجاسے ڈاکخانہ کے ایک گوشہ مین ڈالدیئے جاتے تھے اور لوگ اپنے اپنے خط خود تلاش کرکے لیجاتے تھے مگر اب ایسا نہین ہے۔ پوسٹمین اب تقسیم کرتے ہین اور مجھے یہ انتظام دیکھکر خوشی ہوئی ہر ملک کی ڈاک تقسیم کرنے والے جداجدا اوسی ملک کے اشخاص نوکر رکھے گئے ہین۔ ہندوستان کی ڈاک ایک ہندوستانی تقسیم کرتا ہے اور جاوہ (ہالینڈ) کے خط ایک جاوہ۔ قسطنطنیہ کے ایک ترک ایران کی ایک عجمی علی ہذا ہندوستان کے ایک خط کا محصول جسکا وزن ایکتولہ تک ہو۔ ایک پیاسٹر یا قرش جو ہمارے سکہ کے دوآنہ کے برابر ہے مقرر ہے۔ مکہ سے بیرنگ خط کسی ملک کو روانہ نہین کیا جاتا۔

شہر مین کہین لیٹر بکس نہین رکھا ہوا ہے۔ بلکہ ڈاکخانہ جانا پڑتا ہے وہان خط کے ساتھ ٹکٹ کی قیمت دینی پڑتی ہے۔ ڈاک والے فوراً لفافہ پر ٹکٹ لگا دیتے ہین۔

غیر ملکون کے اخبارات و پیکٹ کے ساتھ ترکی ڈاکخانہ اچھا سلوک نہین کرتا کیونکہ عرب میں

اون انگریزی اخبارون سکے آنے کی جو سلطنت عثمانیہ سکے خلاف مضامین شایع کرنے کے عادی ہین ممانعت ہے۔

ترک سواے عربی ترکی یا فرانسیسی سکے اور کوئی زبان اچھی طرح نہین جانتے اسوجہ سے ہندوستان سکے اخبار اُردو جو انگریزی سلطنت مین شایع ہوتے ہین انگریزی اخبارون کیساتھ ضایع کردیئے جاتے ہین۔

مکہ مین اول تو اخبارات کا مذاق ہی کم ہے اگر کچھہ لوگ اخبارات سکے شوقین پائے جاتے ہین تو ڈاکخانہ کا یہ سلوک انکو خریدنے پر آمادہ نہین کرتا۔

مکہ مین جو لوگ ہندوستان سکے اخبارات دیکھنا چاہین اونکے لئے صرف ایک موقعہ ہے کہ مدرسہ صولتیہ جو محلہ حارث الباب مین ہے جاکر دیکھہ لیا کرین مدرسہ کے منتظمین سنے ڈاکخانہ والون سے یہ خاص انتظام کر رکہا ہے کہ اس مدرسہ سکے اخبارات ضایع نہوا کرین اگر انہین شبہ ہو کہ انمین ترکی سکے خلاف مضامین ہین تو کھولکر دیکھہ لئے جائین۔

مکہ معظمہ کو جو خطوط روانہ کئے جائین انکا پتہ صاف اُردو خط مین ہونا چاہئے اسی طرح تمام عرب کا پتہ لکھا جاتا ہے۔

اصلاح طلب امر — ڈاک مین دو امر ضروری اصلاح طلب ہین۔ ایک تو جابجا مناسب موقعون پر لیٹر بکس ہونا چاہئے۔

دوسرے ٹکٹ ڈاکخانہ سے خرید کرکے لوگ خود لگا دیا کرین اور ٹکٹ ڈاکخانہ سکے سوا بھی بازارون مین فروخت ہوا کرین۔ شاید اسوجہ سے ٹکٹ بازار مین فروخت نہین ہوتے کہ وہان اسٹامپ کا کم رواج ہے۔ کورٹ فیس و اسٹامپ کا اسقدر صرف نہین ہے کہ فروخت کرنے والون کو کچھہ نفع ہو عدالتون مین ہر معاملہ کی بابت کورٹ فیس اسٹامپ نہین لیا جاتا ہے اس سلئے فروخت کرنے والون کو فیس کی بطور منافع سکے اسقدر ملنے کی امید نہین جو وہ لوگ اس ذمہ داری سکے کام کو گوارا کرین۔

تار

جدہ سے مکہ اور مکہ سے طائف تک تار کا سلسلہ حجاز مین موجود ہے - اور مدینہ منورہ سے سیدھا مکہ کو تار نہین ہے مگر شام کی جانب جاری ہے جو پھیر کھا کر مکہ آتا ہے -

ترکی تار گھرون مین یہ بہت بڑی سہولیت ہے کہ دنیا کے ہر ایک زبان مین قریب قریب تار دیا جا سکتا ہے بشرطیکہ تار دینے والا ملازم تار کا مضمون سمجھتا ہو تار دینے والے سرکاری ملازم - عربی - ترکی - فرنچ بخوبی انگریزی و فارسی کم جانتے ہین -

ترکی مین ہر ایک کلمہ پر محصول لیا جاتا ہے - ہندوستان کی طرح ڈیفرڈ - آرڈنری اور ارجنٹ تار کے تین اقسام نہین ہین - البتہ ارجنٹ کا یہہ طریقہ مجھے پسند آیا کہ اگر محصول مقررہ ادا کیا جاوے تو بھیجنے والے کو بذریعہ تار کے یہ بھی بتا دیا جاوے گا کہ تمہارا تار مرسلہ فلان وقت اور فلان جگہہ اس حالت مین دیا گیا - باقی تار و ڈاکخانون کا قانون قریب قریب انگریزی قانون کا خاکہ یا نقل ہے رسید تار کی بیشتر فوراً نہین دیجاتی - اس سے بھیجنے والے کو تردد رہتا ہے - یہہ امر ضرور قابلِ اصلاح ہے لیکن یہ نہین سنا گیا کہ محصول لینے کے بعد جسکی رسید نہین ملی وہ تار نہین دیا گیا -

جدہ سے مکہ تک علاوہ سرکاری ڈاک کے ایک قومی ڈاک کا بھی سلسلہ ہے ایک شخص شام کے وقت ایک مقررہ جگہہ پر بیٹھتا ہے اسکے قریب ایک تھیلی لٹکی ہوئی ہوتی ہے لوگ اسمین خط ڈالتے ہین - خط کا محصول مکتوب الیہ کے ذمہ ہے بعض لوگ ہر ایک خط کا محصول جداگانہ نہین دیتے بلکہ انہون نے سالانہ مقرر کر رکھا ہے سال بھر مین خواہ ایک خط ہی آئے یا جسقدر خطوط آئین انکو رقم مقررہ ادا کرنی پڑتی ہے -

دنبون کی فروخت و کرایہ شتران و اوقاف وغیرہ سے تخمیناً جو عرب کو سالانہ ملتا ہے اور نیز تجارتِ عرب

اس امر کی صحیح تعداد قایم کرنی کہ دنبے و بکرے ایام حج مین کسقدر فروخت ہوتے ہین اور

حاجیون سے بدوؤن کو اونٹون کے کرایہ سے کیا وصول ہوتا ہے۔ مشکل ہی نہین بلکہ غیر ممکن ہے۔

اوسط آمدنی قربانی — قیاساً کہا جا سکتا ہے کہ کم از کم ایک لاکھ دنبے وبکرے موقع حج پر ضرور فروخت ہوجاتے ہین۔ اور ایک دنبے کی قیمت پانچ روپیہ سے پچیس روپیہ تک ہوتی ہے جسکا بارہ لاکھ روپیہ ہوتا ہے اور یہ تعداد قربانی کی ہے اور روزانہ جو ذبح ہوتے ہین وہ علیحدہ رہے۔

یہ دیکھکر سخت افسوس ہوا کہ کھالین قربانی کی سب ضایع ہوتی ہین یعنی دفن کردی جاتی ہین کوئی اہتمام ایسا ہوجاتا کہ جس سے یہ کھالین کام آسکین تو ایک معتدبہ رقم اور وصول ہوجاتی یہ تجارت واقعی بجد نفع کی اور مستقل ہے۔

اوسط آمدنی کرایہ شتران — اونٹون کا کرایہ جدہ سے مکہ اور مکہ سے مدینہ تک آمد ورفت اور مکہ سے عرفات اور پھر واپسی جدہ تک اگر فی حاجی سو روپیہ حساب کیا جاے تو تخمیناً ایک کرور روپیہ عرب کو اس مد سے سالانہ وصول ہوتا ہے۔ ساٹھہ وستر ہزار تک حجاج بحری راستہ سے ہر سال آتے ہین یہ اوسط سالانہ ہے اور بعض سال ایک لاکھہ تک نوبت پہونچ جاتی ہے۔ جدہ سے مکہ تک پندرہ روپیہ مگر قریب زمانہ حج کے تیس روپیہ تک مکہ سے مدینہ تک سو روپیہ سے ڈیڑھ سو روپیہ تک مکہ سے عرفات تک معہ واپسی بارہ روپیہ سے پچیس روپیہ تک ہوجاتا ہے۔

اوقاف کے ذریعہ سے عرب کو کتنا روپیہ آتا ہے — اوقاف کی صحیح تعداد معلوم کرنا تو محال ہے اور تخمینہ بھی نہین کیا جاسکتا ہے۔ حکومت ترکی کی جانب سے بیس ہزار پونڈ سے زیادہ سالانہ کا غلہ یہان فقراء ومساکین کے لئے آتا ہے اسکے علاوہ مکہ ومدینہ مین برابر خیرات خانے جاری رہتے ہین جہان مساکین کو کھانا ملتا ہے۔

مکہ اور مدینہ کے حرمین کا بہت وسیع صرف ہے۔ صرف صفائی وروشنی وغیرہ کے خرچ کی مقدار پچاس ہزار پونڈ یعنی ساڑھے سات لاکھہ روپیہ سے زیادہ ہے۔

تجارت عرب — تجارت یہان کی عمدہ ہوسکتی ہے اور اب بھی معقول ہے تخمیناً دس لاکھہ پونڈ (ڈیڑھ کرور

تک کا مال ہر سال ممالکِ غیر سے آکر حجاز مین فروخت ہوتا ہے اور تخمیناً چالیس ہزار پونڈ (چھ لاکھ) کا مال یہان کا ممالک غیر کو جاتا ہے۔ بوجہ قلعہ نع ہونے عربون کے و نیز عدم مذاق اصولِ تجارت کے بہت سی چیزین یہان کی بیکار جاتی ہین جن مین لکھو کھا کا نفع متصور ہے۔

عرب قدرتی طور پر تجارت کے لئے عمدہ ملک واقع ہوا ہے۔ تمام اقوام دنیا کے ساتھ بخوبی بذریعہ بحری راستہ کے معاملہ ہوسکتا ہے۔ اندرونی تجارت کو اونٹون کے ذریعہ سے ترقی دیجا سکتی ہے رہزنی و غارتگری کا خوف درونی تجارت مین جو پہلے تھا وہ بھی اب حال کے انتظامات سے جاتا رہا شریف مکہ پر اسکے بڑی ذمہ داری عائد ہوگئی ہے۔

تجارت کی چیزین عرب سے اقسام کے گوند۔ دوا کی جڑی بوٹیان۔ موتی۔ صدف مرجان وغیرہ لیجاتے ہین۔ مخا و لوہیا یہ دونون مقام قہوے کی منڈی ہین مسقط ان دونون ہند و ایران کے مال کی بندرگاہ ہے۔ (دیکھو صفحہ ۱۰۲)

طائف شریف

حجاز کا چھوٹا سا شہر ہے جو پہاڑون کے درمیان واقع ہوا ہے۔ آب و ہوا یہان کی نہایت عمدہ و صحت بخش ہے۔ ہر گرم و سرد ملک کے میوے یہان پیدا ہوتے ہین۔ انار و انگور یہان کے روے زمین کے انگور و انارون پر شرف رکھتے ہین۔

یہ مقام اہل حجاز کے لئے سیرگاہ ہے اور حکام ترک کے لئے بجاے شملہ کے ہے بیشتر فوج سلطانی اسی مقام پر رہتی ہے آبادی تقریباً بارہ تیرہ ہزار نفوس کی ہے مکہ معظمہ سے ستاون میل کے فاصلہ پر ہے۔

ایک قبہ مین مزار حضرت عبد اللہؓ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ہے۔

اسکے علاوہ زبیدہ[۵۱] خاتون زوجہ ہارون رشید اعظم و عبد المنعم برادر

[۵۱] بعض اقوال سے زبیدہ خاتون کا مزار بغداد مین ہے ۱۲

زبیدہ خاتون کے بھی یہان مزارات ہین - اور ایک گنج شہیدان بھی مسجد کے برابر ہے -

حجاز ریلوے اور اوسکی تیاری کا زمانہ - موجودہ اور آیندہ راستہ

اہل عرب خصوصًا بدوی فرقے اب تک ریل کی خبرون کو افسانہ سمجھتے ہین سفر حجاز ۱۹۰۲ء مین جب بدوون سے ریل کا تذکرہ آیا تو اونہون نے بیان کیا کہ ریل نہین بن سکتی -

ہمین ریل سے نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے - ہمارے ذرایع معاش ریل کی بدولت مفقود ہو جائینگے لہذا حتی الامکان ہم ریل کے بننے مین مزاحمت کرینگے - اسکی وجہ یہ ہے کہ پہلے ریل جدہ سے مکہ تک ہی تجویز ہوئی تہی بدوون نے کچہہ مزاحمت کرنا چاہی لہذا مصلحتًا ادہر سے کام ملتوی کر کے دمشق سے کام شروع کر دیا گیا ہے -

بدوون کا یہ خیال سراسر غلطی پر مبنی ہے - اور اونکی جہالت و کم عقلی کی دلیل ہے - وہ یہ بھی نہین جانتے کہ کہانتک ریل بن چکی ہے - کن کن سامانون سے بن رہی ہے - کون کون مشکل امور طے ہو گئے ہین - وہ بیچارے بے سروسامان جو نانِ شبینہ تک کو محتاج ہین - ترکی فوج قاہرہ کا جسکی بہادری کی مثالین دیجاتی ہین اور جسکا ادنی نمونہ جنگ یونان کے وقت ۱۸۹۶ء مین ظاہر ہو چکا ہے کیا مقابلہ کر سکتے ہین -

رہا ذرایع معاش کا جاتا رہنا یہ خیال تو اونکا قطعی بالعکس ہے - اونکے ذریعہ معاش مین سی بظاہر اونٹون کے کرایہ مین کمی کا احتمال ہے - اول تو یہہ رقم ہوتی ہی کیا ہے پہر اسمین سے ہی ایک بڑا حصہ مطوف دلال و رفیق کہا جاتے ہین اون بیچارون کو اسمین ملتا ہی کیا ہے

اسکے بجاے ریل کیوجہ سے جو ترقی تجارت و ملک مین ہوگی - غلہ کی ارزانی ضروری چیزون کا سستا ہونا بعض کارخانون کے سبب ذرایع محنت کا پیدا ہو جانا - ریلوے محکمہ کی ملازمتین وغیرہ وغیرہ یہ سب سامان ایسے ہین جنکی بدولت اونی محنت اور تہوڑے وقت مین کرایہ شتران سے بدرجہا زیادہ اونکو ملجایا کرے گا - اسکے سوا ملک کی اندرونی تجارت کو اونٹون ہی کے ذریعہ سی

ترقی دیجاے گی - اس صورت مین جو اونٹ صرف سالانہ حج کے موقع پر کام مین آتے تہے -
اب ہر وقت اور ہمیشہ کام مین آیا کرین گے لہذا کرایہ اونٹون مین بہی ترقی کی امید ہے نہ کمی کی -
یہ ریل ہی ایسا سامان کیا گیا ہے جس سے حجاز کو بہی ترقی کی ایک سیڑہی اوپر چڑہنے کی امید ہوسکتی
ہے -

بدوؤن کے ساتہہ سلطان المعظم خاص مراعات ملحوظ رکہتے ہین - اسوجہ سے ناسمجہہ اور ناواقف
لوگون کا خیال ہے کہ بدوی اقوام کو سلطان المعظم کا آزاد چہوڑ دینا اور خاص رعایت مدِ نظر رکہنا
اصول سیاست اور ملکداری کے منافی ہے - مگر وہ کیا نہین جانتے ہین کہ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ
وہ مقامات ہین کہ جنکے ساتہہ دنیا کے کرورون مسلمانون کی مذہبی امیدین وابستہ ہین ہر مسلمان
کے دل مین خواہ وہ کسی حصہ دنیا کا رہنے والا کیون نہو ان مقدس و متبرک عبادت گاہون کی
خاص عظمت و احترام ہے - پس یہان پر کسی قسم کا تنازعہ ہونا کسدرجہ مسلمانون کی ایذا کا باعث ہے
یہی سبب ہے کہ حجاز ریلوے کا انتظام حجاج کے آرام کے سوا - شہنشاہِ اسلام کی اعلی درجہ کی
روشن خیالی کی دلیل ہے اور غالبًا بڑے غور و خوض اور اہل الراے کے شورے کے بعد بہبودی
عرب کے لئے سوچا گیا ہے -

ابتدائی حصہ ریل کا دمشق کی طرف سے بنا شروع ہوگیا ہے جو تخمینًا دو سو میل سے زاید
بن چکا ہے - جس قدر طیاری پل و پہاڑ وغیرہ کے کاٹنے کی مشکلات تہین وہ سب طے ہوچکی
ہین - عام خیال ہے کہ اس حساب سے مدینہ منورہ تک دو برس کے اندر ریل آجانا چاہیئے
اور مدینہ طیبہ سے مکہ معظمہ وجدہ شریف تک دو برس کافی ہین دمشق سے مکہ معظمہ گیارہ سو میل
ہے اگر اسی سرگرمی سے کام جاری رہا تو پوری امید کیجا سکتی ہے کہ پانچ سال کے اندر اندر
سارا کام ختم ہوکر تمام حجاز مین ریل جاری ہوجاے -

ایسے ملک کے لئے اتنی بڑی ریلوے کی تیاری کو یہ زمانہ بہت ہی قلیل ہے اور یقینًا
بڑے بڑے سامانون کے ساتہہ یہ کام جاری ہے جو اسقدر جلد کام ختم ہونے کی امید کیجاتی ہے

اب بمبئی سے عدن ہوکر جدہ تک بحری سیدھا راستہ طے کرنا پڑتا ہے اوسکے بعد جدہ سے خواہ مکہ معظمہ ہوکر خواہ ینبوع تک پھر بحری سفر طے کرکے مدینہ طیبہ کو اونٹون پر جاتے ہین -

جب ریل تیار ہو جائے گی تو بندر کراچی سے خلیج فارس مین ہوکر بصرے تک جہاز پر جانا ہوگا اور بصرہ سے ریل پر سوار ہوکر - بغداد شریف - حلب - موصل و بیت المقدس ہوتے ہوئے پہلے مدینہ طیبہ پہونچین گے اور وہان سے مکہ معظمہ پہونچا کرین گے - اور اگر سندہ پشین کوئٹہ ریلوے سے چمن سے براہ تو خشکی فارس تک ہو جائے جسکی بھی امید کیجا رہی ہے تو ہندوستان سے مکہ معظمہ تک پورا راستہ ریل پر ہی طے کرنا ہوگا -

سفر حجاز مین تکالیف سے محفوظ رہنے دقتون سے بچنے اور راحت سے منازل طے کرنے کی تدبیر و سامان

اس سفر مین مسافر کو انتہا درجہ کا حلیم اور شیرین زبان خوش اخلاق بننا چاہئے خدام جو ہمراہ لے جائین - وہ بے عذر - مستعد محنتی ہون - کاہل نشہ باز ضدی نہون ورنہ خود تکلیف برداشت کرنے کے لئے مستعد رہنا چاہئے طبیب یا ڈاکٹر کی ہمراہی بہت ضروری ہے رفیق لالچی خود غرض ہمراہ نہونا چاہئے - ساتھی ہمدرد اور بامروت ہون تو آرام زیادہ ملیگا اور جو خیالی تکالیف ہوتی ہین وہ پیش نہ آئینگی - جدہ پہونچکر ایک دو خادم رکھہ لینا چاہئین موقع حج پر سیکڑون آدمی اس کام و خدمت کے لئے ملتے ہین - جو جدہ سے مکہ و مدینہ کی آمد و رفت تمام منازل مین خدمات حجاج انجام دیتے ہین مکہ و مدینہ مین بھی اس قسم کے خادم بکثرت ملجاتے ہین - بیس روپیہ سے تیس روپیہ ماہوار تک علاوہ کہانے کے ان خدام کو فی کس دینا پڑتا ہے یہ لوگ تمام حالات ملک و منازل و زبان سے واقف اور بدوون کے مزاج دان ہوتے ہین ان کی موجودگی مین بدو تکلیف وغیرہ کی جرات نہین کرسکتے ہین تاہم بدوون کی مدارات کرنا چاہئے -

۱- بدوون کو خوراک عمدہ اور اپنے کہانے سے پہلے دینا چاہئے -

۲- روزانہ تھوڑا بہت نقد بھی بطور انعام دینا چاہئے جس کے معاوضہ مین وہ پانی اور لکڑی لانے کے ذمہ دار ہو جاتے ہین اور وہ نقد دینا رائگان نہین جاتا بلکہ نفع بخشتا ہے -

بدو نہایت جاہل اور بیوقوف ہوتے ہین جو سیدہا طریقہ ہوتاہے وہ ہی سمجھتے ہین اور جو برتاؤ اول دن اونکے ساتھہ برتا جاتاہے وہ ہی انجام دیتے ہین۔

مثلاً کھچڑی مین کانی گھی ڈال دیا جاسے تو وہ ہرگز قبول و پسند نہ کرینگے تاوقتیکہ اونکو علحدہ دکھاکر ندیا جاسے۔ بدو گھی کے بڑے شایق ہین۔

جس سلسلہ سے جو اونٹ قطار مین قافلہ کے۔ اول روز لگایا گیا آخر تک وہ ویسے ہی لگایا جاسے گا۔ اگر کوئی چاہے کہ اس روش کو بدل دے تو ناممکن ہے جو شخص جس اونٹ پر پہلے دن سوار ہولیا پہر دوسرے اونٹ پر خواہ اوسی نے اپنے ساتھی کے لئے کرایہ کیون نکیا ہو سوار نہین ہوسکتا۔

جو اسباب جس اونٹ پر اول مرتبہ لادا گیا وہ ردوبدل نہین ہوسکتا راہ مین زیادہ اسباب چڑہایا نہین جاسکتاہے۔ غرضکہ اس قسم کی بہت سی باتین پیش آتی ہین اوسکے لئے بہتر تدبیر یہہ ہے کہ جب اونٹ کرایہ پر کئے جایئن تو بدون سے بذریعہ حکومت اقرار نامہ لکھوا لینا چاہئے اور اوس اقرار نامہ مین تمام شرایط حفاظت راہ و خدمات و تبدیل بدل اور جو احتمالات ہون اور جنکے پیش آنے کا خیال ہو لکھوا لینا چاہیے۔ اس صورت مین پہر کوئی عذر اونکو نہین ہوتاہے۔

اور سب سے ضروری اور اہم بات یہہ ہے کہ بذریعہ مزور یا مطوف کے باطلاع حکومت کوئی رفیق قبایل بدوون مین سے اپنا مقرر کرلیا جاسے اور اوس سے حرمین شریفین مین جہان مقرر ہو عہد لے لیا جاسے پہر تمام دقتون سے چہٹکارا ہوجاسے گا اور ہر طرح امن و سلامتی سے سفر طے ہوگا۔ رفیق جو مقرر ہوتاہے۔ وہ کوئی رقم حاجی سے بطور حق نہین لیتا بلکہ کرایۂ شتران مین اوسکو جو ایک خفیف حصہ ملتاہے وہ ہی اوسکا حق ہے البتہ بطور انعام کے اوسکو ضرور کچہہ دیا جاتاہے اس کے لئے کوئی مقدار معین نہین ہے جیسی خدمت کرے اور راحت پہونچاسے ویسا ہی انعام دیدیا جاسے۔ وہ رفیق تمام راستہ مین ہر طرح خبرگیراں رہتاہے اور بدوون سے خود خدمات انجام دلاتا جاتاہے اور کوئی عمل خلاف مزاج نہین ہونے دیتا۔

موجودہ سلطنت ہند کی خوبیان و عملی کارروائیان

برٹش گورنمنٹ کا انصاف اور رعایا پروری بالعموم قابل شکر اور ہر طرح لایق ستایش ہے ہندوستان کے حق مین اکثر اعتبار سے یہ عہد سلطنت انعام الٰہی ہے - یہ امر مسلمہ ہے کہ اصولاً دنیا کے حکمرانون مین سب سے بہتر گورنمنٹ انگریزی ہے -

مذہباً ہم لوگون کو وہی اطمینان ہے جو بڑی سے بڑے صاحب حکومت عیسائی کو اور ہر فرقہ کو اپنے اپنے ارکانِ مذہبی کے ادا کرنے مین وہی آزادی ہے جو اوس فرقہ کو اپنے عہد حکومت مین ہونا چاہیئے -

ہندوستان کے ہر شخص کو اعتراف ہے کہ اس زمانہ مین جس امن سے وہ رہتا ہے اور جس آسایش سے بلا روک ٹوک ارکانِ مذہبی بجا لاتا ہے - کبھی نصیب نہین ہوئے -

ہر فرقہ کی جائداد محفوظ - اون کا مذہب محفوظ - پبلک کامون مین جسکا جس قدر حق ہے سب مین اوسکو دخل - بعض منہیات شرعی کا بھی وہ انسداد ہوا جس کی بہتر نظیر کسی اسلامی سلطنت کی تاریخ مین بمشکل ملے گی - رہی دنیاوی آسایش اوسکی تو حد شمار سے خارج ہے - کوئی دنیاوی آرام ذہن مین ایسا نہین گزرتا جسکے نہونے کی شکایت کیجاوے -

مختصر یہ کہ - ہمکو ہر طرح آزادی حاصل ہے کہ ہم اپنی رعایا ہونے کی حیثیت سے حقوق طلب کرین - اپنی ہر تکلیف کے ذریعہ سے گورنمنٹ مین فریادی ہو کر چارہ کار چاہین - دختر کشی نابود - ستی موقوف - ٹھگون کی جماعت مفقود - انسانی قربانی بند - ڈاکہ زنی کا عمدہ انسداد - شاہراہین صاف و بیخطر - نہرین بکثرت - ریل و جہاز کی وجہ سے بری و بحری سفر کی سہولت - تار کے سبب سے تجارت و خیالات کو ترقی - پوسٹ آفس نہایت خوبی سے کمی محصول پر جاری - اسکول و کالج و یونیورسٹیون کے باعث تمام علوم کی خزانے پیش نظر - بلحاظ قابلیت ہر شخص کو ملازمت ملنے کا حق حاصل - اصولِ انصاف کا بلا لحاظ قوم و مذہب عدالتون مین قرار دیا جانا -

شفاخانے[16] خیراتی موجود۔ چھاپے خانے[17] بے انتہا۔ اخبارات[18] کو آزادی کی نعمت میسر۔ چیچک[19] کی حفاظت کے لئے ٹیکے کا محکمہ۔ امراض[20] متعدی کے واسطے جداگانہ انتظامات قیدیوں[21] سے جیلخانہ مین مہذبانہ سلوک اور باہر جاکر معاش کے لئے پیشون کا سکھایا جانا۔ بذریعۂ نلّوں[22] کے پانی بہم پہونچانا۔ شہروں[23] اور قصبوں مین صفائی کا پورا انتظام۔ تعلیم[24] نسوان کی تحریک وغیرہ وغیرہ غرضکہ ہمین ہر طرح اقرار ہے کہ انصاف مین۔ انسانی ہمدردی مین۔ رعایا کی آزادی مین رعایا کے مہذب بنانے مین۔ ملک کی فلاح و بہبود مین۔ ملک کی ترقی مین۔ امن و آسایش مین۔ تجارت مین۔ صنعت مین۔ دنیا کی کوئی گورنمنٹ انگریزی گورنمنٹ کو نہین پاتی۔

جس وقت انگریز ہندوستان مین آئے تو یہان کی وہی حالت تھی جو یورپ کی بعد ختم ہونے روم کے یہان کے بادشاہ برائے نام رہگئے تھے۔ اور عیاشی مین ایسے غرق تھے کہ اونہین نہین معلوم تھا کہ ہمارے محلون کی چار دیواری کے باہر کیا ہوتا ہے۔ ہر جگہہ سازش و بغاوت کا بازار گرم تھا لوٹیرون کے غول کے غول برابر ملک مین پھرتے تھے سوائے بدعملی کے اور کچھہ نہ تھا اب اہل نظر دیکھین۔

اس زمانہ مین نہ ہمین کسی دشمن کے حملہ کا اندیشہ نہ کسی جنگی معرکہ آرائی کا خوف نہ کسی باجگذار کی بغاوت کا کھٹکا نہ رسد رسانی کی کمی۔ نہ فوج مین برہمی۔ نہ تنخواہون کا بدیر ملنا باوصف اس پورے امن اور بے انتہا خوبیون کے عوام کے دلون مین وہ فرحت و اظہار شکرگذاری نہین ہے جو ان بے بدل احسانون کے عوض مین ہونا چاہیئے۔ جب احسانات کے مقابلہ مین اوسی معیار سے اظہار مسرت نہو تو یہ صریح کفران نعمت اور احسان فراموشی نہین ہے تو کیا ہے۔

لیکن رعایائے ہند نہ احسان فراموش ہے اور نہ سرکش بلکہ روے زمین کے تمام ممالک مین سب سے زیادہ مطیع اور غریب رعایا ہند ہے۔ فرمان روائے وقت کے کسی حکم سے انحراف کرنا گناہ جانتی ہے۔ سرکشی و سرتابی کو ان لوگون نے اپنے بزرگون سے بھی نہین سنا۔ آنکھہ کھولی تو اپنے تئین نیک نیت بادشاہ کا مطیع پایا مدت دراز کی خدمتگزاری سے اطاعت کا پورا مادہ

انمین پیدا کر دیا ہے۔

یون تو ہندوستان کی تمام قومون کی نسبت ہمین حُسنِ ظن ہے۔ مگر خصوصیت اور وثوق کے ساتھ مسلمانون کی جانب سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ اطاعت شعار۔ معاملات دنیوی مین تیغ و دیقین اپنے محسن کے سچے جان نثار دنیا کے پردہ پر ان سے زیادہ کوئی قوم نہین۔

مسلمانون مین جاہل۔ غافل۔ آمدنی سے زیادہ خرچ کرنے والے ضرور ہونگے مگر ان مین ناشکر گذار گورنمنٹ ایک نہوگا۔

کبھی مسلمانون کا وہ زمانہ تھا کہ غیر قوم غیر مذہب کے لوگ اسلام کی زور و قوت و حشمت و علم و عمل اور بہادری پر رشک کرتے تھے۔ لیکن ادبار کی حالت مین اقبال کا ذکر سخت حماقت ہے۔ ہم کو اقبال سے ہے کہ زمانہ کی ناموافقت نے جو ہماری غفلت کا نتیجہ ہے ہمکو ادبار کی ذلیل سطح پر پہونچا دیا ہے اور جسقدر ہنر تھے وہ سب ہم کھو بیٹھے۔ بقول محترم قوم شمس العلما مولانا حافظ نذیر احمد صاحب دہلوی ؎

ہمارا حال ہے از بسکہ قابلِ عبرت
بیان کیجیے تو بہ جائے خون ہوکے جگر

وہی ہین ہم کہ کبھی افسری کے شایان تھے
وہی ہین ہم نہین رکھتا ہمین کوئی نوکر

وہی تو ہم ہین کہ ہین کوڑیون کو اب محتاج
وہی تو ہم ہین کہ تھے مالکِ زر و گوہر

وہی تو ہم ہین کہ تھے بانئے حصون و قصور
وہی تو ہم ہین کہ کہین پل اور نہ ہے چھپر

وہی تو ہم ہین کہ تھے مسندون پہ جا گزین
وہی تو ہم ہین کہ اب فرشِ خاک ہی بستر

وہی تو ہم ہین کہ باغِ جہان کی رونق تھے
وہی ہین ہم خس و خاشاک سے کہین بدتر

وہی تو ہم ہین کہ اب سب سے ہین گئے گذرے
وہی تو ہم ہین کہ اپنا نہ تھا کوئی ہمسر

وہی تو ہم ہین کہ تھے مالکِ رقابِ امم
وہی تو ہم ہین کہ اب سب کے ہین خریدہ کا زر

وہی تو ہم ہین کہ ہے جاہلون مین اپنا شمار
وہی تو ہم ہین کہ تھے سب علوم مستحضر

وہی تو ہم ہین کہ اب پا شکستہ بیٹھے ہین
وہی تو ہم ہین کہ سیر و سفر کے تھے خوگر

وہی تو ہم ہین کہ سب ایک سمجھے جاتے تھے — وہی تو ہم ہین کہ ستر ہین ملکہ وو اوپر
وہی ہین ہم کہ کبھی ملک داریان کی ہین — وہی ہین ہم کہ سنبھالے نہین سنبھلتا گھر
وہی تو ہم ہین کہ اپنا ہی کچھ شعور نہین — وہی تو ہم ہین کہ رکھتے تھے غیب تک کی خبر
وہی تو ہم ہین کہ جادو اوتار سے کتنون کے — وہی تو ہم ہین کہ اب ہمکو کھا گئی ہے نظر
وہی تو ہم ہین کہ جب امتحان مین دیکھو فیل — وہی تو ہم ہین کہ تھے پاس اولین نمبر
لیتے بہت مگر ایسے ہی کم لیتے ہونگے — کہ جن کے پاس نہ دولت رہی نہ علم و ہنر

تاہم بلحاظ شرافت اسلام کے احسان فراموشی و ناشکرگذاری کا سخت عیب نہین آیا۔
اصل حقیقت یہ ہے کہ گورنمنٹ کا قدردان و احسانمند اور پورا پورا شکرگذار بنانے مین عملی طریقے عدالتی دقتین زیادہ تر پولیس کی بے عنوانیان مانع ہین۔

جب پبلک دیکھتی ہے کہ ہزارہا جعلی دستاویزون کی بناپر نالشین ہوکر سب مال و متاع ایک جھوٹی ڈگری مین نیلام ہوجاتا ہے آبرو خاک مین ملجاتی ہے بال بچے بھوکے مرنے لگتے ہین۔ یا پولیس بیگناہون کو اپنی خواہش کے مطابق چالان کرکے بآسانی سزا کرادیتی ہے تو کیا اسقدر مین بیوقوف دہقانیون سے یہ امید ہوسکتی ہے کہ وہ ان خرابیون کو قانون گورنمنٹ کی جانب منسوب کردینے مین تامل کرینگے۔

ریل کسقدر راحت رسان سواری ہے۔ مہینون کے راستے گھنٹون مین بلازحمت تھوڑے سے صرف مین طے ہوتے ہین مگر حصول ٹکٹ مین بعض اوقات کسی قدر دقتین اوٹھانی پڑتی ہین یا باوصف ملجانے ٹکٹ کے سوار ہونے مین کیا کچھ ایذا پہونچتی ہے یا اہلکاران و سپاہیون کے دھکے یا گالیان کھانی پڑتی ہین تو وہ تمام راحت مبدل بکدورت ہوجاتی ہے۔

قواعد جو حفاظت مرض طاعون کے لئے وضع ہوئے ہین وہ محض سلامتی جان رعایا کے لئے ہین نہ کسی دوسری غرض سے تعیناتی ڈاکٹران و پولیس کا مقصود ان قواعد کی بنا پر خواہ اسٹیشن ہاے ریلوے یا کسی شہر خواہ بندرگاہ مین ہو صرف اس خیال سے ہے کہ اگر کوئی بیمار اس قسم کا

پایا جاوے تو اوس بیماری کی صحت کا مداوا کیا جاوے۔

غور کیجیے تو یہہ کتنی بڑی فیاضی گورنمنٹ کی اپنی رعایا کے ساتھہ ہے۔ لیکن اس نفع رسان قاعدہ کے برتنے مین خلاف اصول گورنمنٹ سختیان نامناسب وہرج بیجا رعایا سے تندرست کے ساتھہ عمل مین لایا گیا۔ ضد یا لالچ سے اہلکاران متعینہ کی جانب سے بعض اوقات وہ افعال سرزد ہوتے گئے جنھون نے اصلی غرض گورنمنٹ کو فوت کر دیا۔ اور خوبی کے عوض خرابی پیدا ہو گئی۔

یہ بات قبول کر لی گئی ہے کہ ہر قانون اور قاعدہ کے اثر کا دار و مدار بہت کچھہ اوسکے عمل کرنیوالے پر ہے قانون چاہے کتنا ہی درست ہو مگر جب تک اوسکے برتنے والے نیک نیت نہون اوسوقت تک عمدہ طور پر انتظام مین کامیابی نہو گی۔ قانون برائیون کو روک نہین سکتا صرف یہ بتلاتا ہے کہ کسطرح برائیان اور سختیان کم ہو سکتی ہین۔

قوانین گو کتنی ہی نرمی اور خوبیون پر مبنی ہون اگر عمل اونکا صحیح طور پر نہ کیا جاوے تو بہتری کی حدود سے قطعی علیحدہ ہو جاتے ہین۔

گو ہر ایک محکمہ مین کچھہ نہ کچھہ شکایت اور قابل اصلاح امور موجود ہونگے۔ مگر پبلک کا زیادہ واسطہ پولس سے پڑتا ہے۔ رعایا کی جان و مال و آبرو کی حفاظت اسکے سپرد ہے۔ لیکن جیسا کہ چاہیے یہ فرض ادا نہین کیا جاتا۔ نہ جرایم کے انسداد کی کافی کوشش کیجاتی ہے نہ مجرمون کو اونکے افعال کی سزا دلائی جاتی ہے۔ قماربازی کی کثرت ہے۔ اور جرایم بھی علانیہ ہوتے ہین۔ مگر بیشتر بیگناہ پھانسی جاتے ہین۔ اس خرابی کا بڑا سبب آپس کا نفاق اور جوش انتقام ہی ہے۔ جو بوجہ اختلاف قوم و اختلاف رسوم کے واقع ہو رہا ہے جب یہ نفاق ترقی پکڑتا ہے تو انتقام بڑھتا جاتا ہے۔ ان مواقع پر جسکی طرفداری پولیس کرتی ہے اوسکو کامیابی کی امید زیادہ ہو جاتی ہے۔ جھوٹی شہادت باسانی ملجاتی ہے ایمان فروش گواہ جنکو نہ خوف خدا نہ شرم دنیا۔ ایسے موقع پر شہادت دینا اپنی مغفرت کا سہارا سمجھتے ہین۔

عموماً گورنمنٹ اور پبلک دونون کی نظرون مین پولیس با اعتبار نہین - بلکہ کسی قدر نگاہ بیگانگی سے دیکھی جاتی ہے اور آئے دن اس محکمہ کے باوقار اہلکار ماخوذ ہوتے رہتے ہین -

اس روئداد پر اگر یہ نتائج اخذ کئے جائین کہ نہ بندگان خدا کو اطمینان نہ رعایائے گورنمنٹ کو آزادی نہ امن کو فروغ نہ رشوت کی سرد بازاری - نہ نیک چلنون کو مسرت نہ بداطوارون کو خوف نہ عدالتی فیصلجات معناً منصفانہ ہوتے ہین تو کچھ نازیبا نہین ہین -

حکومت کی بنا لوگون کے خوف و حاجات پر مبنی ہے - عوام الناس کو اپنی ذات و مال کی حفاظت کے لئے ضرور ہے کہ کسی شخص یا مجموعہ اشخاص کی رعیت بنکر رہین اور ہر ایک حکومت مین حاکم کیطرف سے حفاظت اور رعیت کی جانب سے متابعت کا معاہدہ معنوی ہوتا ہے - خود مختار و مطلق العنان حکومتون مین اس معاہدہ کا ایفا پورا نہین کیا جاتا ہے - ہمیشہ مخلوق خدا پر طرح طرح کی سختیان ہوتی رہتی ہین - اسوجہ سے انجام ہی شخصی سلطنتون کا کبھی ملال سے خالی نہین ہوتا - ہمکو شکر کرنا چاہیے اس زمانہ مین نہ شخصی سلطنت ہے نہ جابر حکمران - تاہم بعض بعض اوقات بدنفس اہلکارون کی بیجا کارروائیان ایسی سنی جاتی ہین کہ اون کارروائیون اور خود مختار فرمان روائیون کے جابرانہ افعال مین اثرات کے اعتبار سے فرق نکالنا سخت دقیق ہو گیا ہے - موقع تحقیقات پر افسران کے جانے کو عام لوگ یہ خیال نہین کرتے کہ کوئی دادرس یا مہمان آیا ہے بلکہ عموماً اونکا آنا ایک جابر ناحق شناس کے آنے سے کم نہین سمجھا جاتا -

انسان فطرتاً خودغرض واقع ہوا ہے اوسکے ساتھ لاکھ احسان کیجئے مگر جب اوسکو خفیف ایذا بھی پہونچے گی تو وہ تمام احسانات کو فراموش کر دیگا -

ہند کی جاہل رعایا کو نہ تار کی باریک خوبیون سے واقفیت - نہ بحری سہولیت سے آشنائی نہ انسداد دختر کشی وستی اور انسانی قربانی کی ہمدردی سے باخبری - نہ قانون کے نازک اصولون سے آگاہی - نہ مغربی علوم کی برکتون پر اطلاع - ایسی ایسی بہت سی نعمتین اس سلطنت کے صدقہ مین

انکو میسر ہین لیکن وہ لوگ اونکی اصلی غرض اور واقعی خوبی تک نہین جانتے۔ وہ تو یہہ دیکھتے ہین کہ روزمرہ کے معاملات اور عدالتی کارروائیون مین اہلکاران سلطنت کے ساتھہ جو واسطے اونکو پڑتے ہین ایسے مواقع پر اون سے کیا برتاؤ کیا جاتا ہے۔

گورنمنٹ سے بھی کوئی واقعہ پوشیدہ نہین اور اسی لحاظ سے کمیٹیان وکمیشن مقرر ہوکر خرابیون کے دور کیے جانے کی کوششین ہورہی ہین۔ پولیس کمیشن تمام صوبہ جات مین دورہ کرچکی کوئی صوبہ ایسا نہین ہے جس مین گواہون کے بیانات سے یہ ثابت ہوا ہو کہ یہان کی پولیس کی کارروائی قابل اعتماد ہے۔ اور ہر جگہہ زور دیا گیا ہے کہ پولیس مین نیک چلن تعلیم یافتہ مقرر ہون اور پولیس کو کارگزار اور قابل اعتماد بنانے کے لئے افسران ومجسٹریٹون کی خاص نگرانی کی ضرورت بتائی گئی ہے محکمہ پولیس اچھے لوگون سے خالی نہین۔ خود ہماری واقفیت مین ایسے ایسے نیک نیت متدین خداترس اصحاب ہین کہ جنکے پرچھاوان پڑجانے سے انسان دیانت دار اور رحمدل بن جاسے۔ مگر ہمین شخصی بحث کرنا منظور نہین۔

ہماری احسان شناسی کا اقتضا یہ ہے کہ جس سلطنت کی بے انتہا برکتون سے ہم نفع اوٹھا رہے ہین ہر طرح امن سے پکے مسلمان بنے ہوئے ہین۔ اوسکے اطاعت مند۔ خیرخواہ اور وفادار رعایا بنے رہین۔ جب گورنمنٹ رعیت پروری اور انصاف مین فیاضی برتتی ہے تو ہمارا اظہار احسانمندی مین بخل کرنا کس درجہ بدنما امر ہے اظہار احسان کے ساتھہ جو عملی خرابی ہم دیکھین اوسکی اطلاع نیک نیتی سے جس طرح ممکن ہو گورنمنٹ کے کانون تک پہونچائین تاکہ مدبران سلطنت اوسپر غور کرین اور بہتر تدارک۔ ورنہ جو فریادین گورنمنٹ تک نہ پہونچائی جائینگی اونکا تدارک بجز الہامی طریقہ کے اور کیسے ممکن ہے۔

عرب کے جرایم اور اونکے اسباب

فرینچ مورخ[۱] لکھتا ہے کہ بدوی قبایل نیم وحشی حالت مین ہین اونمین کسی قسم کا تمدن نہین ہر

[۱] تمدن عرب۔ مطبوعہ ۱۸۹۸ء مصنفہ ڈاکٹر گستاولی بان مترجمہ فخر قوم شمس العلما مولوی سید علی بلگرامی صفحہ ۵۸ لغایۃ ۵۹

جو حالت تین ہزار برس پیشتر اونکی تہی وہ آج بہی موجود ہے - بجز مذہب کے اون کے کسی چیز مین تغیر نہین آیا -

بدوؤن کے دو ہی شغل ہین - آپس مین لڑنا - یا مویشی اور اونٹون کا پالنا اب بہی وہ لڑائیان جو خفیف سے خفیف سبب سے بہی دو قبیلون مین ہوجایا کرتی ہین - کبہی ختم نہین ہوتین - جب کوئی فرد قبیلہ مارا جاتا ہے تو اوسکے بدلے مین سلسلہ خونریزیون کا قایم ہوجاتا ہے - جب دو قبیلے لڑتے لڑتے تہک گئے تو پہر صلح ہوجاتی ہے اور جان کے بدلے دیت قبول کرلیجاتی ہے -

ہرڈر لکہتا ہے - عربون نے اپنے آبا و اجداد کی قدیم رسوم و رواج کو قایم رکہا ہے اون مین اوصاف اضداد جمع ہین - وہ خونخوار بہی ہین اور غایت درجہ فرمان بردار بہی وہمی بہی ہین اور مغرور بہی اور اونہین پوچ اعتقادات اور کہانیون سے بے انتہا شوق ہے وہ گویا سدا جوان ہین - اور جب کوئی نیا خیال اون کے ذہن مین بیٹہہ جاتا ہے تو اون مین بڑے بڑے کام کرنے کی صلاحیت پیدا ہوجاتی ہے -

ایک طرف تو وہ آزاد و فیاض اور جواد ہین اور دوسری طرف مغلوب الغضب اور بیباکی سے بہرے ہوئے -

اپنی کل مایحتاج کو مہیا کرنے کی ضرورت نے اونہین پہرتیلا چالاک بنایا ہر قسم کی تکالیف کو برداشت کرنے کی مجبوری نے اونہین صابر دیا - عرب آزادی کا اسوجہ سے عاشق ہے کہ یہی ایک نعمت ہے جو اوسکے حصہ مین آئی ہے - چونکہ اوسے ہر قسم کی تحکم سے نفرت ہے اسلئے لڑنا بڑنا اوسکی فطرت کا جز ہوگیا ہے - خود اپنے اوپر سختی کی عادت نے اوسے دوسرون کے لئے بیرحم بنادیا ہے اور اوسمین انتقام کی خواہش پیدا کردی ہے -

ملک او خیالات کے متحد ہونے نے کل قوم مین ایک ہی معیار عزت و آبرو قایم کردیا ہے اونکی ساری نام آوری تلوار - مہمان نوازی اور فصاحت مین ہے - تلوار تو اپنے حقوق حاصل کرنیکی ضمانت ہے -

مہمان نوازی اونکے لئے سارے قانون انسانیت کا لب لباب ہے اور تحریر و کتابت کی جگہہ پر فصاحت اون تمام باہمی نااتفاقیون کو ختم کرنے والی چیز ہے جن کا فیصلہ ہتھیار سے نہین ہوسکا۔

دیورژ لکھتا ہے " عربون کے خصائص مین شاید وہ خاصیت سب سے زیادہ نمایان ہے جو لوٹنے کے ولولے اور مہمان نوازی کے جوش سے ملکر پیدا ہوئی ہے۔ غارت گری کا اشتیاق اور اوسکے ساتھہ فیاضی۔ شدید بیرحمی اور پھر کشادہ دلی وہ خاصیتین ہین جو اونکے اوصاف اضداد کو ہمارے سامنے لاتی ہین اور ایک ہی تقریر مین ایک ہی شخص کی نسبت بیس مرتبہ ہم سے آفرین اور نفرین کہلواتی ہین۔ اِن متضاد خصائص کا سمجھنا اور اون کی توجیہ کرنی نہایت مشکل ہو اگر ہم اِس قوم کی خاص حالت کو ملحوظ نہ رکہین کہ یہ اپنے ملک اور موقع کے لحاظ سے تمام اقوام سے علیحدہ اور ایک ریگستان عرب سے اپنی تمامی مایحتاج کے حاصل کرنے پر مجبور ہین ملک کی کم پیداواری اونکے لئے لوٹ کھسوٹ کی محرک بن گئی ہے وہ زرخیز زمینین جو اور ملکون کے باشندون کے لئے وافر غلہ اور کافی چارہ پیدا کرتے ہین اونکے حصے مین نہین آئین اور قسمت کی اس کمی کی تلافی وہ لوٹ مار سے کرتے ہین۔ ہر قافلہ کو لوٹتے وقت وہ یہی خیال کرتے ہین کہ یہ بھی ایک حصہ اوسی دولت کا ہے جو دنیا کی نعمتین تقسیم ہوتے وقت اونہین ملنا چاہیئے تھا جس سے وہ محروم رکھے گئے ہین۔ اونکے نزدیک لڑائی مین اور چھپ کر رہزنی کرنے مین کوئی فرق نہین جس مال کو وہ ہتھیار کے زور سے لوٹتے ہین وہ اونکی نظرون مین مال غنیمت ہے کسی مسافر کو لوٹ لینا اونکے نزدیک ویسا ہی جوان مردی کا کام ہے جیسا کہ کسی شہر کو فتح کرنا یا کسی صوبہ کو زیر حکومت لانا۔ ہمین ایسے خصائص قبیحہ کے ساتھہ ہرگز ہمدردی نہوتی اگر اون ہی کے مقابل مین اعلیٰ درجے کے اوصاف بھی نہوتے وہی مرد کارزار جس کے ہاتھہ سے لوٹ کے اشتیاق یا غیرت کے جوش مین شدید سے شدید بیرحمی کے افعال سرزد ہوتے ہین۔ جس وقت اپنے خیمے مین بیٹھتا ہے تو ایک مہربان میزبان بن جاتا ہے۔ اعلیٰ تواضع سے پیش آتا ہے۔ جو کوئی مصیبت زدہ

اوسکی پناہ مین آگیا یا جس نے اوسکی حمیت پر بھروسہ کیا تو پھر اوسکی مدارات دوستون کی سی نہین ہوتی بلکہ عزیزون اور قرابت مندون کی سی۔ اوسکے مہمان کی جان مقدس ومحترم ہوجاتی ہے۔ اور میزبان کو اوسکی حفاظت خود اپنی جان پر کھیل کربھی واجبات سے ہوتی ہے اگرچہ اوس پر یہ کیون نہ ثابت ہوجاے کہ جو شخص اوسکی پناہ مین بیٹھا ہے وہ اوسکا دشمن جانی ہے جسکی تباہی کی وہ سوبار آرزو کرچکا ہے۔

کسی کے بیٹے کو قتل کرکے قاتل۔ مقتول کے باپ کا دامن پکڑ لے پس اب دنیا اودہر سے اودہر ہوجاے مگر باپ اپنی زندگی تک اوسکا محافظ وطرفدار ہے۔ اوس کو شاید اس مین بھی تامل نہو گا کہ مراسم مہانداری کو عمدہ طور پر اور کشادہ دلی سے ادا کرنے کے لئے اپنے ہمسایہ کا اونٹ بزور چھین لاے یا حسن تقریر سے مانگ لاے۔ سخاوت اور فیاضی وہ خصلت ہے جسے عرب تمام خصائل پر ترجیح دیتے ہین اور اون کے نزدیک یہہ خصلت خاص اون کی قوم کے فضائل مین سے ہے۔

مجھے اسقدر اور کہنا ہے کہ اسوقت بھی اعراب بدوی مین خواہ وہ کسی حصہ ملک کا ہو ایک آزادی کا ولولہ موجود ہے جسے اہل یورپ بمشکل سمجھ سکتے ہین۔ یہ لوگ شہر وقصبات کے باشندون کو نہایت حقارت کی نظر سے دیکھتے اور اونہین غلام سمجھتے ہین اون کے نزدیک کسی خاص مقام کو مسکن ٹھیرانا گویا آزادی کو خیرباد کہنا ہے کیونکہ جہان مسکن معین ہوا اوسکے ساتھہ ہی غیر کا محکوم ہونا بھی لازمی ہے بدویون کی ساری دولت آزادی ہے اور وہ اونکی نظرون مین تمام نعمتون سے بہتر ہے اور بیشک اونھون نے اس آزادی کو سالہاے دراز سے قایم بھی رکہا ہے۔ کل یونانی۔ رومی۔ ایرانی وغیرہ وغیرہ ملک گیر قومون نے دنیا پر حکومت کی لیکن بدویون کو زیر نہ کرسکے۔ بدویون پر جب کبھی حکومت ہوگی تو چندروزہ ہوگی اور یہ چندروزہ حکومت بھی بلا اسکے نہین حاصل ہوسکتی کہ ایک بدوی قبیلہ کا مقابلہ دوسرے بدوی قبیلہ سے کرایا جاے۔

ہرودوط بیان کرتا ہے کہ جس زمانہ مین فینیقیہ اور فلسطین سے بیش قرار خراج ایران کے بادشاہون

کو جایا کرتا تھا اوسوقت عرب ہی ایسے تھے جو خراج سے مستثنے تھے۔

بدویون نے تمدن ملکی کو ہمیشہ حقارت کی نظر سے دیکھا ہے اور اپنی صحرائی زندگی کو ہر چیز پر ترجیح دی ہے۔ ان خانہ بدوش اقوام نے جن کا دلربا اور شریفانہ انداز ہر ایک سیاح کے دل کو لبھاتا ہے اپنے کو مصنوعی ما یحتاج انسانی سے مطلقاً مستغنی رکھا ہے فی الواقع صحرائی زندگی بھی ایک خاص لطف رکھتی ہے۔

اگرچہ مدارج ترقی انسانی کے لحاظ سے بدوی بہت ہی ابتدائی درجے مین ہین اونکی صحرائی زندگی اونھین اس درجہ سے بڑھنے نہین دیتی لیکن فہم و ادراک مین وہ فی الواقع دنیا کے تمام گلہ چرانے والی اقوام پر فوقیت رکھتے ہین۔

قوم عرب[1] حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے سے ہی ایک بہادر اور مضبوط قوم تھی اوس کی عادت اور طرز معاشرت یکسان رہی کبھی نہین بدلی اونھین گھر کا بڑا بوڑھا اپنے گھرانے کا سردار ہوا کرتا تھا۔

عرب ریگستان کی خالص اور قوت دینے والی آب وہوا مین رہنے کے باعث اور اسوجہ سے کہ بڑے بڑے شہرون مین اکٹھے رہنے اور آبادی مین سکونت پذیر ہونے کی اونکی عادت نہ تھی اور نیز دنیا کی نعمتون سے ناواقف تھے یا یہ کہ دنیا کی نعمتون مین سے صرف اونٹ بھیڑ اور خیمہ اپنی قوت بسری اور آسائش کے لئے کافی سمجھے تھے اس لئے ہمیشہ آزاد۔ سادہ مزاج اور طاقتور رہے۔

اس حالت مین وہان وقوعات جرم کا ہونا بھی تعجب انگیز نہ ہے۔ ملک بھوکا ننگا۔ زمین ناقابل زراعت۔ پانی کی قلت۔ راستہ کذب۔ عموماً رات کا سفر۔ قوم کی قوم بالکل جاہل بلکہ صحرائی درندے۔ درشت خو۔ جنگجو۔ تہذیب وشائستگی کے اعتبار سے بڑی پست حالت مین اور سپر آزاد و سرکش جو بجز اپنے دل کی اطاعت کے دراصل نہ کسی قانون کی پابند۔ نہ قاعدہ کی

---

[1] الہارون ۱۲

مطیع ان وجوہ سے جو کچھ ہو وہی غنیمت ہے۔ لوٹنے اور لڑنے کی خاصیت کی وجہ سے بدوی۔ مہذب اور شہری اقوام کے نزدیک نہایت خطرناک ہمسایہ سمجھے جاتے تھے اور کسی زمانہ مین وہ مجسم قزاق تھے۔

صرف اونکے معاہدہ کی خوبی اور قانع طبیعت ہمیشہ جرائم سے اونکو روکتی رہی ہے جس مضبوطی اور سچائی سے بدوی اپنے قول اور معاہدہ کی پابندی کرتے ہین غالباً روے زمین پر کوئی مہذب اور ایماندار سے ایماندار تعلیم یافتہ قوم نہین کر سکتی۔ اور یہہ قول کی پابندی اور عہد کا وفا کرنا ہی اونکی فطرت کا جزو ہوگیا ہے۔ جو اونکی خطرناک حالت کے لئے عمدہ سپر ہے۔

وہان کی وارداتون کو جس قدر خوفناک خیال کیا جاتا ہے اسدرجہ ہرگز نہین ہین۔ اب زیادہ تر خیالی پایا گیا ہے۔ اتفاقی واقعہ کے سوا رہزنون کو پورانے افسانے سمجھنا چاہیے۔ ہماری ناواقفیت نیز اجنبی حالات سے البتہ یہ ضرور ہے کہ مطوف زیادہ تر خوف مین ڈالتے ہین اور قصداً ایذائین پہونچاتے ہین۔ یا یہ کہ کوئی شخص قافلہ سے جدا ہوگیا۔ یا مختصر سا گروہ قافلہ سے علیحدہ ہوکر آگے بڑہگیا اور سپر حملہ ہوجاتا ہے ایسی صورت مین کسی کی سواری کا گدہا یا اونٹ چہین لیا یا جو کچھ پاس سپلے ہوا وہ لے لیا۔ مزاحمت کی حالت مین مارکٹائی کی اور عجلت کے ساتھہ مجرم چلتے پہرتے نظر آئے ان واقعات کو ہی لوگون کی غفلت یا عمال و محافظان ملک کی لاپروائی یہ بدنظمی پر محمول کیا جاسکتا ہے۔

اون رہزنیون اور چوریون کو ایسا ہی نہین کہہ سکتے ہین جیسا کہ ہندوستان کے باامن صوبون مین ڈکیتیان و چوریان ہوجاتی ہین۔ یہان کے جرائم بعض لحاظ سے بمقابلہ عرب کی نوعیت و اثر دونون مین زیادہ سخت ہین یہان کے بداطوار و ڈاکو۔ آبادی اور شہرون مین غارتگری۔ وقتل کے ارتکاب کرتے رہتے ہین عورات کو ڈاکہ کے وقت ناگفتہ بہ ایذائین پہونچاتے ہین۔ شرمناک اور وحشیانہ افعال کے مرتکب ہوتے ہین۔ وہان شہر و آبادی مین کوئی واردات ہوتی ہوئی نہین سننے مین آئی۔

یہان سکے ڈاکخانہ والون کا سا کمال وہان نہین کہ پارسل ثابت رہے تو روپیہ نکل جاے جعلساز ایسے کہان کہ ہزارون دستخط و دستاویزین بنجائین - اور اصل سے مطابق کر دیئے جائین اور اصل شخص کو حیرت مین ڈالدین - کہوٹے روپیہ اصلی روپیون سکے مطابق بنائین جہوٹے نوٹ اور ٹکٹ مثل اصل نوٹون وٹکٹون سکے چلائین اسکے سوا زہر خورانی - اسقاط حمل - دروغ حلفی زنا بالجبر عفت مین خلل ڈالنا - قماربازی انکا بہی عرب مین وجود نہین -

ایک جعلسازی کا جرم ہندوستان مین ایسا ہے جو ڈاکہ و رہزنی سے بدرجہا اثر مین سخت اور صورت مین نرم ہے جرم کو ہمیشہ اثر کے لحاظ سے دیکھنا چاہیئے نہ صورت سکے اعتبار سے وہان کا یہ انتظام بہتر معلوم ہوا کہ قافلون اور تاجرون کا بذریعہ رہزنی یا غارتگری جو نقصان ہوجاسے تو نقصان پانے والا - اپنی گورنمنٹ کی کونسل سکے حضور مین فریادی ہو بعد تحقیقات اوسکے نقصان کا پورا معاوضہ ملجاتا ہے - یہ حیمانہ قاعدہ جو عملاً جاری ہے واقعی قابل تعریف ہے اور ملکون مین تو مظلوم مدعی کو پیروی مقدمہ مین کچہہ نہ کچہہ اور صرف کرنا پڑتا ہے اور جو مال غارت ہوا اوسکے ملنے کا ذکر ہی کیا ہے -

فرانس جو نہایت مہذب ملک سمجہا جاتا ہے وہان[^] کی دارالسلطنت کو لقب قتلگاہ کا اسوقت دیا گیا ہے اور وہ ضرور اسی قابل ہے اسلیئے کہ وہان شورش کا یہ عالم ہے کہ دن ڈوبنے سکے بعد کوئی شریف گہر سے نہین نکل سکتا - روزانہ زدوکوب سینکڑون بیگناہون کے حصہ مین ہے اگر کوئی بچکر نکل گیا تو بہت ہی خوش قسمت سمجہا جاتا ہے -

ایک نہ ایک چہوٹی جنگ روز ہی ہوتی رہتی ہے اور کچہہ لوگ روز ہی مرتے رہتے ہین ٹھگی اور ڈکیتی کی تو کوئی حد ہی نہین ایک غریب شخص صرف دو پونڈ کے لئے مار ڈالا جاتا ہے اور قاتلون کا پتہ نہین -

پیرس حقیقتاً قاتلون کا بہشت ہے اور اوسکی یہ شہرت کہ وہ تمام یورپ کے لئے کیل کا میدان

[^]: روہیلکھنڈ گزٹ بریلی مطبوعہ یکم نومبر سنہ ۱۹۰۲ء نمبر ۳۹ - جلد ۱۲ - صفحہ ۹ - بحوالہ صلح کل ۱۲

سے نہایت پُرخطر ہے یہ مفصلات کے لوگ روزانہ قتل وغارت کے واقعات اخبارون مین پڑہتے رہتے ہین اور پیرس نہین جاتے۔ غیر ملک کے سیاح بہت خوف زدہ ہین اور حتی الوسع قیام کم کرتے ہین۔

پیرس کی پندرہ ہزار پولیس کیا کرتی ہے۔ جواب ملیگا کہ روزانہ ستر۔ اسی بدمعاشون کو گرفتار کرتی ہے مگر اسکی محنت رائگان جاتی ہے۔ سب ملزم عدالت سے رہا ہوجاتے ہین اسکی وجہ "پولیس اور حکام کی ناموافقت" پولیس کا بیان ہے کہ معمولی تحقیقات کے بعد عدالتین ملزم کو چھوڑ دیتے ہین۔ جج کہتے ہین کہ دراصل ان پر کوئی جرم نہین ہوتا سزا دے کر بدنامی نہین لینا ہے۔ اصلیت کچھ ہو مگر پیرس بہت بدنام ہو رہا ہے قریب زمانہ ہے کہ کوئی شخص بغیر ریوالور مکان سے باہر نہ نکلے۔

بدمعاش پولیس والون پر ہنستے ہین۔ مجسٹریٹ کی تضحیک کرتے ہین اور جب ان کے کارنامے اخبارون مین چھپتے ہین تو پڑہ پڑہ کر خوش ہوتے ہین۔

مسٹر لے پولیس کمشنر کا خیال ہے کہ اسوقت پیرس مین لوگون کو کام نہین ملتا مجبوراً ان سے جرایم سرزد ہوتے ہین اکثر یہ ہوتا ہے کہ ایک عورت اپنے پہلے ہمراہی کو چھوڑ کر دوسرے کے ساتھ ہوجاتی ہے اور یہ دونون شخص جانی دشمن ہوجاتے ہین وہ اپنے دوستون کو جمع کرتے ہین اور پھر ایک چھوٹی سی جنگ ہوجاتی ہے۔

پولیس کی مجبوری ایک اور قانون کی وجہ سے بھی ہے جسکا یہ منشا ہے کہ جو مجرم وقت مقررہ تک نہ گرفتار کیا جاسکے اوسپر پھر جرم عاید نہین ہوسکتا۔

فرانس کا کوئی شخص ریوالور لے کر نہین چل سکتا مگر مجرم اپنے پاس ریوالور رکھتے ہین ابھی ایک شریف شخص نے ریوالور کے ذریعہ سے اپنی جان بچائی۔ مگر ریوالور رکھنے کے جرم مین اسے جرمانہ دینا پڑا۔

بہت قریب وقت ہے کہ پیرس کے نووارد "روشنی کا شہر" کہنے کے عوض قتلگاہ

سکہنے لگین۔ (صلح کل)

فرانس[۱] مین ۱۸۸۰ء مین زناکاری کے ایسے مقدمات جنکا پتہ لگا ہے (جنکا پتہ نہین لگا اونکا ذکر نہین) بمقابلہ ۱۸۲۶ء کے تعداد مین نو گنے ہین۔

ان تمام جرائم کی بابت کوئی شخص نہ گورنمنٹ فرانس و ہند پر الزام لگا سکتا ہے اور نہ گورنمنٹ عرب پر اتہام عاید کرسکتا ہے۔ بہبودی رعایا و انسداد جرائم کے لئے جو جو تدابیر امکانی مدبران سیاست کے اختیار مین ہین وہ سب عمل مین لائی جاتی ہین اور ہمارا تو عقیدہ یہہ ہے کہ کلیتاً جرایم کا انسداد طاقت بشری سے باہر محض نادیدہ قوت کے دستِ قدرت مین ہے۔

مختصر حال سلطان المعظم کا بلحاظ اسکے کہ عرب اور خطہ حجاز جہان گہوارۂ اسلام ہے اس شہنشاہ کی زیر حکومت ہے لکہا جاتا ہے

سلطان المعظم کی محبت کے وجوہ۔

حضرت سلطان المعظم کی عزت و محبت کا خیال۔ دنیا کے تمام اہل اسلام میں موجود ہے غالباً دنیا کی کوئی اسلام قوم ایسی نہوگی جسے سلطان المعظم کے ساتہہ دلی تعلق نہو اسکی وجہہ محض اسلامی رشتہ ہے جو اسلام کی محبت کے ساتہہ ساتہہ باقی رہیگا۔

تمام دائرۂ اسلام کے مرکز۔ یعنی مسلمانون کے قبلۂ ایمان حرمین شریفین کی حمایت آج سلطان المعظم کی ذات بابرکات پر منحصر ہے۔ اون مقدس اور متبرک مقامات کا شرف خادمیت جو تمام شرفون اور اعزازون سے اوسیقدر بالا ہے جس قدر مخدوم کا شرف خادم پر ہوتا ہے سلطان المعظم کو ہی حاصل ہے۔

علاوہ ازین بیت المقدس جو مسلمان اور مسیحون کا ایک مشترک معبد ہے وہ بہی آپ کی ہی حفاظت مین ہے جس کے لئے ایماناً ہر عیسائی سلطنت کو خواہش گہیرے ہوئے ہے اور انصافاً

[۱] تمدن عرب صفحہ ۲۷۶۔

گھیرے ہونا چاہیئے۔

اگر اہل یورپ علمی انسانیت اور فلسفی تہذیب کی برقی قوت سے مذہبی جوش کو نہ چھپا چکے ہوتے تو تمام دنیا پر ظاہر ہو جاتا کہ عیسائیون کو سرزمین قدس کا اپنے قبضہ مین نہونا کس قدر ناگوار ہے۔

میری راے مین سب سے زیادہ ایک انگلستان ہے جو تعصب مذہبی پر تہذیب انسانی کو غالب رکھنے کی قوت اپنی پوری ہمت سے ظاہر کر سکتا ہے۔ باقی اور تمام سلطنتین مذہبی جوش سے خطرناک وقت مین بدمست ہو کر ٹوٹ پڑنا معیوب نہ سمجھین گی۔

ہمارے رہبر کامل نے ہمکو شرف بیت المقدس کا حرمین شریفین سے ایک ہی درجہ کم ہونیکا سبق دیا ہے۔ تمام دنیاے اسلام بیت المقدس کو عزت بھری نگاہوں سے ہمیشہ اور ہر وقت دیکھتی چلی آئی ہے اور یونہی اوسوقت تک دیکھتی چلی جائیگی۔ جب تک ایمان باقی ہے۔

علاوہ برین۔ نجف اشرف۔ کربلاے معلی۔ کاظمین شریف۔ بغداد شریف وغیرہ وغیرہ وہ مقامات ہین جنکے ساتھ ہر مسلمان کو ایمان کے مطابق محبت ہے۔ یہہ مقدس مقامات بھی سلطانی حفاظت مین ہین۔ گو اور بھی اسلامی حکمران ہین مگر۔

حقیقتاً تمام اسلامی فرمان رواؤن کے طبقہ مین ایک سلطان المعظم کی ذات ایسی ہے جو اسلامی خدمتون۔ مذہبی حمایتون۔ مقدس مقامون کی حفاظت قایم رکھہ سکتی ہے۔ اور رکھتی ہے۔

سنہ ۸۸۶ ہجری زمانہ سلطنت سلطان بایزید خان سے ابتک سلطنت عثمانیہ خدمات حرمین شریفین کے لیے برابر وقف رہی ہے۔ ہمیشہ کرورہا روپیہ تعمیر و مرمت و درستی و آراستگی مین حرمین کے صرف کیا گیا اور ابتک کیا جاتا ہے

فقہا۔ علما۔ آئمہ۔ موذنین و خدام حرمین و نیز شیوخ عرب کے لیئے ہدایہ۔ نذرانہ وظائف سالانہ مقرر ہین و مساکین کے لیے لنگر خانے جاری ہین حفاظت حجاج کے لیے فوج توپخانہ و آراستگی

قلعجات کے اخراجات وامن قایم رکھنے کے بیش قرار مصارف وتنخواہین سالانہ دیجاتی ہین۔
صرف حرم نبوی کی درستی وآراستگی مین بزمانہ سلطنت سلطان عبد المجید خان مرحوم کے محض صناعون
کی صناعی اور اجرت مزدوران مین کم وبیش ایک کرور روپیہ خرچ ہوا۔ اسی پر دوسرے مقدس مقامات
کے صرف اندازہ کرنے چاہئیین۔ ان تعمیرات کی بابت ۹۸۴ھ ہجری باب عباس سے لیکر باب علی تک
ایک کتابہ دوسرا دروازہ کوہ صفا کی جانب تیسرا مطاف کی شرقی جانب زمانہ سلطان سلیمان خان و
چوتھا کتابہ سلطان احمد خان کے زمانہ ۱۰۲۱ھ ہجری کا ہے۔

ہر سال لاکھون حاجیون کا دنیا کے ہر حصے سے حرمین شریفین کو جانا۔ بیت اللہ وبیت الرسول
مین سلطان ابن سلطان کا خطبہ سننا اور اونکی بے انتہا فیاضیون کو دیکھکر اپنے ممالک کو واپس
آنا۔ خاص اُنس پیدا کرتا ہے اور یہی وہ خیال ہے جو تمام دنیاے اسلام کو سلطان المعظم کی محبت
پر مائل ومتوجہ کرتا ہے۔ مسلمانون کا خیال ہے کہ اونکے مذہبی مقامات کا محافظ مسلمان بادشاہ
بڑے بڑے اوصاف کا منبع ہے جو اپنی خوش تدبیریون اور دلیرانہ کارروائیون اور فیاضیون سے
نہ صرف اپنے دوستون کا ہی ممدوح ہے بلکہ وہ قومین جو سلطان عثمانیہ کو کسی وقت مین معمولی
ایشیاے فرمانروا سمجھتی تھین اون کے اوصاف کی معترف۔ اونکی لیاقت وبہادری واستقلال اور
فیاضی کی قائل ہین۔

قادر مطلق نے اس ایک شخص مین بے انتہا عمدہ صفات جمع کردینے مین اپنی فیاضی کو
خاص طور پر مد نظر رکھا ہے۔ اسی طرح ترک عمدہ صفات سے متصف ہین عموماً وہ پاکیزہ اخلاق۔
نیک دل۔ صاف خیال۔ خدا کے معتقد رسول خدا کے شیدا۔ اسلام پر فدا۔ بنی نوع انسان کے
ہمدرد۔ مسلمانون کے دلی خیر اندیش۔ قومی۔ انسانی۔ مذہبی محبت کا جوش اونمین اعلیٰ درجہ کا موجود ہے
طاعت واطاعت گزار۔ معاملات دنیوی مین زود یقین۔ اپنے افسر کے سچے مطیع۔ ہم جنسون
کے قدر شناس۔ محسن کے جان نثار۔ غرور وحسد سے ناواقف نظرون مین حیا۔ بشرہ پر فراست
مزاج مین متانت۔ طبیعت مین حلم۔ نورانی چہرہ جس سے وہ فرشتہ سیرت وصورت مجسم انسان انکو

سچے مسلمان نظر آتے ہین۔

بحیثیت انسان وہ غلطیون اور خطاؤن سے محفوظ نہین ہوسکتے۔

بہت باتین اونمین قابل اصلاح ہونگی مگر بیرونی دنیامین اسلامی خبرین اکثر اولٹی ہوکر پہونچتی ہین اچھا امر بالکل گھٹا کر مشتہر ہوتا ہے لیکن دیدہ ور دانشمند صحیح نتیجہ نکال سکتے ہین کہ اصلیت کہانتک ہے۔ اچھے بُرے سب قومون مین ہین۔ بُرائیان وبھلائیان ہر ملک مین پائی جاتی ہین گی لیکن معیار خوبی یا برائی ہمیشہ کثرت پر قرار دینا منصف مزاجون کا کام ہے۔ فرداً فرداً نہون مگر بحیثیت مجموعی ترکون کی خوبیون کا پلہ بھاری نکلے گا۔ اور یہی اونکے پکے مسلمان ہونے کی قوی حجت ہے جیسے کہ اسلام مین تمام مذاہب سے نیکیان زیادہ ہین جسکو منصف مزاج یورپین مورخ تک تسلیم کرتے ہین۔ اوسی طرح اون مسلمانون مین بھلائیان بیشتر ہین۔

سلطان موجودہ حضرت عبدالحمید خان جنکی خوبیون کا دوست ودشمن دونون کو اعتراف ہے جس زمانہ مین تخت عثمانیہ پر متمکن ہوئے اوسوقت سلطنت کی ابتری حد سے گذر چکی تھی۔ خزانہ خالی تھا نہ کہین سے قرض ملنے کی امید تھی۔ مشرق ومغرب۔ جنوب وشمال سے فرانس وروس و یونان وآسٹریا کی یورشین ہورہی تھین۔ اندرون سلطنت بلگریا وسرویا ومانٹینگرو نے فسادات عظیم برپا کر رکھے تھے۔ روس کی حکمت عملی کے جادو چل چکے تھے۔ ملکی معاملات مین سلطنت ترکی کے حکام روس کے نمکخوار بن چکے تھے۔ بغاوتین برپا تھین۔ سرویا ومانٹینگرو نے لڑائی شروع کردی تھی روسی والنٹیر سرویا کی مدد کو آرہے تھے۔ دارالسلطنت روس مین بڑا جوش و خروش تھا۔ خود استنبول مین بغاوت کی آگ سلگ رہی تھی۔

۷ ستمبر ۱۸۷۶ء کو جسوقت وہ تخت نشین ہوئے تو اپنے آپ کو ایک ایسے ملک کا مالک پایا جو بغاوت اور نااتفاقی سے پُر تھا۔ نہ اونکے پاس روپیہ نہ کوئی اونکا دوست۔ ایسے وقت اور اس حالت مین سلطنت کو دشمنون سے بچانا اس سلطان کی حُسن تدبیر واستقلال اور دور اندیشی پر موقوف تھا۔

بلاکسی معتبر سپہ سالار کے اونہون نے روسی حملہ کے روکنے کا قصد کیا لیکن ناکامی ہوئی اور دشمن دارالسلطنت کے دروازہ تک پہونچ گیا۔ قسطنطنیہ مین تہلکہ مچ گیا۔ ایسے وقت مین تمام رعایا اور اکثر مشیران سلطنت بدحواس ہوگئے۔ بلا استثنا سب پاشاؤن نے سلطان سے مشورتاً کہا کہ پایۂ تخت قسطنطنیہ سے باسفورس کے ایشیائی کنارے مقام بروسہ کو مشرف کرین۔ سلطان نے اس حقیر تجویز اور پست ہمتی کی صلاح کو صرف اپنی ذاتی قوت کے بہروسہ پر نامنظور فرماکر جواب دیا کہ کیہہ ہی کیون نہو وہ وہین رہین گے جو چار سو برس سے اونکے خاندان کا پایۂ تخت ہے اور جو تمام شہر کا حال ہوگا وہی اونکا ہوگا۔ غرضکہ سلطان کی بات مانی گئی۔ بروسہ کا ارادہ ترک ہوا۔

صرف یہی ایک آزمایش اونکی دلیری کی نتہی جب صلح کی گفتگو ہورہی تہی تو روسیون نے علاوہ اور شرائط کے ایک یہہ بہی شرط پیش کی تہی کہ ترکون کے جہازات کا پورا بیڑہ اونکو دیا جاے وزارت کے بڑے بڑے ممبرون نے راے دی کہ اس شرط کو منظور کرلینا چاہیے چونکہ ملک مین اسقدر طاقت نہین کہ اور لڑسکے اور انکار سے ازسرنو لڑائی شروع ہوگی اس موقع پر پہر سلطان کی ہمت و دلیری نے کام کیا۔ جواب دیا کہ یہہ ہرگز نہوگا۔

اپنے ہاتہہ سے ایک خط۔ گرینڈ ڈیوک نکوس۔ کو اس مضمون کا لکہا کہ جہازون کا دینا کسی طرح ممکن نہین۔ بجاے اسکے کہ جہاز روس کو دیدیے جائین وہ اسبات کو کہین بہتر سمجہین گے کہ جہاز لڑائی مین برباد ہوجائین اور دشمن سے ایک جہاز پر وہ خود بہی موجود ہون۔

روسی اپنی اس شرط سے باز آئے اور ترکی دارالسلطنت کی طرح ترکی جہازون کا بیڑہ بہی صرف سلطان نے بچایا۔

خاندان عثمانیہ کو بزدلی و پست ہمتی سے کوئی تعلق نہین رہا۔ اس نسل مین دلیری و شجاعت ایک موروثی حق ہے اور سلطان عبدالحمید خان نے اس امر کو اچہی طرح ثابت کردیا کہ وہ اسی شاہی نسل کے افتخار ہین جسکا نتیجہ یہ ہے کہ دول یورپ سلطان کے غیرمعمولی استقلال و

دلیری کو دل سے مانے ہوئے ہین۔

جس زمانہ مین وہ یکایک سلطان بنائے گئے وہ ترکی کے لئے عجب نازک اور مصیبت کا وقت تھا اوسکے مقابلہ مین اب وہ بہشت ہے۔ سلطان نے فوج کی دوبارہ بنیاد ڈالی۔ کئی ہزار مدرسہ ابتدائی تعلیم کے اونھون نے قایم کئے۔ دستکاری وحرفہ کی سرپرستی کرتے ہین۔ عورتون کی موجودہ حالت کی اصلاح اور لڑکیون کی تعلیم مین برابر کوشش کی ہے وہ نہایت جفاکش و محنتی ہین ہمیشہ مصیبت کے وقت وہ ثابت قدم رہے۔ خلق اللہ کی بہبودی کا بڑا خیال رکھتے ہین۔

سلطان محمد خان ثانی کے بعد کوئی بادشاہ اپنی پرایوٹ زندگی مین سلطان حال سے زیادہ پاک وصاف نہین گزرا۔ وہ زبون رسم جسکی روسے ننھے بچے بچپن ہی مین مار ڈالے جاتے تھے انکے زمانہ مین موقوف ہو گئی۔ سلطان کو اس بات کا فخر ہے کہ وہ صرف ایک ہی بی بی کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہین۔

ملا و درویشون کے بڑے مددگار و سرپرست اور بڑے فیاض ہین مین سلطان کی سوانح عمری یا حالات سلطنت کے نہین لکھنا چاہتا اور نہ یہ امر میرے مقصد مین داخل ہے۔

عربون مین جو ترکون کیوجہ سے ترقی ہوئی۔

البتہ یہ لکھنا ضروری ہے کہ جب سے حجاز حکومت ترکی کے زیر سایہ آیا ہی اسمین شک نہین کہ بہ نسبت پہلے کے اوسکی حالت کہین اچھی ہے قبل اسکے ہمیشہ سے حجاز ایک خطہ گویا دنیا سے بالکل جدا تھا نہ یہان ڈاک کا ذکر نہ تار کا گذر حکومت عام طور پر شریف مکہ کی سمجھی جاتی تھی مگر ہر گانون اور ہر قریہ کا حاکم جداگانہ تھا اور عجیب بدنظمی تھی۔

حکومت ترکی نے جب سے حجاز پر قبضہ کیا شریف مکہ کے اختیارات محدود ہو گئے عمومی حکومت ملک کے لئے گورنر جنرل مقرر کیا۔ اب تقریباً ہر جگہہ تار موجود ہے۔ اور ڈاک کا انتظام گو ہندوستان کا سا پورا نہین ہے مگر پھر بھی اچھا اور بہت اچھا ہے۔ حفاظت راہون کا بہت مناسب انتظام کر دیا گیا ہے۔

مکہ۔ ومدینہ وجدہ اور نیز چند قصبون مین تعلیم کے لئے حکومت کی طرف سے مدرسے ہین
جہان تعلیم ابھی اسیقدر دیجاتی ہے جسقدر ہندوستان مین مڈل کلاس کے طلباء کو ہوتی ہے
مگر اعلیٰ تعلیم کے لئے حجاز سے لوگ اپنے اپنے لڑکون کو استنبول کے مدارس سلطانی مین
بھیجتے ہین۔ جہان سے وہ چند سال تعلیم پانے کے بعد عساکر شاہانہ مین افیسر مقرر ہوتے ہین
یا ملکی خدمات حاصل کرتے ہین۔ ہمکو اس سے انکار نہین کہ ترقی نہین ہوئی تاہم ابھی بہت کچھہ
انتظام واہتمام کی ضرورت ہے۔

سب سے بڑی ضرورت جدہ کی بندرگاہ بننے کی ہے اس سے حجاج کو بیحد تکلیف ہے
عرب مین سڑکون کا بھی کوئی خاص اہتمام نہین ہے غالباً اوسکا سبب یہ ہے کہ مثل ہندوستان
کے یہان کچھہ ابواب کی آمدنی نہین ہے۔ بلکہ گورنمنٹ ترکی کو حفاظت حجاج اور انتظام راہون
کی بابت اپنے خزانے سے اور بہت کچھہ دینا پڑتا ہے۔ اسکے علاوہ یہہ وجہ ہے کہ سواریون
مین اونٹ۔ خچر وگدہا زیادہ تر اور گھوڑا کم تر میسر آتا ہے جنکے لئے راہ کی ہمواری وناہمواری قریب قریب
یکسان ہے البتہ شہر و نین ہموار راہین ہین مدینہ منورہ مین گھوڑا گاڑیان بھی چلتی ہین۔ تاہم درمیان
مکہ ومدینہ کے کئی موقع ایسے ہین جہان سڑکین ہموار رہنا چاہئین جیسا کہ عرب بیر عسقان کے قریب مین
اصلاح عرب کے لئے بڑی ضرورت ہے کہ گورنمنٹ ترکی ایک کمیٹی مقرر فرمائے جو موقع حج
پر ہر سال ایک جلسہ کانفرنس منعقد کیا کرے جسمین ہر ملک کے سربرآوردہ اصحاب ممبر بنائے جائین
وہ سب ملکر بہبودی اسلام۔ ترقی وتہذیب ملک۔ فلاح قوم۔ امن وآسایش۔ صنعت وحرفت
وتجارت کے تدابیر ووسائل سوچین۔ اور کانفرنس مین اپنی اپنی تجاویز پیش کرین۔

تمام شکایتین حجاج ومہاجرین کی سنین اور اون کی اصلاح کرین مطوفون کے کلی وجزوی واقعات
ومعاملات کی تحقیقات کرکے اون بےعنوانیون کو دور کرین جو حجاج کی تکلیف کی موجب اور عرب
کی بدنامی کے سبب ہین فیس حجاج سے انکی تنخواہین ہونا چاہئین۔

تمام آمدنی کے ذرایع۔ سرمایے۔ اور اونکے معقول انتظامات۔ اسی طرح اخراجات کے متعلق

تدابیر پر غور کیا جاوے۔

ہر سال نتیجہ کانفرنس کی شکل مین چھپکر یہ کارروائی باب عالی مین پیش کی جاوے اور اون تمام ممبرون کے پاس بھیجی جاوے جو شریک کانفرنس ہوئے ہون۔

مفصل روئداد کتاب کی صورت مین طبع ہوکر فروخت بھی کی جاوے تاکہ عوام کو اس مفید انجمن کی جانب رغبت و توجہ ہو۔

اس کمیٹی کے اغراض مین تجاویز ذیل کا داخل ہونا لازمی ہے بدوی و حضری عربون و نیز مہاجرین کے بچون مین صنعت و حرفت کا چرچا پھیلانا و حربی تعلیم کے لئے جو عربون کو بالطبع پسند ہے جابجا اسکول حربیہ جاری کرنا۔

سواحل عرب مین مختلف اقسام کے کارخانے بتدریج کھولنا جن مین چمڑے و گوشت و اسی قسم کی دیگر اشیا کو جو محض بیکار و ضایع جاتی ہین کارآمد بنانا۔ اور کپڑے و لکڑی وغیرہ کے سامان کے لئے کلین قایم کرنا۔

معدنیات و نباتات کی تحقیقات کرنا۔

غیر مزروعہ اراضی کو زراعت کے قابل بنانے کے وسائل دریافت کرنا۔ کارخانجات سے جو منافع ہو اوسکو مفید و نیک کامون مین صرف کرنا۔

ان باتون سے عمدہ نتائج یہ نکلین گے کہ بے شغل عربون کے لئے سیکڑون کام پیدا ہوجائین گے۔ اوس کمیٹی کا یہ بھی کام ہونا چاہئے کہ عملاً اسلامی دنیا مین یکجہتی و اخوت کا اثر پہونچایا جاوے تاکہ مسلمان آپس مین اجتہادی ہون نہ جہادی۔ عرب مین یہان کا سا اختلاف نہین ہے وہان حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی۔ ایک دوسرے کے پیچھے بطیب خاطر نماز پڑھتے ہین۔

عرب بالطبع ذہین ہین اور اونمین اخذ کرنے کا پورا مادہ موجود ہے فرنچ مورخ[۱] لکھتا ہے۔ بدوی لوگون کے خیالات بہتیرے تعلیم یافتہ اہل یورپ سے بہتر پائے ہین۔ اگرچہ اپنے عادات و رسوم

[۱] تمدن عرب صفحہ ۶۲۔

مین نیم وحشی ہین لیکن خیالات مین وحشی نہین ہین بہت کم بدوی ایسے دیکھے گئے مین جن مین شاعری کا وصف نہو۔ یہ بہت بڑی خاصیت ہے اور یہ اونمین باوجود سکون ظاہری کے ایک جوش و ولولہ پیدا کرتی ہے۔

شہری عرب ہرگز اوس قسم کے نیم وحشی نہین ہین بالگریو اونمین مدت تک رہا ہے اوسکی راے مین عربون سے بہتر دنیا مین کوئی قوم نہین۔ وہ کہتا ہے "دنیا کے شریف اقوام مین سے ایک قوم" اور فی الحقیقت یہ تعریف متوطن اعراب کے اوپر صادق آتی ہے۔ مین نے بہت سفر کیا اور مختلف اقوام کے ساتھ میرے روابط رہے جنمین افریقی۔ ایشیائی۔ اہل یورپ سب ہین لیکن کوئی قوم ان مین ایسی نہین ہے جسے وسط عربستان کے عربون پر ترجیح دیجاے۔ عرب صاف دل کشادہ پیشانی ہین۔

ازمنۂ[1] متوسط مین یونان وروم کے تمدن کا علم عربون کے ذریعہ سے پہیلا تہا پانچسو برس تک ممالک یورپ کے مدارس عربون ہی کی تحقیقات پرچیاے گئے۔ اور کیا بلحاظ ترقی دولت اور کیا بلحاظ ترقی علمی وعلی وہ عرب ہی تہے جنہون نے یورپ کو مہذب بنایا جب اونکی تحقیقات علمی اور آنکی ایجادون پر نظر ڈالی جاے تو معلوم ہوتا ہے کہ ایسی قلیل مدت مین اون سے زیادہ کسی قوم نے ترقی نہین کی۔ اور جب اونکی صنعت وحرفت پر نگاہ ڈالی جاے تو ثابت ہوتا ہے کہ اونکے صنایع وبدایع مین ایک ندرت اور جدت ہے جسکا مقابلہ نہین ہوسکتا۔

جن اقوام نے زمانہ قدیم مین حکومت کی ہے یعنی اسیری۔ ایرانی۔ مصری۔ یونانی۔ رومی وہ سب گذر گئین اور گرد روزگار ہوگئین اون کی ندرت وصنایع کا نام ہی نام باقی ہے۔

عربون نے بہی اپنے وقت مین حکومت کی اور چل بسے لیکن اونکے تمدن اور اونکی ترقی کا بڑا حصہ یعنی اونکا مذہب اونکی زبان اونکی صنعت وحرفت اب تک زندہ وسلامت ہے اور مراکش سے لیکر ہند تک دس کرور سے زیادہ دین محمدی کے پیرو ہین۔ سب نے اونکی ہی

[1] تمدن عرب صفحہ ۳۔

صنعت وحرفت اور اونکا مذہب اختیار کیا ہندوستان سے پرانے مذہب کو ہٹا کر جگہہ لی - فراعنہ مصر بالکل اسلامی بنا دیا جس سے نجب سے شرع محمدی کو پہچانا پھر کسی اور قانون کو نہین جانا -

تمدن کے لحاظ سے بہت کم اقوام عربون پر فوقیت لے گئی ہین - کسی قوم نے اتنے تھوڑی زمانہ مین ایسی علمی ترقی نہین کی -

مذہب کے لحاظ سے انہون سے دنیا کے مذاہب مین سے بہت بڑے مذہب کی بنا ڈالی ہے اور وہ مذہب اسوقت بہی سب سے زیادہ زندہ ہے -

ملکی لحاظ سے اونہون نے تاریخ عالم کی حکومتون مین ایک بہت بڑی حکومت قایم کی دماغی اور اخلاقی لحاظ سے اونہون نے یورپ کو متمدن بنایا - بہت کم اقوام اسقدر بلندی پر پہونچی ہین لیکن بہت کم اقوام ہین جو اسقدر پست ہو گئی ہون - اور کوئی قوم ان سے بہتر مثال ان مختلف اسباب کے اثر کی نہین ہو سکتی جو حکومتون کے قیام اور اون کی ترقی اور اون کے تنزل کے باعث ہوتے ہین -

اب ترک عرب کی قسمت کے مالک ہوئے ہین اونہون نے عربون مین دوبارہ ترقی شروع کر دی ہے - اور ایک بڑے تالاب مین خفیف سی حرکت پائی جاتی ہے اگر منظور خدا ہے تو کیا تعجب ہے کہ اسلامی دنیا پھر عرب کی کایا پلٹ ہوتے دیکھہ سکے -

اسمین کسکو شک ہو سکتا ہے کہ حجاز مین جو سواحل بحر احمر پر واقع ہے اور تجارت کے لئے عمدہ جگہہ ہے اور جسکی شہرت خاص اسوجہہ سے ہے کہ یہ گہوارۂ اسلام اور سرزمین اون مقدس شہرون کی ہے جنکا نام مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ ہے - وہان جو مفید کارخانے کا کام شروع کئے جائینگے اونکو مسلمان بطیب خاطر قبول و پسند کرینگے اور تمام اسلامی دنیا مین اونکی شہرت بآسانی و جلد پہونچ جائیگی - اس لحاظ سے تنہا عرب ہی کو ان کارخانون سے نفع نہ پہونچیگا بلکہ کم و بیش ہر ملک کے مسلمان اونکی برکتون سے فیضیاب ہونگے -

---

تمدن عرب صفحہ ۵۵۸ - ۵۵۹ -

مضامین صدر کو اب یہان ختم کیا جاتا ہے اور بقیہ اپنے حالات منازل سفر تحریر کئے جاتے ہین

۳-اپریل ۱۹۰۲ء روز پنجشنبہ - پہر دن چڑہے طواف وداع کیا روانگی کے وقت خوشی و ملال دونون قسم کی حالتین تہین شرف حج سے مسرت پیدا کی تہی - خانہ خدا سے جدائی کا صدمہ تہا اسی خیال مین مکہ سے چلتا ہوا راہ مین سیکڑون غربا معہ اپنے بال بچون کے مکہ سے جاتے نظر آئے دریافت سے پتہ چلا کہ بوجہ بیماری و گرانی کے حکماً خارج ہوئے ہین یہ غریب سب عرب کے باشندے تہے -

بعد ظہر بحرہ مین پہونچے شب بہر قیام کیا - بعد نماز صبح بحرہ سے جدہ کو روانہ ہوئے بحرہ وسط مین مکہ و جدہ کے ہے - دوکانین کہانے وغیرہ کی اور خس پوش مکانات ہین جہان حجاج قیام کر کے آرام پاتے ہین - مکہ سے جدہ تک بہت چوکیان سلطنت ترکی کی جانب سے جابجا موقعون پر حفاظت حجاج کے لئے مقرر ہین جنمین ترک سپاہی رہتے ہین -

کسی جگہہ راستہ مین قہوے خانے ہین جہان ضروری چیزین اور ہر قسم کے روزمرہ کے کہانے پکتے ہین راہ مین ملک شام کے دو غریب الوطن ترک میرے ساتھ ہوئے جنہون نے مجہے بہت راحت پہونچائی اور شب کو میری حفاظت کی -

۴-اپریل ۱۹۰۲ء یوم جمعہ - قبل از دوپہر قریب جدہ کے پہونچے جدہ کی عمارتین بہت دور سے نظر آتی ہین - جدہ جب پانچ میل باقی رہتا تو چند سوار میرے لینے کو آئے پہر مین باطمینان تمام نماز جمعہ سے قبل جدہ پہونچ گیا - یہ سفر مین نے سانڈنی پر طے کیا تہا جسکو اہل عرب رکب کہتے ہین یہان ایسے اونٹون پر مثل ہندوستان کے رکابین نہین ہوتی ہین - مین نے بستر بند کی رکابین بنائین اور یہہ میری سخت غلطی تہی جسکی وجہ سے مجہے بیحد تکلیف پہونچی ورنہ دونون پاؤن ایک جانب لٹکا دینے مین یا مثل پالتی کے بیٹہتے ہین ایذا ذرا بہی نہین پہونچتی -

۵-اپریل ۱۹۰۲ء روز شنبہ قیام جدہ مین ہوا - شاہ نور جہاز دوسرے دن روانہ ہونے کو تہا اسی جہاز مین ہمارے دوست حاجی نظام الدین وغیرہ جانے والے تہے اونکا اصرار تہا کہ اسی جہاز مین تم بہی

چلو - اب ہمارا ساتھ نہ چھوڑو۔ دوسری جانب میرے محسن دوست برٹش وائس کونسل جدہ و نیز سراپا کرم و اخلاق حاجی زین علی رضا صاحب و حاجی عبد اللہ علی رضا صاحب و سید عبد الرشید صاحب وغیرہ کسی طرح مجھے اجازت نہین دیتے تھے مجھے اپنے ان محسنون کی خاطر شکنی گوارا نہ تھی۔ وطن کا خیال ہمراہیون کا اصرار روانگی کے لئے آمادہ کر رہا تھا۔

ایمان مجھے روکے ہے تو کھینچے ہے مجھے کفر	کعبہ مرے پیچھے ہے کلیسا مرے آگے۔

یہ غالب علیہ الرحمہ کا شعر مجھ پر صادق آرہا تھا اور گویا اسی وقت کے لئے تصنیف ہوا تھا۔ بالآخر خود ہی میرے محسن دوستون نے مجھے روانگی کی اجازت دی اور آب و دانہ نے ہندوستان کو کھینچا۔

تاریخ ٦- اپریل ١٩٠٢ء روز یکشنبہ - شاہ نور جہاز پر سوار ہوئے خود میزبان سوار کرانے آئے جہاز میں نہایت آرام و آسایش کی جگہ ملی جسکو تمام مسافر رشک کی نگاہ سے راستہ بھر دیکھتے آئے۔

٧- اپریل ١٩٠٢ء روز دوشنبہ جہاز جدہ سے بمبئی کی جانب روانہ ہوا۔ روز جمعہ ١١- اپریل ١٩٠٢ء قبل از دوپہر جہاز عدن مین پہونچا اوسی تاریخ رات کے دس بجے پھر عدن سے روانہ ہوگیا۔

٢٠- اپریل ١٩٠٢ء روز یکشنبہ کو ہم بمبئی پہونچے ٢١ کو معائنہ ڈاکٹری ہوا۔ ٢٢ سے حجاج اوترنے شروع ہوئے۔

مین ٢٣- اپریل ١٩٠٢ء کو جہاز سے اوترا اور حاجی حسین علی رضا صاحب کے دولتکدہ پر مقیم ہوا جنھون نے بڑی محبت اور اخلاق سے مہانداری کی تمام مشہور مقامات و سیرگاہون کی سیر کرائی۔

ہندوستان کے شہرون مین کلکتہ و بمبئی کو یہ عزت حاصل ہے کہ ان کے دیکھنے سے انسان کا دل سیر نہین ہوتا۔ اور ان دونون مین ایک کو دوسرے پر ترجیح دینا ہی بہت دشوار ہے بمبئی کی وسعت و رونق بیان کی محتاج نہین - جانب دکن کنارہ سمندر پر جا کر دیکھنے سے ہلالی آبادی شہر کی معلوم ہوتی ہے۔

بازار بکثرت اور بہت صاف و خوشنما ہین کئی مارکیٹ (بازار) نہایت نفیس خوش قطع مسقف ہین جنمین مختلف چیزون کے تاجر انگریزی مٹھائیان و مربے بیچنے والے - میوہ و سبزی فروش گوشت

و محملی والے جداگانہ حصون مین بیٹھتے ہین۔

فرنیچر اعلیٰ درجہ اور ہر قسم کا مثل سنگ مرمر کی میزین - شیشہ کی الماریان آئینہ - تصاویر - پلنگ کرسیان وغیرہ نہایت ارزان اور عمدہ ملتا ہے۔

سڑکین کشادہ ہین وسط مین ٹریموے۔ گھوڑا گاڑیان چلتی ہین - دوکانات کے آگے پٹریان ہین جن پر پیدل چلتے ہین۔

سرائین بالکل نہین ہوٹل سرایون کی جگہہ بکثرت ہین امرا اہل ہمت کی جانب سے حجاج وغربا کے لئے مسافرخانے بنے ہین - جنمین کموسیٹھ کا مسافرخانہ بہت آسایش کی جگہہ ہے اہتمام وانتظام اس کا معقول ہے۔

سیرگاہون مین بالوا بندر چیپٹی گہاٹ - لیبار و مہالچھمی پہاڑ نہایت باکیفیت اور پرفضا مقامات ہین جہان سرشام خوش جمال حوروشون کا دلکش ودلربا ہجوم ہوتا ہے یہ مجمع زاہد وپارساؤن پر بہی اثر ڈالتا ہے - رانی باغ بہی قابل سیر اور لایق دید ہے۔

مسجدین بہت عمدہ حالت مین ہین خصوصًا جامع مسجد قابل دید فرش وفروش شیشہ آلات سے آراستہ صحن وزیرین مسجد مین تالاب جسپر دومنزلہ عمارت بنی ہے واقعی یہ مسجد انتخاب اور اپنا آپ ہی جواب ہے۔

اسٹیشن ریلوے موسومہ بہ وکٹوریا ٹرمنس کو یہہ فخر ہے کہ اوسکا جواب یورپ مین بہی لندن وپیرس کے سوا شاید کہین ہے۔

لائٹ ہوس بہت بلند ہے جسکی روشنی شب کو چارون جانب پہرتی اور گہومتی رہتی ہے اور پچاس ساٹھہ میل سے نظر آتی ہے۔

یہان ہر ملک وہر قوم کے لوگ آباد ہین تجارت کی وجہ سے سب خوشحال نظر آتے ہین عمارتین محلات کے طور پر پانچ پانچ چھہ چھہ منزل کی ہین - ہوا کے لئے کہڑکیان ہوتی ہین صحن کا مکانون مین بہت کم رواج ہے اندر کمرون مین لوگ سوتے ہین - ہوا کے لئے کہڑکیان کہولدیتے ہین - قریب قریب

ہر مکان مین پانی کانل موجود ہے دن بھر نل جاری رہتا ہے۔

آب و ہوا مرطوب ہے شبنم مین سونا مضر صحت ہے اکثر جسم مین درد ہو جاتا ہے شب اعتدال پر اور دن گرم ہوتا ہے۔

ہفتہ کے دن ڈاک کا جہاز یہان سے روانہ ہوتا ہے جو عدن و سوئز ہوتا ہوا لندن جاتا ہے۔

۲۳- اپریل لغایۃ ۲۹- اپریل ۱۹۰۲ء بمبئی مین قیام کیا اس قلیل وقت مین جہانتک ممکن ہوسکا اچھی طرح شہر کے اکثر حصون کو دیکھا۔

۲۹- اپریل ۱۹۰۲ء شب کے ۹ بجے میل ٹرین پر سوار ہوا بمبئی کے احباب جو اس مختصر زمانہ مین ہوگئے تھے سب اسٹیشن تک رخصت کرنے آئے۔

۳۰- اپریل راہ مین گزرا- یکم مئی ۱۹۰۲ء کو صبح اپنے وطن آگرہ مین بخیریت تمام پہونچگیا عزیز و اقارب دوست و احباب یگانے و بیگانے نے اس کامیابی پر مبارکباد دی جس پر خدا کا شکر ادا کیا۔

اب اعمال و ارکان حج و زیارت حرمین شریفین مختصر مگر ضروری لکھے جاتے ہین۔

ضروری ارکان و اعمال حج

حج ارکان اسلام مین سے آخر رکن ہے اور یہ عبادت تمام عمر مین صرف ایک دفعہ فرض ہے منکر اسکا کافر ہے حج اوس مسلمان بالغ- عاقل پر فرض ہے جو صاحب مقدرت- آزاد تندرست ہو۔

خداوند عالم اپنے کلام پاک مین ارشاد فرماتا ہے وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا ومن کفر فان اللہ غنی عن العلمین (اور لوگون پر فرض ہے کہ خدا کے لئے خانہ کعبہ کا حج کرین جسکو اوس تک پہونچنے کا مقدور ہو اور جو (مقدور رکھے پیچھے) ناشکری کرے (اور حج کو نہ جائے) تو اللہ دنیا جہان سے بے نیاز ہے)

اس آیت مین مقدور سے زاد راہ کافی- سواری- راستہ کا امن مراد ہے حج کا حکم اوس صورت مین ہے جب آمد و رفت کا خرچ اور سواری کا صرف نیز اہل و عیال کے لئے تا واپسی انتظام نفقہ کی پوری مقدرت رکھتا ہو اور راہ مین امن ہو۔

عورت کے لئے فرض ہے کہ اوسکے ساتھ خاوند یا محرم ہو۔ مقدرت کی حالت مین تغافل وقصور کرنا داخل معصیت ہے۔

فرائض حج — حج مین تین فرض ہین۔ ایک احرام باندہنا۔ دوسرے وقوف عرفہ یعنی عرفہ کے دن مقام عرفات مین قیام کرنا اگرچہ ایک ساعت ہی کیون نہ ہو تیسرے طواف الزیارت یعنی قربانی کے دنون مین خانہ کعبہ کا طواف کرنا۔

اگر ان مین سے اگر کوئی امر ترک کیا جاے تو حج نہو گا۔

واجبات حج — میقات[1] سے احرام باندہنا۔ عرفات[2] مین غروب تک قیام کرنا۔ وقوف[3] مزدلفہ۔ صفا[4] ومروہ کے درمیان دوڑنا۔ اور صفا[5] سے شروع کرنا۔ اور اس دوڑ مین پیادہ[6] پا ہونا۔ اگر عذر نہو۔ کنکریان[7] مارنا۔ قربانی[8] کرنا۔ قران اور تمتع کرنے والے کو ایک[9] بکری ذبح کرنا۔ سر[10] منڈانا یا بال کترانا ذبح مین ترتیب کرنا اول کنکریان مارے پہر قربانی کرے پہر سر منڈاے عورت کو فقط بال ہی کتروانا چاہئے[11] طواف[12] الزیارت قربانی کے دنون مین کرنا۔ طواف[13] بیت اللہ کا معہ حطیم کرنا۔ سات[14] بار طواف کر کے دو رکعت نماز پڑہنا طواف حجر[15] اسود سے شروع کرنا۔ طواف[16] دہنی طرف سے کرنا۔ طواف[17] پیادہ پا کرنا اگر عذر نہو۔ طواف[18] مین باطہارت ہونا۔ (لیکن اکثر اسکو سنت کہتے ہین) طواف الصدر یعنی مسافر کو طواف رخصت کرنا۔

ترک واجب مین دم یعنی ذبح کرنا لازم آتا ہے۔

واجبات مین اختلاف ہے اصح یہ ہے کہ آٹھ سے زاید کی ترک مین قربانی یعنی دم دینا لازم نہین اور وہ آٹھ یہ ہین۔ میقات[1] سے احرام باندہنا۔ صفا[2] ومروہ مین سعی کرنا۔ وقوف[3] مزدلفہ غروب[4] تک بہار عرفہ پر ٹہیرنا۔ کنکریان[5] مارنا۔ سر[6] منڈانا یا بال کتروانا۔ قربانی[7] کرنا یا روزے رکہنا مسافر کو۔ طواف[8] رخصت کرنا یہ واجب ابو الفضل الکرمانی الحنفی کی منسک سے لکہے ہین۔ اور فتاوی عالمگیری مین بہی واجب ہین۔

فرض وواجب کے سوا اور سب سنت وآداب ہین جیسے خرچ مین کشایش کرنا طہارت سے

رہنا۔ زبان کو گالی وغیبت سے روکنا۔ مان وباپ وغیرہ سے اجازت سفر کی لینا۔ مسجد مین دو رکعت پڑہکر دوستون سے رخصت ہونا اون سے قصور معاف کرانا۔ اپنے حق مین دعا منگوانا جمعرات کے دن سفر کرنا۔ چلنے کے وقت کچھہ خیرات دینا۔

ایام حج حج کے ایام شوال اور ذیقعدہ اور عشرہ ذیحجہ ہین۔ ان دنون سے پہلے احرام باندہنا مکروہ ہے عمرہ کرنا سنت موکدہ ہے۔

عمرہ یہ ہے کہ احرام سے طواف اور سعی ادا کرے اور یہ تمام سال درست ہے مگر عرفہ سے تیرہوین تاریخ تک مکروہ تحریمی ہے۔

مواقیت احرام میقات احرام کے پانچ ہین یعنی وہ مکان ومقام جہان سے حج کرنے والے کو بدون احرام کے مکہ جانا درست نہین۔

مدینہ والون کا میقات ذوالحلیفہ ہے جو مدینہ طیبہ سے دو کوس ہے عام طور پر اسکو آثار علی یا بیر علی کہتے ہین مدینہ سے قافلہ چلکر اول اسی جگہہ اکثر قیام کرتا ہے۔

عراق والون کا ذات عرق ہے یہ ایک پہاڑی کا نام ہے جو مکہ سے تین منزل ہے۔

شام والون کا جحفہ مکہ سے اور جحفہ مین تین منزل پر ایک مقام تبوک ہے جسکے قریب اور برابر رابغ (رابق) ہے لوگ اکثر رابق سے احرام باندہتے ہین۔

نجد والون کا قرن ایک پہاڑی کا نام ہے مکہ سے دو منزل عرفات کی نہر کے پاس۔

یمن والون کا یلملم مکہ سے دو منزل پر ہے ہندوستان والے بھی اسی جگہہ سے احرام باندہتے ہین ان مقامات سے احرام مین تاخیر کرنا حرام ہے لیکن تقدیم درست ہے۔

مکہ والے حج کا احرام حرم سے کرین اور عمرہ کا تنعیم سے مقام تنعیم حرم کے باہر مکہ سے تین کوس ہے۔

طریقہ احرام طریقہ احرام یہ ہے کہ اول وضو کرے اگر غسل کرے تو مستحب ہے۔ اصلاح کرانا ناخن کاٹنا پاکی لینا بھی مستحب ہے۔

اگر سر پر بال ہون تو کنگھی کرے پہر نیا تہمد باندہے۔ چادر اوڑہے۔ اگر تہمد اور چادر پرانی ہو تو دہو ڈالے پہر بدن مین خوشبو لگاے اگر میسر ہو اور پہر دو رکعت نماز پڑہے پہر طواف حج کا کرنے والا یون کہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُرِيْدُ الْحَجَّ فَيَسِّرْهُ لِي وَتَقَبَّلْهُ مِنِّي - بعد اس نیت کے اس طرح لبیک کہے۔

لبیك اللهم لبیك لبیك لاشریك لك لبیك ان الحمد والنعمة لك والملك لاشریك لك۔

اس لبیک سے کوئی لفظ کم کرنا درست نہین۔

جب نیت کرکے لبیک کہا تو محرم ہو گیا۔ محرم کو جماع اور عورتون کے روبرو جماع کی گفتگو اور گناہ سے پرہیز چاہیے۔

رفیقون سے لڑنا جھگڑنا۔ خشکی مین شکار کرنا۔ شکار کی طرف اشارہ کرنا کسی کو شکار بتانا۔ خوشبو لگانا ناخن کاٹنا سر اور منہ کو چھپانا ڈاڑہی کو خطمی سے دہونا تمام بدن مین کسی جگہہ کے بال مونڈنا۔ یا کترنا اکہاڑنا کرتہ۔ پاجامہ۔ قبا۔ پگڑی۔ موزے۔ رنگین اور خوشبودار کپڑے پہنا درست نہین۔

دریا کا شکار جائز ہے حمام کرنا گہر مین یا عماری کے سایہ مین بیٹہنا درست ہے سر و بدن کو اسطرح کہجلانا کہ نہ بال ٹوٹے اور نہ جون گرے تو یہ بہی درست ہے۔

محرم کو چاہیے کہ جب نماز پڑہے اور جب بلندی پر چڑہے اور جب پستی مین اوترے اور جب سوار ہو اور جب پیادون سے ملے اور جب صبح ہو لبیک کہا کرے۔

داخل مکہ ہونا اور طواف القدوم جب مکہ مین داخل ہو تو سنت ہے کہ غسل کرے اور اول مسجد الحرام مین باب السلام سے کمال عاجزی کرتا لبیک پکارتا حاضر ہو اور جس وقت بیت اللہ پر نظر پڑے تو تین بار اللہ اکبر کہے اور کلمہ توحید پڑہے پہر سیدہا حجر اسود کی طرف جاے اور اللہ اکبر کہے اور کلمہ پڑہے اور نماز کی طرح رفع الیدین کرے یعنی دونون ہاتہ اوٹہاوے اور حجر اسود کو ہتیلی سے چہوئے یا چومے بشرطیکہ کسی کو تکلیف نہو ورنہ کسی چیز سے اوسکو چہوئے پہر اوسے چومے اور اگر کثرت ہجوم سے یہ بہی نہو سکے تو حجر اسود کے سامنے ہو کر اللہ اکبر کہے اور کلمہ پڑہے اور حمد خدا کرے اور درود پڑہے پہر طواف القدوم شروع کرے کہ مسافر کو سنت

سے حجر اسود سے اپنے دہنی طرف کو جدہر بیت اللہ کا دروازہ ہے طواف شروع کرے۔ اپنی چادر کو دہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائین مونڈہے پر ڈال کے بیت اللہ کا مع حطیم کے سات بار طواف کرے اول تین طواف مین دوڑے اکڑ کے دونون مونڈے ہلاوے جیسے لڑنے والے صف جنگ مین چلتے ہین جب طواف مین حجر اسود کے پاس آوے تو اوسکو ہاتھ لگاوے یا چومے طواف مین رکن یمانی کو چھونا مستحب ہے بعد ختم طواف حجر اسود کو چومکر یا چھوکر دوگانہ طواف کا مقام ابراہیم کے پاس یا اور کہین حرم مین ادا کرے یہ نماز سات طواف کے بعد واجب ہے۔ پہر بعد نماز حجر اسود کو چومے اسکے بعد مسجد حرم سے باہر نکلے صفا پر چڑہے۔ بیت اللہ کے سامنے ہوکر اللہ اکبر کہے اور درود پڑہے جو دل چاہے دعا کرے۔ رفع الیدین کرے پہر مروہ کو چلے راہ مین دو سبز منارون کے درمیان دوڑے جب مروہ پر چڑہے تو یہان بہی بیت اللہ کے سامنے ہوکر اللہ اکبر کہے کلمہ پڑہے دعا کرے۔ اسی طرح سات بار سعی کرے صفا سے شروع اور مروہ پر ختم کرے۔ مستحب ہے کہ مسجد الحرام مین جا کر دو رکعت نماز پڑہے پہر مکے مین جا کر رہے۔

نفل طواف بیت اللہ کا مسافر کے حق مین نماز نفل سے افضل ہے۔

قِران افضل ہے تمتع سے اسوجہہ سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قران ہی کیا تہا اسمین مشقت بہی زیادہ ہے۔ قران یہ ہے کہ مقام میقات سے حج وعمرہ کی ساتھ ہی نیت کرے دو رکعت احرام پڑہکر یون کہے۔

اللھم انی ارید الحج والعمرۃ فیسرھما لی تقبلھما مِنی۔ پہر لبیک کہے اور مکہ مین پہونچے تو عمرہ کا طواف کرے جسطرح کہ اوپر طواف القدوم مین بیان کیا گیا طواف کے بعد احرام باندہے رہے اور حج کے ایام مین حج کرے مگر قران والے پر جب طواف عمرہ کیا تو طواف القدوم مکروہ ہے۔

دسوین تاریخ کنکریان مارنیکے بعد قربانی کرے اگر مقدور نہو تو ساتوین آٹہوین نوین کو روزہ رکہے اور سات روزے ایام تشریق کے بعد رکہنے چاہئین اگر پہلے تین روزے نہ رکہے تو اوس پر ذبح کرنا لازم ہوگیا۔

تمتع افضل ہے تر سے حج سے۔ تمتع کا طریق یہ ہے کہ میقات سے حج کے ایام مین عمرہ کی نیت کرے احرام کرے۔ عمرے کا طواف اور سعی کر کے سر منڈا وے یا بال کتر واسے اور اول طواف سے لبیک کہنا موقوف کرے پھر جب آٹھوین تاریخ ذیحجہ کی آئی حج کا احرام کرے صرف حج کرنیوالے کی طرح لیکن اسکو لازم ہے کہ طواف الزیارت مین تین طواف مین اکڑے اور جھپٹے اور صفا مروہ کے اندر دوڑے اور دسوین تاریخ ذبح کرے اور عاجز ہو تو قران والے کیطرح روزے رکھے۔

احکام حج ذیحجہ کی ساتوین تاریخ امام خطبہ پڑھے منیٰ کا جانا عرفات کی نماز اور وہان کا قیام اور واپس ہونا لوگون کو تعلیم کرے پھر نوین تاریخ عرفات مین اور دسوین تاریخ منیٰ مین خطبہ پڑھے اور احکام تعلیم کرے آٹھوین تاریخ فجر کی نماز کے بعد مکے سے منیٰ کو جاوے ایک دن ایک رات وہان رہے عرفہ کی فجر کو آفتاب نکلے عرفات[۵۱] مین جاوے۔ سوائے بطن عرنہ[۵۲] کے تمام عرفات ٹھیرنے کا مقام ہے پھر جب آفتاب ڈھلے تو امام دو خطبے جمعہ کیطرح پڑھے اور احکام تعلیم کرے اور ظہر کے وقت ظہر و عصر کی نماز ملا کر پڑھاوے۔ ایک اذان اور دو اقامت سے لیکن بدون امام اور احرام کے ظہر و عصر ملانا درست نہین۔ پھر غسل کر کے جاے قیام پر ٹھیرے۔ پھر امام اونٹ پر سوار ہو کر جبل رحمت کے پاس قبلہ رو پکار کر دعا کرے۔ لوگ امام کے پیچھے قبلہ رو کھڑے ہو کر اوسکی آواز سنین اور عاجزانہ طور پر دعا کرین۔ جب آفتاب ڈوب جاے تو مزدلفہ کو جائین وہان سواے وادی محسر[۵۳] کے تمام جگہ ٹھیرنے کا مقام ہی وہان امام جبل قزح[۵۴] کے پاس اوترے مغرب و عشا کو ایک اذان اور ایک اقامت سے عشا کے وقت پڑھے مغرب کی نماز راہ مین یا عرفات مین پڑھنا درست نہین رات کو مزدلفہ[۵۵] مین رہے کنکریان چنے

---

۵۱ عرفات مکے سے نو کوس ایک پہاڑ ہے جہان حضرت آدمؑ نے حضرت حواؑ کو پہچانا تھا۔

۵۲ عرنہ وادی شیطان ہے عرنہ کی مسجد سے جانب مغرب۔

۵۳ محسر ایک وادی ہے مزدلفہ کے پاس اسکو وادی نار کہتے ہین وہان دوڑ کے چلنا مستحب ہے۔

۵۴ قزح ایک پہاڑی ہے مزدلفہ مین اسکے پاس مشعر الحرام مسجد ہے وہان کا وقوف افضل ہے۔

۵۵ مزدلفہ ایک مقام عرفات و منیٰ کے بیچ مین مکے سے چھ کوس پر جہان سے کنکریان چنتے ہین۔

فجر کو اول وقت تاریکی مین نماز پڑہے پہر دعا کرے اور واجب ہے کہ اللہ اکبر کہے کبہی کلمہ پڑہے لبیک کہے درود پڑہے جب صبح کی سپیدی خوب ظاہر ہوجاوے تو منیٰ مین آئے اور جمرۃ العقبہ کو نیچے سے سات کنکریان مارے اوپر سے مارنا مکروہ ہے ہر کنکری کے ساتہ اللہ اکبر کہے پہلے کنکری سے لبیک کہنا موقوف کرے پہر قربانی کرے پہر سر کے بال کترا ے یا منڈا ئے لیکن منڈانا افضل ہے۔

اوسوقت سے بجز جماع کے ہر چیز حلال ہوگئی۔ پہر ایام قیام منیٰ مین یعنی دسوین گیارہوین بارہوین جب چاہے تو مکے مین طواف الزیارت کے واسطے آئے لیکن دسوین تاریخ طواف کرنا افضل ہے سات بار طواف کرے۔

اگر طواف القدوم کرچکا ہو اور صفا و مروہ کے درمیان پہلے دوڑ چکا ہو تو اب نہ دوڑے اور اگر طواف القدوم نہ کیا ہو تو ضرور اکڑے اور دوڑے۔

طواف الزیارت کرکے منیٰ مین آئے اور گیارہوین تاریخ تین جگہہ کنکریان مارے اول مسجد خیف کے پاس پہر اوسکے قریب آخر مین جمرۃ العقبہ کو سات سات کنکریان مارے اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہے پہلے اور دوسرے مقام پر کنکریان مارکے اتنی دیر ٹہیرا رہے جتنی دیر مین سورہ بقر ختم ہو۔ اس توقف مین اللہ اکبر کہے کلمہ و درود پڑہے خدا کا شکر کرے دعا مانگے لیکن دسوین تاریخ کنکریان مارکے توقف نکرے پہر بارہوین تاریخ بہی اسطرح کرے اگر تیرہوین تاریخ قبل از فجر منیٰ سے کوچ نکرے اور صبح ہوجاوے تو کنکریان مارنا واجب ہوگیا پہر مکہ مین آئے جب مکہ سے سفر کا ارادہ کرے تو طواف الصدر یعنی رخصت کا طواف کرے۔ سات بار اوسمین نہ اکڑے نہ دوڑے پہر زمزم کا پانی پیے اور بیت اللہ کا آستانہ چومے اور اپنا سینہ اور منہ ملتزم مین لگائے یہ جگہہ حجر اسود اور دروازہ کے درمیان ہے۔ بیت اللہ کے پردہ کو تہام کر فریادی کی طرح التجا کرے اور دعا کرے اور پچہلے قدم بیت اللہ کو دیکہتا ہوا مسجد الحرام سے باہر نکلے۔ عورت بہی مرد کیطرح عمل کرے۔ لیکن سر کو نہ کہولے صرف منہ کہولے رہے اور لبیک پکار کر نہ کہے نہ سبز منارے کے اندر دوڑے نہ سر کو منڈائے تہوڑے سے بال کترائے سیاہ کپڑا پہنا اوسکو درست ہے۔ ہجوم مین حجر اسود کے پاس نہ جاوے حیض کی حالت مین سب کرے لیکن

طواف نکرے۔

جنایات یعنی قصور کے کفارے کا بیان

احرام والا کسی عضو کو خوشبو لگا دے۔ یا خضاب کرے یا تیل لگا دے یا سیاہ کپڑا پہنے یا ایکدن بھر سر ڈہکا رکہے یا چوتھائی سر یا ایک بغل یا ناف کے نیچے کے بال منڈائے یا ناخن کاٹے۔ ایک ہاتھ یا ایک پیر یا دونون ہاتھ پیر کے ایک وقت مین۔

یا طواف القدوم یا طواف الصدر ناپاکی کی حالت مین کرے یا امام سے پہلے عرفات سے چلا آوے یا طواف الزیارت سے تین شوط[51] یا کم ترک کرے یا منی اور حرم کے سوا کہین اور سر کو منڈاے یا بوسہ حجر اسود کا نہ لے یا شہوت سے عورت کو چھوئے یا حلق[52] اور طواف الزیارت کو قربانی کے دنون سے تاخیر کرے یا کسی عبادت مین تقدیم و تاخیر کرے جیسے کنکریان مارنے سے پہلے سر کو منڈاے تو اوسپر ذبح کرنا واجب ہوا۔ خواہ بکرے دو نبے وغیرہ خواہ گاے ذبح کرے یا عضو اگر عضو سے کم مین خوشبو لگاے یا ایک دن سے کم سیاہ کپڑا پہنے۔ سر کو ڈہانکے یا چوتھائی سر سے کم منڈائے۔ یا پنج اونگلیون سے کم کے ناخن تراشے۔ یا کسی محرم یا حلال[53] کا سر مونڈے یا طواف القدوم بے وضو کرے یا طواف الصدر مین تین شوط کرے یا تین مقامون سے کسی مقام کی کنکریان مارنا ترک کرے تو نصف صاع[54] گندم صدقہ دیوے۔

اگر بیماری کے سبب یا کسی اور عذر سے خوشبو لگاے یا چوتھائی سر کو منڈاے تو ذبح کرے یا تین صاع گندم چھ فقیرون کو دیوے یا تین روزے رکہے۔

اور اگر قبل وقوف عرفات کے جماع کرے تو حج باطل ہوا۔ ذبح کرے اور دوسرے سال اُسکو قضا کرے۔ اگر احرام والا قصدًا یا سہوًا شکار کرے یا کسیکو شکار بتلا دے خواہ جانور درندہ ہو تو اوسپر واجب ہے کہ جانور کی قیمت جو دو عادل گواہ اندازہ کرین اوسکا جانور مول لے کر مکہ مین ذبح کرے

---

[51] ایک شوط ایکبار کعبہ کے گرد گھومنا۔ [52] سر منڈانا۔ [53] حلال وہ شخص جو احرام سے نہو [54] نصف صاع تخمیناً ڈیڑہ سیر آدہی چھٹانک ۱۲

یا صدقہ گیہون کا مسکینون کو دیوے۔

اگر شکار کو زخمی کرے یا اوسکے روئین نوچے یا اوسکا کوئی عضو کاٹے تو بقدر نقصان کے کفارہ دیوے۔

اور اگر جانور کے پر اوکھاڑے یا اوسکے پانون کاٹے تو اوسکی قیمت دیوے اور اگر انڈا توڑے تو اوسکی قیمت دیوے اور اگر انڈے مین مردہ بچہ نکلے تو زندہ بچے کی قیمت دیوے۔

اگر حرم کی گھاس کاٹے یا خود رو درخت کو جو کسی کی ملک نہین ہے کاٹے تو اوسکی قیمت دیوے اگر خشک درخت ہو تو کچھہ مضایقہ نہین اور گھاس نہ چراوے نہ کاٹے مگر اذخر[1] کا کاٹنا درست ہے

یا اگر جون مارے یا کپڑہ جوؤن کی وجہہ سے دہوپ مین ڈالے کہ جون مرجاوے یا ٹڈی کو مارے تو حسب خواہش اپنے صدقہ دیوے۔ اکوا۔ چیل۔ بچھو۔ سانپ۔ چوہا۔ باولا کتا مارے تو کچھہ مضایقہ نہین ہے

مچھر۔ پسو۔ چیونٹی۔ کچھوا۔ درندہ جانور جو حملہ کرے تو اوسکا مارنا بھی درست ہے محرم کو گاے بکری۔ اونٹ یا پالتو مرغی اوربط ذبح کرنا اور اگر غیر محرم نے شکار کیا ہووے بغیر اوسکے اشارہ کے تو اوسکا گوشت کہانا درست ہے۔

احرام باندہے کے بیماری کی سبب یا دشمن کے خوف سے حج نہ کرسکے تو اپنی طرف سے کسی کے ساتھہ قربانی مکہ مین روانہ کرے اور ذبح کا دن مقرر کر دیوے اگر صرف حج کی نیت ہو تو ایک اور اگر قران کی نیت ہو تو دو قربانی بھیجے پھر جسدن قربانی ذبح ہو اوسی دن اپنا احرام اوتارے اگر قربانی نہ بھیجے اور گھر پلٹ آوے اور احرام باندہے رہ سکے تو بھی درست ہے پھر دوسرے سال قضا کرے اگر قربانی ادا نہ کرنے کے بعد صحت پاوے یا خوف دور ہو جاوے تو حج کرنے کو روانہ ہووے

مقام قبولیت دعا

ان جگہون پر دعا مقبول ہوتی ہے رد نہین کیجاتی ایک کعبہ کے اندر۔ دوسرے رکن یمانی کے پاس۔ تیسرے میزاب رحمت کے نیچے۔ چوتہے حطیم مین۔ پانچوین مقام ابراہیم کی

[1] اذخر ایک قسم کی گھاس کا نام ہے۔

گرپہچپے چہپنے چاہ زمزم کے پاس ساتوین کوہ صفا پر۔ آٹھوین کوہ مروہ پر۔ نوین موقف یعنی مزدلفہ مین دسوین مشعر حرام یعنی منیٰ کے قریب گیارہوین تینون جمرون یعنی شیطان کے منارون کے پاس منیٰ مین۔

اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سب جگہون مین سے بہتر۔ پاک تر زیادہ صاف خدائے تعالیٰ سے زیادہ قریب حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان کی جگہہ ہے اور نیز فرمایا ہے کہ جو شخص حجر اسود کے پاس دعا کرتا ہے اوسکی دعا مقبول ہوتی ہے۔

مقامات ذیل یعنی سات مطاف۔ ملتزم وہ مقام جو حجر اسود و خانہ کعبہ کے دروازہ کے درمیان ہے۔ عرفات۔ مسجد کبش یعنی وہ مقام جہان حضرت ابراہیمؑ نے قربانی کی تہی۔ مسجد خیف جو منیٰ مین ہے۔ مسجد نحر یعنی وہ مقام جہان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین ترسٹھہ ۶۳ اونٹ قربانی کئے تہے اور حضرت علی مرتضیٰؓ کو حکم دیا تہا کہ سینتیس ۳۷ اونٹ قربانی کرکے سو پورے کردو ام المومنین حضرت خدیجہؓ کا گہر جس مین حضرت فاطمہ زہرا پیدا ہوئین۔ مولد نبیؐ۔ مولد علیؓ دار الخیزران مین ارقم مخزومی کا یعنی حضرت رسالت مآب کے چہپنے کی اور حضرت عمرؓ کے ایمان لانے کی جگہہ جبل ابو قبیس یہان قبر آدم و شیث علیہما السلام کی ایک روایت مین ہے۔ وہب بن منبہ نے کہا کہ حضرت آدم علیہ السلام کے لئے ابو قبیس کے غار کنز مین قبر کہودی گئی اوسمین مدفون ہوئے حضرت نوح علیہ السلام نے طوفان کے وقت اونکو نکالکر تابوت مین اپنے ساتھہ رکہہ لیا۔ اور بعد موقوف ہونے طوفان کے پہر اوسی غار مین دفن کردیا۔ جنت المعلیٰ جہان حضرت خدیجہ کبریٰ کی قبر بنی ہاشم کے کوچون مین۔ یہان چوبی تابوت تہا ۹۰۵ھ ہجری مین سلطان سلیمان خان کے عہد سلطنت مین اوسپر قبہ بنایا گیا۔ مکان حضرت عباسؓ مسعیٰ مین سبز میل کے پاس وہان اب ایک رباط ہے۔ جبل نور جہان غار حرا ہے اسی غار مین وحی سے پہلے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم عبادت کرتے تہے اور اول وحی اسی جگہہ اوتری مسجد الجن جسمین جنون نے رسالت مآب سے بیعت کی تہی۔ جبل ثور یہہ پہاڑ بہ نسبت حرا کے مکہ سے دور ہے روز ہجرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی طرف پیادہ متوجہ

ہوئے حضرت ابوبکر صدیق رضی نے آپکو چڈھی لے لیا جب غار پر پہونچے تو اول حضرت ابوبکر رضی اوسکا
عمق تحقیق کرنے کو اندر گئے پھر آنحضرت صلعم اوسمین داخل ہوئے اور وہین شب بسر کی حضرت
ابوبکر رضی اللہ نے ایک سوراخ دیکھا اوسپر پاؤن اپنا رکھدیا تاکہ کوئی حضرت کو ایذا نہ دے۔
یہ سب وہ جگہہ ہین کہ جہان دعا قبول ہوتی ہے۔

افضلیت باہمی حرمین شریفین

مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کی افضلیت باہمی مین اقوال مختلف ہین جمہور ائمہ
بجز امام مالک رح کے کہتے ہین کہ مکہ معظمہ بہ نسبت مدینہ طیبہ کے افضل ہے۔
اونکی دلیل اس ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بنا پر ہے جسکو احمد وغیرہ نے روایت کیا
کہ ایک نماز میری مسجد مین دوسری مسجدون کی ہزار نمازون سے افضل ہے بجز مسجد حرام کے
مسجد حرام کی ایک نماز دوسری مسجدون کی لاکھہ نماز سے بہتر ہے۔
مکہ معظمہ مسلمانون کا قبلہ ہے اوسمین حج ہوتا ہے۔ گناہون کو حاجیون کے دور کرتا ہے۔
اوسمین بدون احرام کے داخل ہونا درست نہین۔ اوسمین پیغمبر خدا پیدا ہوئے ہجرت تک وہین ٹھیرے
وحی اوسی مین اوتری۔ قرآن نازل ہوا۔ وہی اسلام و ایمان کے ظہور کی جگہہ یعنی مشرق نبوت ہے
خلفائے راشدین اوہی مین پیدا ہوئے۔ اوسی مین حجر اسود و مقام ابراہیم ہے۔ اور اوسمین بہت سے
انبیاء علیہم السلام کی قبرین ہین۔
امام مالک رح کی دلیل مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد مکہ سے ہجرت کے وقت کا
ہے الٰہی تو جانتا ہے کہ قریش نے مجکو ایسی جگہہ سے نکالا کہ سب شہرون سے مجھے زیادہ محبوب
تھی۔ لہٰذا مجکو اب ایسی جگہہ مین سکونت عنایت کرنا جو تیرے نزدیک سب شہرون سے زیادہ
محبوب ہو روایت کیا اسکو حاکم رح نے۔ اِس حدیث سے استدلال کی یہ صورت ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا قبول ہونا ظاہر ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپکو مدینہ پاک مین ساکن فرمایا تو
خدا کے نزدیک سب جگہون سے زیادہ محبوب مدینہ ٹھیرا اسلئے سب سے وہ افضل ہوا امام مالک
کی دلایل وحدیثین اور بھی ہین قاضی عیاض نے شفا مین لکھا ہے کہ قبر شریف آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کی جگہہ باتفاق سب جگہون سے افضل ہے۔

ابوسعید بن ابوالحسن بصری تابعی کے رسالہ مین لکھا ہے کہ خانۂ کعبہ کا اول طواف دو ہزار برس پیشتر آدم علیہ السلام کے فرشتون نے کیا اور جس فرشتہ کو اللہ تعالی آسمانون سے زمین پر کسی کام کے لئے بھیجتا ہے تو وہ فرشتہ اول عرش کے نیچے غسل کر کے احرام کے ساتھ اوتر کر پہلے خانۂ کعبہ کا سات بار طواف کرتا ہے مقام ابراہیم کے پاس طواف دوگانہ پڑھتا ہے اور پھر جس کام کے لئے بھیجا گیا ہے اوسکے لئے جاتا ہے۔

جس پیغمبر کو اوسکی قوم نے جھٹلایا تو اوسنے خانۂ کعبہ کے پاس زندگی بھر اللہ کی عبادت کی کعبے کے گرد تین سو انبیا کی قبرین ہین حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان ستر انبیا کی قبرین ہین جو بھوک اور دیگر تکالیف سے واصل بحق ہوئے حضرت اسمعیل اور اونکی والدہ ہاجرہ علیہما السلام کی قبرین حطیم مین میزاب رحمت کے نیچے ہین اور حضرت نوح و صالح علیہما السلام کی قبرین چاہ زمزم اور مقام ابراہیم کے درمیان مین ہین۔

کعبہ کی طرف نگاہ کرنا عبادت ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ جس شخص نے ایمان اور تصدیق کے ساتھ خانۂ کعبہ کی طرف نظر کی اور اس نظر کو اچھا جانا تو اوسکے سب گناہ بخشے جائینگے اور قیامت کو وہ عذاب و عقاب سے مامون اٹھایا جائے گا۔

مکہ والون کو قیامت کے دن بےخوف لوگون مین اوٹھایا جائے گا۔ کلام پاک[1] مین شرف مکہ کی بابت بہت سی آیتین ہین

جسکی وفات حرمین مین سے ایک مین ہو اوسکی شفاعت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمائین گے اور وہ قیامت کو عذاب سے مامون رہیگا نہ اوسپر حساب ہوگا نہ عذاب۔

---

[1] اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ فِیْہِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰھِیْمَ وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا اور نیز فرمایا بَلْدَۃٌ طَیِّبَۃٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ اور نیز فرمایا اِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَۃً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا۔

سفر السعادت مین مرقوم ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر بیت اللہ پر پڑتی تو رفع یدین فرماتے اور اللہ اکبر کہتے اور یہ دعا پڑھتے ۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ اَللّٰهُمَّ زِدْ هٰذَا الْبَيْتَ تَشْرِيْفًا وَّتَعْظِيْمًا وَّتَكْرِيْمًا وَّمَهَابَةً وَّزِدْ مَنْ حَجَّهٗ وَاعْتَمَرَهٗ تَكْرِيْمًا وَّتَشْرِيْفًا وَّتَعْظِيْمًا وَّبِرًّا ۔

اور رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھتے ۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔

اور مقام ابراہیم کے پاس یہ آیت پڑھتے ۔ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى ۔

اور صفا کے نزدیک یہ آیت پڑھتے ۔ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۔

اور جب صفا پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور یون فرماتے ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ صَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ اور وہان یہ دعا فرماتے ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا كَرْبًا اِلَّا كَشَفْتَهٗ وَلَا حَاجَةً اِلَّا قَضَيْتَهَا

اور عرفات مین ہاتھ اوٹھا کر یہ دعا فرماتے ۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِيْ تَقُوْلُ وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ وَاِلَيْكَ مَاٰبِيْ وَلَكَ تُرَاثِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيْءُ بِهِ الرِّيْحُ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَسْمَعُ كَلَامِيْ وَتَرٰى مَكَانِيْ وَتَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ وَلَا يَخْفٰى عَلَيْكَ مِنْ اَمْرِيْ اَنَا الْبَآئِسُ الْفَقِيْرُ الْمُسْتَغِيْثُ الْمُسْتَجِيْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذُنُوْبِيْ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْمَسَاكِيْنِ وَاَبْتَهِلُ اِلَيْكَ ابْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ وَاَدْعُوْكَ دُعَآءَ الْخَآئِفِ الضَّرِيْرِ

مَنْ خَضَعَتْ لَکَ رَقَبَتُہٗ وَفَاضَتْ لَکَ عَیْنَاہُ وَذَلَّ جَسَدُہٗ وَرَغِمَ اَنْفُہٗ لَکَ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْنِیْ بِدُعَائِکَ رَبِّ شَقِیًّا وَکُنْ بِیْ رَءُوْفًا رَحِیْمًا یَا خَیْرَ الْمَسْئُوْلِیْنَ وَیَا خَیْرَ الْمُعْطِیْنَ۔

اور عرفے کے دن اکثر اسطرح فرماتے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری دعا اور پیغمبرون کی دعا عرفات مین یہ ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَشَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّھَارِ وَشَرِّ مَا تَھُبُّ بِہِ الرِّیَاحُ وَمِنْ شَرِّ بَوَائِقِ الدَّھْرِ۔

جذب القلوب مین وارد ہے۔ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے میری قبر کی زیارت کی اوسکے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

اور جسنے میری قبر کی زیارت کی گویا اوسنے میری زندگی مین ملاقات کی اور جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اوس نے مجھپر ستم کیا۔

ان ارشادات سے خاص تاکید حاضری مدینہ طیبہ کی ظاہر ہے۔

مدینہ طیبہ کی حاضری مین علاوہ زیارت حرم نبوی و روضہ اقدس کے جگر گوشہ رسول اللہ و جلیل القدر ائمہ جنکی محبت جزو ایمان ہے و ازواج مطہرات جنکی ولا ہر مسلمان کے لئے واجب ہے و اصحاب کبار جن کے صدقہ مین اسلام روے زمین پر پہیلا صلوات اللہ علیہم کے مزارات مقدس کی زیارت

نصیب اور بہت سے مقامات متبرک پر حاضری کی عزت حاصل ہوتی ہے۔ دیار نبوی کا تو ذرہ ذرہ وہ شرف رکھتا ہے جسکی بدولت ایمان تازہ اور عاقبت درست ہوتی ہے۔

اب حرم نبوی روضہ اقدس ونیز دیگر مزارات مقدس پر جو سلام پڑھے جاتے ہیں معہ احادیث متذکرہ بالا کے ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ زَارَ قَبْرِيْ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ زَارَنِيْ بَعْدَ مَمَاتِيْ فَكَاَنَّمَا زَارَنِيْ فِيْ حَيَاتِيْ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَا بَيْنَ قَبْرِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّ الْاِيْمَانَ لَيَاْرِزُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَاْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا

اَوَّلَ مَا يَدْخُلُ الزَّائِرُ مِنْ بَابِ السَّلَامِ يُدْخِلُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى يَقُوْلُ

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ دَارَكَ دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا ۝ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا۔

هٰذا دعاء لیلہ نصف شعبان المعظم۔ حاشیہ۔ یہ دعا شب بارہویں شعبان میں پڑھی جاتی ہے۔

تَقْرَاُ اَوَّلًا بَعْدَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ سُوْرَةَ يٰسٓ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَلْاُوْلٰى بِنِيَّةِ طُوْلِ الْعُمْرِ وَالثَّانِيَةِ

ثم يدخل الروضة المشرفة ويصلي فيها ركعتين ۵۱

روضۂ مشرفہ میں داخل ہونے پر دو رکعت نماز اور بعد نماز کے یہ دعا پڑھے ۵۱

اللهم ان هذه روضة من رياض الجنة شرفتها وكرمتها ومجدتها وعظمتها و
نورتها بنور نبيك وحبيبك محمد صلى الله تعالى عليه وعلى اله وصحبه وسلم
اللهم كما بلغتنا في الدنيا زيارته ومآثره الشريفة فلا تحرمنا يا الله في الآخرة
من فضل شفاعة محمد صلى الله عليه وعلى اله وسلم واحشرنا في زمرته وتحت
لوائه وامتنا على محبته وسنته واسقنا من حوضه المورود بيده الشريفة شربة
هنيئة لا نظما بعدها ابدا- انك على كل شئ قدير يا ارحم الراحمين يا رب
العالمين-

۵۲ ثم يزور قبر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ويقول

السلام عليك ايها النبي السيد الكريم والرسول العظيم الرؤف الرحيم ورحمة
الله وبركاته الصلوة والسلام عليك يا سيدنا ونبينا وحبيبنا وشفيعنا وقرة عيننا
يا رسول الله الصلوة والسلام عليك يا نبي الله الصلوة والسلام عليك يا حبيب الله
الصلوة والسلام عليك يا جمال ملك الله - الصلوة والسلام عليك يا نور عرش الله
الصلوة والسلام عليك يا خير خلق الله الصلوة والسلام عليك يا شفيع المذنبين

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - بنية دفع البلاء والثالثة بنية الاستغناء عن الناس
وكلما تقرأ السورة مرة تقرأ بعدها الدعاء مرة وهو هذا-

بسم الله الرحمن الرحيم - اللهم يا ذا المن ولا يمن عليه يا ذا الجلال والاكرام يا ذا الطول و
الانعام لا اله الا انت ظهر اللاجين وجار المستجيرين وامان الخائفين اللهم ان
كنت كتبتني عندك في ام الكتاب شقيا او محروما او مطرودا او مقترا علي في الرزق فامح
اللهم بفضلك شقاوتي وحرماني وطردي واقتار رزقي واثبتني عندك في ام الكتاب سعيدا

عِنْدَ اللّٰهِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ حَقِّكَ الْعَظِيْمِ - وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا ابْنَ هَاشِمٍ يَا طٰهٰ يَا يٰسٓ يَا بَشِيْرُ يَا نَذِيْرُ يَا سِرَاجُ يَا مُنِيْرُ يَا مُقَدَّمَ جَيْشِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ ۔ وَهَا اَنَا يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ جِئْتُكَ هَارِبًا مِّنْ ذَنْبِيْ وَمِنْ عَمَلِيْ وَمُسْتَشْفِعًا وَمُسْتَجِيْرًا بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فَاشْفَعْ لِيْ يَا شَفِيْعَ الْاُمَّةِ يَا كَاشِفَ الْغُمَّةِ يَا سِرَاجَ الظُّلْمَةِ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ يَا نَبِيَّ الرَّحْمَةِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَيْنَاكَ زَائِرِيْنَ وَقَصَدْنَاكَ رَاغِبِيْنَ ۔ وَعَلٰى بَابِكَ الْعَالِيْ وَاقِفِيْنَ وَبِحَقِّكَ عَارِفِيْنَ فَلَا نُرَدُّ تَا خَائِبِيْنَ وَلَا عَنْ بَابِ شَفَاعَتِكَ مَحْرُوْمِيْنَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ وَاَسْئَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى بِكَ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ وَالْحَوْضَ الْمَوْرُوْدَ وَالشَّفَاعَةَ الْعُظْمٰى فِيْ يَوْمِ الْمَشْهُوْدِ شعر

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِي التُّرَابِ اَعْظُمُهٗ		فَطَابَ مِنْ طِيْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَكَمُ	

نَفْسِيْ الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاكِنُهٗ فِيْهِ الشِّفَاءُ وَفِيْهِ الْعَفَافُ وَفِيْهِ الْجُوْدُ وَالْكَرَمُ اَنْتَ الْحَبِيْبُ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اَنْتَ الشَّفِيْعُ يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ اَنْتَ الْمُشَفَّعُ اَنْتَ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ عِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا مَا زَلَّتِ الْقَدَمُ مَا نَشْهَدُ اَنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّيْتَ

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ ۔ مَرْزُوْقًا مُوَفَّقًا لِلْخَيْرَاتِ فَاِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فِيْ كِتَابِكَ الْمُنَزَّلِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ اِلٰهِيْ بِالتَّجَلِّي الْاَعْظَمِ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ شَعْبَانَ الْمُكَرَّمِ الَّتِيْ يُفْرَقُ فِيْهَا كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ وَيُبْرَمُ اَنْ تَكْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَاءِ مَا نَعْلَمُ وَمَا لَا نَعْلَمُ وَمَا اَنْتَ بِهٖ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَعَزُّ الْاَجَلُّ الْاَكْرَمُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ ۔

دعا وضع الحجب لیلۃ سبعۃ عشر من ذی القعدۃ فی الحجرۃ المعطرۃ علی ساکنہا افضل الصلوٰۃ والسلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - اِلَيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَا اَشْرَفَ الْوَرٰى بَعَثْتُ وَاِنِّيْ ذَا اَهْلِ الْعَقْلِ

الامانة ونصحت الامة وكشفت الغمة وجليت الظلمة وجاهدت في سبيل الله حق جهاده وعبدت ربك حتى اتيك اليقين جزاك الله تعالى عنا وعن والدينا وعن الاسلام خير الجزاء ونسئلك الشفاعة ان تشفع لنا عند الله يوم العرض على الله يوم الفزع الاكبر يوم لا ينفع مال ولا بنون الا من اتى الله بقلب سليم اشفع لنا ولوالدينا ولجيراننا ولمشايخنا ولاستاذنا ولمن اوصينا واستوصنا وقلدنا عندك بدعاء الخير والزيارة والصلوة والسلام عليك سلطان الانبياء والمرسلين ورحمة الله وبركاته -

ثم يزور سيدنا ابو بكر الصديق رضي الله تعالى عنه

زیارت حضرت صدیق اکبر

السلام عليك يا سيدنا ابي بكر الصديق السلام عليك يا خليفة رسول الله على التحقيق السلام عليك يا صاحب رسول الله اذ يقول لصاحبه لا تحزن ان الله معنا السلام عليك يا من قال الله تبارك وتعالى في حقه العظيم ثاني اثنين اذ هما في الغار السلام عليك يا من انفق ماله كله في حب الله وحب الرسول حتى تخلل بالعباء رضي الله تعالى عنك وارضاك احسن الرضا وجعل الجنة منزلك ومسكنك ومحلك وماويك السلام عليك يا اول الخلفاء وتاج العلماء وصهر النبي المصطفى ورحمة الله وبركاته -

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - اريد نكا من ديون تعلقت بذمة مسكيني لديك مجاور وانه باب هذا الدين الذي يطلب - ومالي من مال وعجزي ظاهر - قليل احتيالي لا اطيق بكسبها ببابك مطروح لفضلك ناظر فقلت رسول الله ارحمه كربتي واقسم بالرحمن انك قادر وانت رسول الله خير خليقه وانت على الاكوان ناه وآمر عليك صلوة الله ما هبت الصبا وما حن مشتاق اليك وزائر -

ثُمَّ يَزُوْرُ سَيِّدَنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

زیارت حضرت عمرؓ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا يَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاطِقًا بِالْحَقِّ وَالصِّدْقِ وَالصَّوَابِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَنِيفَ الْمِحْرَابِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُكَسِّرَ الْأَصْنَامِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُظْهِرَ دِيْنِ الْإِسْلَامِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْفُقَرَاءِ وَالضُّعَفَاءِ وَالْاَرَامِلِ وَالْاَيْتَامِ، اَنْتَ الَّذِيْ قَالَ فِيْ حَقِّكَ سَيِّدُ الْبَشَرِ سِرَاجُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاْوَاكَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَانِيَ الْخُلَفَاءِ وَتَاجَ الْعُلَمَاءِ وَصِهْرَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

درمیان مقابر شیخین پر یوں جا کہے

ثُمَّ تَقِفُ بَيْنَ الصِّدِّيْقِ وَالْفَارُوْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَيَقُوْلُ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا وَزِيْرَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا مُعِيْنَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

سلام ملائکہ

ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلٰى مَلَائِكَةِ اللّٰهِ الْمُقَرَّبِيْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا جِبْرَائِيْلُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا مِيْكَائِيْلُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا اِسْرَافِيْلُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا عَزْرَائِيْلُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مَلَائِكَةَ اللّٰهِ الْمُقَرَّبِيْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ كَافَّةً عَامَّةً، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

زیارت حضرت فاطمۃ الزہرہ

ثُمَّ يَزُوْرُ سَيِّدَتَنَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَيَقُوْلُ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَتَنَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءَ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ نَبِيِّ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ حَبِيْبِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ الْمُصْطَفٰى، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا جَدَّةَ الشُّرَفَا يَا خَامِسَةَ اَهْلِ الْكِسَاءِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ

أميرِ المؤمنين سيدنا عليٍّ المرتضى كرّم الله تعالى وجهه في الجنّة. السلام عليكِ يا
أمَّ الحسن والحسين السيّدين الشهيدين الكوكبين القمرين النيّرين الشابّين سيّدي
شباب أهل الجنة في الجنة وقرّة أعين أهل السنة وريحان سيد الكونين أبي محمد الحسن
وأبي عبد الله الحسين رضي الله تعالى عنكِ وأرضاكِ أحسن الرضى وجعل الجنة
منزلكِ ومسكنكِ ومحلّكِ ومأواكِ. السلام عليكِ وعلى أبيكِ المصطفى وبعلكِ
سيدنا علي المرتضى بنيكِ الحسنين ورحمة الله وبركاته.

٥٥	ثم تزور أهل البقيع	

زیارت اہل البقیع ۵۵

السلام عليكم يا أهل البقيع يا أهل إيمان الرفيع أنتم السابقون، ونحن إن شاء الله
تعالى بكم لاحقون، أبشروا بأن الساعة آتية لا ريب فيها وأن الله يبعث من
في القبور، آنسكم الله تعالى شكركم الله تعالى ثم تقول أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك
له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله.

٥٦	ثم تزور سيد شهداء أحد رضي الله تعالى عنهم أجمعين وتقول	

زیارت شہدائے احد ۵۶

السلام عليك يا سيدنا حمزة بن عبد المطلب، السلام عليك يا عمّ رسول الله، السلام
عليك يا عمّ نبي الله، السلام عليك يا عمّ حبيب الله، السلام عليك يا عمّ المصطفى، السلام
عليك يا سيد الشهداء، السلام عليك يا أسد الله وأسد رسوله، السلام عليكم
يا شهداء يا سعداء، السلام عليكم بما صبرتم فنعم عقبى الدار، السلام عليكم يا
شهداء أحد كافة عامة، ورحمة الله وبركاته.

٥٧	ثم استقبل القبلة وتدعو بهذا الدعاء	

بعد زیارت دعا ۵۷

اللهم يا رب العالمين يا رجاء السائلين، وأمان الخائفين، وحرز المتوكلين يا
حنّان يا منّان يا ديّان يا سلطان، يا قديم الإحسان، اللهم بحرمة سيدنا محمد
وآل سيدنا محمد، وأزواج سيدنا محمد وذريات سيدنا محمد وأنت يا الله الرفيق

المحمود وبجاه سيدنا ابي بكر الصديق وسيدنا عمر الفاروق وسيدنا عثمان
ذي النورين وسيدنا علي المرتضى وانت يا الله الرب الاعلى وبجاه فاطمة الزهراء وانت يا الله فاطر السموات
والارض وبجاه سيدنا الحسن والحسين وانت يا الله المحسن اليهما وبجاه سيدنا اسمعيل وانت
يا الله سامع الدعاء اسمع دعاءنا وتقبل زيارتنا وامن خوفنا واستر عيوبنا واغفر
ذنوبنا وارحم اموتنا وتقبل حسناتنا وكفر سيئاتنا واجعلنا يا الله عندك من العابدين
الفائزين الحامدين الشاكرين المحبوبين من الذين لا خوف عليهم ولا هم يحزنون -
برحمتك يا ارحم الراحمين يا رب العالمين -

ثم يرجع الى راس النبي صلى الله عليه وعلى اله وسلم ويقرأ هذه الاية

لقد جاءكم رسول من انفسكم عزيز عليه ما عنتم حريص عليكم بالمؤمنين رءوف
الرحيم ، فان تولوا فقل حسبي الله لا اله الا هو عليه توكلت وهو رب العرش العظيم
ان الله وملئكته يصلون على النبي يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما اللهم
صل وسلم وبارك على سيدنا محمد اللهم اني اسئلك بحرمة هذا النبي الكريم ان
ترزقني ايمانا كاملا ثابتا تباشر به قلبي ويقينا صادقا حتى اعلم انه لا يصيبني الا
ما كتبته لي وعلما نافعا وقلبا خاشعا ولسانا ذاكرا وولدا صالحا ورزقا واسعا وحلالا
طيبا وتوبة نصوحا وصبرا جميلا واجرا عظيما وعملا صالحا مقبولا وتجارة لن تبور يا
عالما ما في الصدور واخرجني وجميع المسلمين من الظلمات الى النور في الدنيا والاخرة
توفني مسلما والحقني بالصالحين ، برحمتك يا ارحم الراحمين ، يا رب العالمين -

۵۳. ثم يستقبل القبلة ويدعو بهذا الدعاء

اللهم لا تدع لنا في مقامنا هذا الشريف بين يدي سيدنا رسول الله ذنبا يا الله الا
غفرته ولا هما الا فرجته ولا دينا الا اديته ولا عيبا يا الله الا سترته ولا مريضا يا الله
الا شفيته وعافيته ولا مسافرا يا الله الا رددته ولا غائبا يا الله الا اديته ولا

عدوًّا يا الله الا خذلته و دمرته ولا فقيرا يا الله الا اغنيته ولا حاجة يا الله من حوائج الدنيا والآخرة لك فيها رضا ولنا فيها صلاح الا قضيتها ويسرتها، اللهم اقض حوائجنا ويسر امورنا واشرح صدورنا وتقبل زيارتنا وامن خوفنا واستر عيوبنا واغفر ذنوبنا واكشف كروبنا واختم يا الله بالصالحات اعمالنا ورد غربتنا الى اهلنا واولادنا سالمين غانمين مستورين من عبادك الصالحين من الذين لا خوف عليهم ولا هم يحزنون برحمتك يا ارحم الراحمين، يا رب العالمين۔

زیارت حضرت عثمان غنی

١٣	ثم يزور باهل البقيع مفصلا واولهم سيدنا عثمان بن عفان رضي الله تعالى عنه	

السلام عليك يا سيدنا عثمان بن عفان، السلام عليك يا جامع سورة القرآن السلام عليك يا من استحييت منك ملئكة الرحمن، السلام عليك يا من زين القرآن بتلاوته ونور المحراب بامامته وسراج الله تعالى في الجنة السلام عليك يا ثالث الخلفاء الراشدين رضي الله تعالى عنك وارضاك احسن الرضى وجعل الجنة منزلك ومسكنك ومحلك ومأواك السلام عليك ورحمة الله وبركاته۔

زیارت حضرت ابو سعید خدری

١٤	ثم يزور سيدنا ابو سعيد الخدري رضي الله عنه	

السلام عليك يا سيدنا ابا سعيد الخدري السلام عليك يا راوي احاديث النبوي السلام عليك يا صاحب رسول الله السلام عليك يا صاحب نبي الله السلام عليك يا صاحب حبيب الله السلام عليك يا صاحب المصطفى رضي الله تعالى عنك وارضاك احسن الرضى وجعل الجنة منزلك ومسكنك ومحلك ومأواك افاض الله تعالى علينا من بركاتك وبركات علومك في الدنيا والآخرة السلام عليك ورحمة الله وبركاته

زیارت حضرت فاطمہ بنت اسد

١٥	ثم يزور سيدتنا فاطمة بنت اسد رضي الله تعالى عنها	

السلام عليك يا زوجة عم رسول الله السلام عليك يا زوجة عم نبي الله السلام عليك

يَا زَوْجَةَ عَمِّ حَبِيبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ عَمِّ الْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ
عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مَنْ كَفَّنَهَا النَّبِيُّ بِقَمِيْصِهٖ وَاَلْحَدَهَا بِيَمِيْنِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْكِ وَاَرْضَاكِ وَاَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكِ وَمَسْكَنَكِ وَمَحَلَّكِ
وَمَاْوَاكِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

زیارت ۱۶ حضرت حلیمہ رض

۱۶	ثُمَّ يَزُوْرُ سَيِّدَتَنَا حَلِيْمَةَ السَّعْدِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا	

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَتَنَا حَلِيْمَةَ السَّعْدِيَّةَ يَا مُرْضِعَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ
يَا مُرْضِعَةَ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مُرْضِعَةَ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مُرْضِعَةَ
الْمُصْطَفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكِ وَاَرْضَاكِ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكِ
وَمَسْكَنَكِ وَمَحَلَّكِ وَمَاْوَاكِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ۔

زیارت ۱۷ شہداء جنت البقیع

۱۷	ثُمَّ يَزُوْرُ الشُّهَدَآءَ الَّذِيْنَ عِنْدَ بَابِ الْبَقِيْعِ	

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَآءُ يَا سُعَدَآءُ يَا نُجَبَآءُ يَا نُقَبَآءُ يَا اَهْلَ الصِّدْقِ وَالْوَفَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مُجَاهِدِيْنَ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَآءَ اَهْلِ
الْبَقِيْعِ كَافَّةً عَامَّةً وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

۱۸ زیارت حضرت ابراہیم و صحابہ

۱۸	ثُمَّ يَزُوْرُ سَيِّدَنَا اِبْرَاهِيْمَ بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا اِبْرَاهِيْمَ بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ نَبِيِّ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
عَلٰى مَنْ حَوْلَكَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكُمْ وَاَرْضَاكُمْ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُمْ وَمَسْكَنَكُمْ وَمَحَلَّكُمْ
وَمَاْوَاكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ۔

زیارت ۱۹ حضرت نافع

۱۹	ثُمَّ يَزُوْرُ سَيِّدَنَا نَافِعًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ	

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا نَافِعُ شَيْخَ الْقُرَّاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلٰى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ

تعالى عنك وارضاك احسن الرضى وجعل الجنة منزلك ومسكنك ومحلك وماواك السلام عليك ورحمة الله وبركاته ـ

٥٠	ثم يزور سيدنا مالكا صاحب المذهب رضي الله عنه

زیارت حضرت امام مالک

السلام عليك يا سيدنا امام مالك صاحب المذهب السلام عليك يا امام دار الهجرة رضي الله تعالى عنك وارضاك احسن الرضى وجعل الجنة منزلك ومسكنك ومحلك وماواك السلام عليك ورحمة الله وبركاته ـ

٥١	ثم يزور سيدنا عقيل بن ابي طالب

زیارت حضرت عقیل

السلام عليك يا سيدنا يا عقيل يا ابن ابي طالب ؛ السلام عليك يا ابن عم رسول الله ؛ السلام عليك يا ابن عم نبي الله ؛ السلام عليك يا ابن عم حبيب الله ؛ السلام عليك يا ابن عم المصطفى ؛ السلام عليك يا اخا علي المرتضى ؛ السلام عليك يا سيدنا يا سفين يا ابن الحارث عليك سيدنا يا عبد الله يا ابن جعفر الطيار السلام عليك وعلى من حولك من اصحاب رسول الله رضي الله تعالى عنكم وارضاكم احسن الرضى وجعل الجنة منزلكم ومسكنكم ومحلكم وماواكم السلام عليك ورحمة الله وبركاته ـ

٥٢	ثم يزور ازواج رسول الله ويقول

زیارت ازواج مطہرات

السلام عليكن يا ازواج رسول الله السلام عليكن يا ازواج نبي الله السلام عليكن يا ازواج حبيب الله السلام عليكن يا ازواج المصطفى رضي الله تعالى عنكن وارضاكن احسن الرضى وجعل الجنة منزلكن ومسكنكن ومحلكن وماواكن السلام عليكن ورحمة الله وبركاته ـ

٥٣	ثم يزور سيداتنا بنات رسول الله

زیارت دختران رسول

السلام عليكن يا بنات رسول الله السلام عليكن يا بنات نبي الله السلام عليكن يا بنات حبيب الله السلام عليكن يا بنات المصطفى رضي الله تعالى عنكن وارضاكن

اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَکُنَّ وَمَسْکَنَکُنَّ وَمَحَلَّکُنَّ وَمَاْوٰکُنَّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

زیارت ۲۴ حضرت عباس رضی اللہ عنہ

۲۴	ثُمَّ بِزِیَارَۃِ سَیِّدِنَا عَبَّاسِ الْمُطَیِّبِ لِلْاَنْفَاسِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا عَبَّاسُ یَا طَیِّبَ الْاَنْفَاسِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَمَّ نَبِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَمَّ حَبِیْبِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَمَّ الْمُصْطَفٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا اِمَامُ حَسَنِ الْمُجْتَبٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا اِمَامُ زَیْنِ الْعَابِدِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا اِمَامُ مُحَمَّدِ الْبَاقِرِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا اِمَامُ جَعْفَرُ الصَّادِقُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ بَیْتِ النُّبُوَّۃِ وَمَعْدَنِ الرِّسَالَۃِ مَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکُمْ وَاَرْضَاکُمْ وَاَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَکُمْ وَمَسْکَنَکُمْ وَمَحَلَّکُمْ وَمَاْوٰیکُمْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

زیارت ۲۵ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی

۲۵	ثُمَّ بِزِیَارَۃِ سَیِّدَتِنَا فَاطِمَۃَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ نَبِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ حَبِیْبِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکِ وَاَرْضَاکِ اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَکِ وَمَسْکَنَکِ وَمَحَلَّکِ وَمَاْوٰیکِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

زیارت ۲۶ عمات رسول اللہ

۲۶	ثُمَّ بِزِیَارَۃِ عَمَّاتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا عَمَّاتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا عَمَّاتِ نَبِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا عَمَّاتِ حَبِیْبِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا عَمَّاتِ الْمُصْطَفٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکُنَّ وَاَرْضَاکُنَّ وَاَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَکُنَّ وَمَسْکَنَکُنَّ وَمَحَلَّکُنَّ وَمَاْوٰکُنَّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

۵۲۷	ثم تزور سیدنا اسمٰعیل بن امام جعفر الصادق رضی عنہ	

السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَنَا اِسْمٰعِیلَ بْنَ اِمَامِ جَعْفَرِ الصَّادِقِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلِ بَیْتِ النُّبُوَّةِ وَمَعْدَنِ الرِّسَالَةِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضٰی ۔ وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاوٰكَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ۔

۵۲۸	ثم تزور سیدنا عبد اللّٰه ابا رسول اللّٰه ﷺ	

السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا نَبِیِّ اللّٰهِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا حَبِیْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا الْمُصْطَفٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ۔

۵۲۹	ثم تزور سیدنا مالک الانصاری البیر اقدار رسول اللّٰه	

السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَنَا مَالِكَ الْاَنْصَارِیَّ الْبِیْرِ اَقْدَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صَاحِبَ نَبِیِّ اللّٰهِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صَاحِبَ حَبِیْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صَاحِبَ الْمُصْطَفٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاوٰكَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ۔

۵۳۰	ثم تزور سیدنا زکی الدین رضی اللّٰه تعالیٰ عنہ	

السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَنَا یَا زَكِیَّ الدِّیْنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ بَیْتِ النُّبُوَّةِ وَمَعْدَنِ الرِّسَالَةِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْكَ وَاَرْضَاكَ وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاوٰكَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ۔

۵۳۱	ثم تزور سیدنا علی عریضی رضی اللّٰه عنہ	

السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَنَا عَلِیَّ عُرَیْضِیْ یَا بْنَ اِمَامِ جَعْفَرِ الصَّادِقِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ

زیارت حضرت اسمٰعیل ابن جعفر صادق ۵۲۷

زیارت حضرت عبد اللّٰه پدر بزرگوار رسول خدا ۵۲۸

زیارت حضرت مالک پرستار رسول خدا ۵۲۹

زیارت حضرت زکی ۵۳۰

زیارت حضرت علی عریضی ۵۳۱

يَا أَهْلَ النُّبُوَّةِ، وَمَعْدَنَ الرِّسَالَةِ، رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضٰى وَ
جَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَأْوَاكَ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

۵۳۲ زیارت حمزہ بروز پنجشنبہ

۵۳۲	ثُمَّ تَزُوْرُ سَيِّدَنَا حَمْزَةَ فِيْ يَوْمِ الْخَمِيْسِ وَيَقُوْلُ	

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا حَمْزَةُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ نَبِيِّ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ حَبِيْبِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ الْمُصْطَفٰى، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الشُّهَدَاءِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَسَدَ اللّٰهِ وَأَسَدَ رَسُوْلِهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَحْشٍ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا شَمَّاسَ بْنَ عُثْمَانَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَاءَ أُحُدٍ كَافَّةً عَامَّةً۔

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

۵۳۳ زیارت شہدا بیرون قبہ

۵۳۳	ثُمَّ تَزُوْرُ شُهَدَاءَ خَارِجَ الْقُبَّةِ	

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَاءُ يَا سُعَدَاءُ يَا نُجَبَاءُ يَا نُقَبَاءُ يَا أَهْلَ الصِّدْقِ وَالْوَفَاءِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهِ، سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَاءَ أُحُدٍ كَافَّةً عَامَّةً وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

۵۳۴ ثنیۃ الثنایا پر دعا اور نماز [illegible]

۵۳۴	ثُمَّ يَأْتِيْ ثَنِيَّةَ الثَّنَايَا وَيُصَلِّيْ وَيَدْعُوْا	

اَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذِهِ ثَنِيَّةُ الثَّنَايَا وَمُصَلّٰى نَبِيِّنَا وَشَفِيْعِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ، اَللّٰهُمَّ كَمَا بَلَّغْتَنَا فِي الدُّنْيَا زِيَارَتَهُ وَمَآثِرَهُ الشَّرِيْفَةَ فَلَا تَحْرِمْنَا يَا اللّٰهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ فَضْلِ شَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

۵۳۵ مسجد قبلتین میں [illegible] نماز و دعا

۵۳۵	ثُمَّ يَأْتِيْ مَسْجِدَ قِبْلَتَيْنِ فِيْ يَوْمِ الثُّلَاثَاءِ وَيُصَلِّيْ فِيْهَا وَيَدْعُوْا بِهٰذَا الدُّعَاءِ	

اَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا الْمَسْجِدُ قِبْلَتَيْنِ وَمُصَلّٰى نَبِيِّنَا وَحَبِيْبِنَا وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ

وصحبه وسلم اللهم انك قلت وقولك الحق في كتابك المنزل على صدر نبيك
المرسل. قد نرى تقلب وجهك في السماء فلنولينك قبلة ترضها فول وجهك شطر
المسجد الحرام وحيث ما كنتم فولوا وجوهكم شطره اللهم كما بلغتنا في الدنيا زيارته ومآثره الشريفة فلا
تحرمنا يا الله في الآخرة من فضل شفاعة محمد صلى الله عليه وآله وصحبه وسلم واحشرنا في زمرته
وتحت لوائه وامتنا على محبته وسنته واسقنا من حوضه المورود بيده الشريفة
شربة هنيئة مريئة لا نظماء بعدها ابدا. انك على كل شيء قدير.

٥٣٢	ثم يأتي المسجد الذي في طريق القبلتين وهي بقعة متبركة	

ثم الغار فوق جبل سلع ويصلي ويدعو بهذا الدعاء اللهم كما بلغتنا في الدنيا
زيارته ومآثره الشريفة فلا تحرمنا يا الله في الآخرة من فضل شفاعة محمد صلى الله
عليه وآله وسلم واحشرنا في زمرته الى اخره كما مر.

٥٣٣	ثم يأتي مسجد قباء يوم السبت ويصلي فيها ويدعو بهذا الدعاء	

اللهم ان هذا المسجد مسجد قباء ومصلى نبينا وحبيبنا وسيدنا محمد صلى الله عليه وسلم
اللهم انك قلت وقولك الحق في كتابك المنزل على صدر نبيك المرسل لمسجد ا
سس على التقوى من اول يوم احق ان تقوم فيه فيه رجال يحبون ان يتطهروا والله
يحب المطهرين. اللهم طهر قلوبنا من النفاق واعمالنا من الرياء وفروجنا من
الزناء والسنتنا من الكذب والغيبة واعيننا من الخيانة فانك تعلم خائنة الاعين
وما تخفي الصدور. ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنكونن من الخاسرين
ثم يأتي عند طاقة الكشف في ركن مسجد قباء ومنزل الآية ومبرك الناقة. و
هناك اربعة مساجد ويصلي ويدعو بهذا الدعاء. اللهم كما بلغتنا في الدنيا
زيارته الى اخره كما مر.

٥٣٢ غار جبل سلع پر نماز ودعا پڑھنا

٥٣٣ دعاے مسجد قبا

ثم یاتی مسجد الشمس و مسجد الاجابۃ و مسجد جمعۃ و مسجد بنان تجارۃ جانب قباء ۳۸

ثم یاتی مسجد مائدۃ قریب البقیع و مسجد الاجابۃ الثانی و ھو قریبہ و یصلی فیھا و یدعو ما شاء ھذہ القافلۃ الوداع وقت الرخصۃ الوداع یا رسول اللہ الفراق یا نبی اللہ الامان یا حبیب اللہ لا جعلہ اللہ تعالیٰ اخر العھد لا منک ولا من زیارتک ولا من الوقوف بین یدیک ان عشت ان شاء اللہ تعالیٰ فی خیر و عافیۃ و صحت و سلامۃ جئتک و زرتک و تمسحۃ باعتابک وان مت فاودعت عندک شھادتی و امانتی و عھدی و میثاقی من یومنا ھذا الی یوم القیمۃ وھی شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔

محراب النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم

محراب سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

محراب سلیمان سلطان الروم

۳۹ المنارۃ خمسۃ

منارۃ رئیسۃ منارۃ سلیمانیۃ منارۃ اشکلیۃ منارۃ باب رحمن منارۃ باب السلام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا محمد و الہ وصحبہ اجمعین۔

شارع علیہ السلام نے علاوہ فوائد روحانی کے دنیاوی برکتوں کو نظرانداز نہیں فرمایا یہ امر بخوبی تاریخ سے ثابت ہے کہ۔

زمانہ جاہلیت میں عربوں کے اطوار وحشیانہ تھے۔ زمانہ جاہلیت میں اخلاق کی شائستگی اور تہذیب کی روشنی عربوں میں نہ تھی گو انکی حالت دیگر غیر مہذب اور وحشی اقوام سے بدرجہا بہتر تھی مگر اصنام پرستی اس قسم کی تھی کہ سیکڑوں بتوں کو اپنا معبود و خالق بنا رکھا تھا علاوہ ازیں شراب خواری۔

قماربازی - تیرون کے ذریعہ سے فال وشگون لینا کثرت ازدواج قتل انسان اور بہت سی خراب عادتین اونمین مروج تہین -

وید البنات یعنی دخترکشی

وحشیانہ رسم ورواج مین غالبًا سب سے بدتر یہہ دستور تہا کہ وہ اپنی دختران کو پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کردیا کرتے تہے -

زمانہ حال مین بہی اوسکا اثر اتنا باقی ہے کہ بدوی فرقہ کے عرب لڑکیون کے پیدا ہونے کو بجاے برکت کے اپنے لئے باعث نحوست وننگ سمجہتے ہین - اب تک بعض قبیلون مین لڑکیان نگاہ نفرت سے دیکہی جاتی ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پہلے لڑکیون کو زندہ دفن کرنے کی رسم بہت ہی مروج تہی اور اس دستور کو عرب وید البنات کہا کرتے تہے -

عربون کی ایک ضرب المثل تہی کہ بہترین داماد قبر ہے اور باپ ہی اپنی دختر کو اپنے ہاتہہ سے اکثر قتل کیا کرتا تہا -

عثمان نامی ایک عرب سردار زمانہ جاہلیت کی رقت

عثمان ایک سردار زمانہ جاہلیت کا ذکر ہے کہ سواے ایک دفعہ کے اوسکی آنکہون سے کبہی آنسو نہین نکلے اور وہ موقعہ یہہ تہا کہ ایک دفعہ وہ اپنی چہوٹی سی لڑکی کو زندہ دفن کررہا تہا دفن کے وقت کچہہ قبر کی مٹی اوسکی ڈاڑہی پر لگ گئی - صغیر سن دختر نے جوش محبت پدری کیوجہ سے اپنے باپ کی ڈاڑہی پر سے مٹی اپنے ہاتہہ سے ہٹادی اس خوردسال بچی کا جوش محبت دیکہکر یہ سنگدل باپ اوسوقت بہت رویا اور اوس کو بیحد رقت ہوئی -

حجر اسود اور کعبہ کے ۳۵۰ بتون کا ذکر

بت پرستی کا یہہ حال تہا کہ خاص کعبہ مین جو مقدس ترین جگہہ ہے تین سو پچاس بت رکہے ہوئے تہے اور انہین مین وہ مشہور پتہر حجر اسود بہی تہا جو جنت کا پتہر ہے اوس قوم مین جو سر سے پانون تک بت پرستی مین ڈوبی ہوئی تہی ایک پیغمبر پیدا ہوا جس نے اونکو خدا کے احکام اوسکی قدرت کی نشانیان اوسکی یکتائی کی دلیلین سنائین وہ کتاب جس مین حکمت کی باتین تہین - دی -

اوس رسول صلعم نے اونکو ایک خدائے ذوالجلال کی عبادت سکھائی اونکو ایک دوسرے سے الگ اور اپنے آپس کا دشمن پاکر میل و محبت کے ایک رشتہ مین جوڑ دیا۔

وحشیانہ رسمون کا ترک کرنا

اس وحشیانہ رسم اور مذموم رواج قتل دختران کے ترک کردینے کے لئے بڑی فصاحت و بلاغت آمیز حکم مین اپنے غصہ کا اظہار فرمایا اور قوم کو وہ تمام عذاب بتائے جو حشر کے دن نازل ہونگے فرمایا کہ اوسدن کیا جواب دوگے جبکہ دخترون کی بابت جنکو زندہ دفن کردیتے ہو اللہ تعالیٰ تمسے مواخذہ کریگا اور استفسار ہوگا کہ کس جرم کی سزا مین تمنے اونکو مار ڈالا بالآخر اس ہدایت اور نصیحت سے عربون نے یہ مذموم رسم ترک کردی۔

آپ کی تعلیم کا فوری یہ اثر ہوا کہ

حضرت جعفر طیارؓ کی بادشاہِ حبش سے گفتگو

حضرت جعفر طیارؓ جب نجاشی بادشاہ حبش کے ملک مین ہجرت کرکے گئے تو اس سے بیان کیا کہ اے بادشاہ ہم جہالت کی تاریکی مین پڑے ہوئے تھے اور بتون کو پوجتے تھے ہم ہوا و ہوس کے بندے تھے اور بجز زبردستی کے کسی قانون کے پابند نہ تھے۔ استنے مین خدا نے ہم مین ایک شخص پیدا کیا جو ہماری قوم کا ہے اور نسباً نجیب ہے اور ایک مدت سے اپنی خوبیون کی وجہ سے معزز و محترم ہے اسی پیغمبر نے ہمین خدا کی توحید تعلیم کی اور یہ سکھایا کہ ہم اپنے آباو اجداد کے خیالات و اوہام کو چھوڑین پتھر و لکڑی کے بتون کی پرستش ترک کرین اوسنے ہمین برائی سے بچنا قول کی معاملات مین راستبازی اپنے مان و باپ اور ہمسایہ کے ساتھ احسان کرنا تعلیم کیا۔ اوسنے ہمین عورتون کی آبرو پر حملہ کرنے یتیم کے مال کھانے سے منع کیا اوسنے ہمین نماز۔ روزہ۔ زکاۃ کا حکم دیا۔ ہمنے اوسکی رسالت کو مان لیا اور اوس مذہبی و اخلاقی تعلیم کو جو وہ خدا کے پاس سے لایا ہے قبول کرلیا۔

میور صاحب لکھتے ہین کہ ایک مدت سے کہ معظمہ اور کل عرب روحانی جذبون سے بالکل بیخبر تھا عیسوی یہودی فلسفی دین کا اون پر بہت ہی تھوڑا اثر پڑا تھا اونکے دلون کی بعینہ وہی کیفیت تھی جیسے کہ ایک بہت بڑی جھیل جابجا سے کچھہ متحرک ہوگئی ہو لیکن وہ پانی جو اوسکے تہ مین ہے

اوسکو اصلا خبر نہو۔ اہل عرب کے دل وہم پرچمے اور بدگمانی مین غرقاب تھے۔

اونکا یہہ عام دستور تہا کہ بڑا بیٹا اپنے باپ کے مرنے پر اوسکی بیبیون سے (اپنی حقیقی مان کے سوا) شادی کر لیتا جس طرح اور جایداد ترکہ مین پاتا اوسی طرح اوسکی بیبیون کو بہی حاصل کرتا۔

غرور وافلاس نے ہندوؤن کی طرح دختر کشی کی بُری رسم کو انہین جاری کر دیا تھا ان لوگون نے آنے والی زندگی (قیامت یا آخرت) اور ثواب کا نام تک نہین سنا تہا ذرا ملک عرب کو آنکھہ اٹھا کر دیکھو کہ رسول صلعم سے پہلے تمام ملک مین کیسے بلاخیز تاریکی چہارہی تہی اور اب چند ہی سال گذرے تہے کہ یکایک کیسی کایا پلٹ ہوگئی۔ ہر طرف صلح واتفاق کا نور چمکنے لگا وہ عرب جو پہلے بددینی اور بداخلاقیون کا ریگستان تہا جہان کل اخلاقی اور خدائی باتین بیدریغ غارت کی جارہی تہین وہی عرب اب ایک نہایت پرفضا اور خوشنما باغ بنگیا۔

موسوی اور عیسوی دین بہت دنون سے عرب کو جہالت کے گڑہے سے نکالنے کی کوشش کر رہے تہے لیکن یہ بات صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اوٹہا رکہی گئی تہی کہ وہ اپنے اوس موثر آواز سے جو انسان کی روح کو فطرتی نور مین سے آئے۔ اونکے کانون سے پردے الگ کرین اونکے مالک سے اونکا رشتہ جوڑ دین۔ اونکو ظلمت سے نکالین چنانچہ آپنے خدا کی حضوری اون لوگون پر بخوبی ثابت وظاہر کردی اسوقت اہل عرب کے مقاصد صرف دنیاوی نہ تہے بلکہ وہم وقیاس سے بڑھکر پاک چیز اب اونہین برابر سخاوت۔ نیکی۔ عدل اور محبت کیطرف پکارتی تہی اب اونکا خدا پتہر اور کاٹہہ کا خدا نہ تہا بلکہ وہ قدرت والے ان دیکھے رحمان کو پوجتے تہے سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اہل عرب کی سوتی قسمتون کو جگانے والے تہے آپ ایک چشمۂ فیض تہے جہان سے امید کے جہرنے چارون طرف پہیلے۔

آپ نے لوگون کو خدا کی اطاعت وعبادت سے برخوردار کیا۔ کل اہل عرب کی اب ایک خواہش یہ تہی کہ خدا کی عبادت ودنیا کے کامون مین کرین۔ رسالت مآب صلعم کی بیس برس کی ہدایت

اونکے دلون مین - رگون مین - لہو مین اوتر گئی تہی - قانون اور اخلاق اب الگ الگ دو چیز نہین سمجہے جاتے تہے -

آپکی زندگی ہی مین کل آپکے مقاصد کا پورا ہوجانا ایک ایسی بات تہی جسکی نظیر کہین نہین ملتی اسی سے دوسرے پیغمبرون اور ہادیون پر آپکی بزرگی ثابت ہے -

موسیٰ علیہ السلام - عیسیٰ علیہ السلام - سقراط - افلاطون - زردشت - سکہیامنی (بدہ کا مذہب کا بانی) وغیرہ ہر ایک سے نے انسانی جماعت کی ترقی مین کوشش کی تہی لیکن اونکے عمدہ خیالات پورے ہونے نہ پائے کہ وہ سب کے سب اپنے مقصد کو بغیر پورا کئے اس دنیا سے رحلت کر گئے اور اپنے اپنے کامون کو خود اونکے شاگردون اور بادشاہون کے سپرد کر گئے[1] -

یہ فضیلت صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے واسطے امانت اوٹہا رکہی گئی تہی کہ آپ اپنی رسالت اور نیز سب پیغمبران خدا اور ہادیون کی رسالت بذات خود پوری کرین یہ صرف آپ ہی کے لئے تہا کہ کل روحانی اور اخلاق نعمتون کی تکمیل ہوتی ہوئی اپنی آنکھون سے دیکہ لین اس اتنے بڑے کام کو ایسی تکمیل کے ساتہہ خدا کے سوا اور کسنے کیا -

جب آپ اپنا کام پورا کر چکے تو آخری حج کے لئے آپ ۲۵ ذیقعدہ کو ایک جم غفیر کے ساتہہ مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے جب مکہ معظمہ پہونچے تو آپنے حج کے قبل عرفات پہاڑ پر چڑہکر لوگون کو مخاطب کرکے وعظ فرمایا جو مسلمانون کے دلون سے اب تک نہین بہولا ہے -

وعظ اے میرے پیارے خدا کے بندو میری باتون کو سنو کیونکہ مین نہین جانتا کہ دوسری سال بہی تم لوگون کے سامنے وعظ کہنا مجہے نصیب ہو -

تم لوگون کے مال واسباب ایک دوسرے کے لئے ویسے ہی حرام ہین جیسے اس مقدس گہر (بیت الحرام) بزرگ شہر (مکہ) معزز مہینہ (شہر حرام) پاک دن (یوم النحر) یعنی ذی الحجہ کی دسوین کو تم لوگون کا باہم خونریزی کرنا - یاد رکہو تمہین ایک دن خدا کے سامنے جانا ہے اور

[1] یوشع بنی اسرائیل مین قسطنطین عیسائیون مین - دارا زردشتیون مین - اسوکا بودہ مین ۱۲

حساب دینا ہے۔

اے لوگو تمہاری بیبیون پر تمہارا حق ہے اور اونکا تمپر خدا ہی کی ضمانت پر یہ تمہارے حوالہ کی گئی ہین اور خدا ہی کے پاک لفظ نے ان کو تمپر حلال کیا ہے اون سے شفقت سے برتاؤ کرنا اور اچھا ناؔ اون سے کوئی قصور ایسا سرزد ہوجاوے کہ جس کو تم معاف نہین کر سکتے تو اون سے جدا ہوجاؤ وہ خدا کی بندیان ہین اونکے ساتھہ بدشتی و سختی سلوک نکرنا چاہئے۔

تم اپنے غلامون کو وہی کہلاؤ جو خود کہاؤ۔ مسلمان ایک دوسرے کے بہائی ہین ایک کا مال دوسرے کو حلال نہین جب تک وہ خوشی سے ندیوے دیکھو ظلم نکرنا۔

جو حاضر ہین اوسے لازم ہے کہ غائب کے لوگون کو ان باتون کی خبر کردے کیونکہ یہہ ممکن ہے کہ وہ شخص تم لوگون سے زیادہ حافظے والا ہو اور میری باتون کو زیادہ یاد رکہہ سکے۔

آپ نے خیرات وزکات کی بہت وسیع تعریف فرمائی آپ نے فرمایا کہ سب سے زور آور نیک آدمی وہ ہے جو اس طرح خیرات کرے کہ داہنے ہاتہہ سے دے اور بائین کو خبر نہو وہ شخص سب پر غالب آتا ہے۔

ہر نیک کام خیرات ہے مسلمان بہائیون کو دیکہکر خوش ہونا خیرات ہے نیک کام کرنے کے لئے وعظ کہنا خیرات ہے۔ بہٹکے ہوؤن کو راہ بتادینی خیرات ہے اندہون کی مدد کرنا خیرات ہے راہ پر سے پتہر یا کانٹون کا الگ کر دینا خیرات ہے پیاسون کو پانی پلانا خیرات ہے۔

ایکبار آپ نے فرمایا کہ انسان کی سچی دولت وہ نیکی ہے جو اس جہان مین دوسرون کے ساتھہ کرتا ہے جب وہ مرجاتا ہے تو دنیا کے لوگ پوچہتے ہین کہ وہ کسقدر دولت چہوڑ کر مرا لیکن اوسکی قبر کے فرشتے پوچہتے ہین کہ وہ کتنی نیکی چہوڑ کر آیا۔

زبانی خیرات کے بارہ مین بہی آپ نے بہت کچہہ ہدایت فرمائی ہے آپ نے فرمایا کہ کسی کی برائی نکرنا۔ صرف بڑی بڑی باتین ہی رسول اللہ صلعم نے لوگون کو نہین سمجہائی تہین بلکہ عام مدارات اور شائستگی کی بہی تعلیم فرمائی تہی۔

آپ کا حکم تھا کہ گھر مین داخل ہوتے اور رخصت ہوتے وقت گھر کے رہنے والون کو سلام کیا کرو دوستون اور راہ چلنے والون کو سلام کا جواب دیا کرو جو گھوڑے پر چڑھا ہوا وسکو لازم ہے پیادہ پا چلنے والون کو پہلے سلام کرے۔ جو کھڑا ہے بیٹھے ہوئے لوگون کو پہلے سلام کرے۔ چھوٹی جماعت بڑی جماعت اور جوان بوڑھون کو پہلے سلام کیا کرین۔

جب آپ اپنے واعظون کو کہین بھیجتے تو اونکو یہ ہدایت فرماتے کہ دیکھنا لوگون کے ساتھہ اخلاق سے پیش آنا اونکو خوش رکھنا کبھی کسیکو نفرت کی نظر سے نہ دیکھنا۔

جب اہل کتاب تمسے ملین اور پوچھین کہ بہشت کی کنجی کیا ہے تو جواب دینا کہ حق بات کا مان لینا اور نیک کام کرنا۔

آپکا خلق وغصہ موافق قرآن کے تھا اپنے نفس کے لئے نہ کبھی کسی پر غصہ فرمایا نہ انتقام لیا لیکن جس وقت خدا تعالی کے حقوق مین کوئی حق ضایع کیا جاتا تو محض خدا کے واسطے اوس وقت انتقام لیتے آپ کریم وشجاع ترین مردمان۔ نہایت راست گو۔ سب سے زیادہ عہد وفا فرمانے والے بیحد حلیم اعلی درجہ کے باحیا۔ سب سے زیادہ متواضع۔ خلق خدا پر نہایت شفیق۔ دوستون کے گرامی رکھنے والے تھے۔ جو کوئی اچانک آپکو دیکھتا اوسپر ہیبت طاری ہوتی جو حضوری حاصل کرتا وہ گرویدہ ہوجاتا۔ جس شخص سے آپ ملاقات فرماتے تقدیم سلام کرتے۔ اپنے یارون کی ملاقات کے واسطے آپ شانہ ولباس وغیرہ کے ساتھہ زینت وتجمل فرماتے۔ اپنے اصحابون کے خبر گیران رہتے اونکا حال پوچھتے کوئی بیمار ہوتا تو عیادت فرماتے۔ اگر کوئی آزردہ ہوجاتا تو اوسکے مکان پر جاتے اپنے دوستون کے ساتھہ باغون کی سیر فرماتے۔ قوم کے سردار کو دلاسا دیتے۔ اہل فضل کو گرامی رکھتے عذر خواہ کے عذر کو قبول کرتے۔ زبردست وکمزور آپ کے نزدیک سچی بات کہنے مین یکسان تھا۔

اپنی سواری کے وقت کسیکو پیادہ نہین چلنے دیتے۔ اپنے خادم کی خدمت کرتے۔ غلام وکنیزون کے کھانے پینے مین امتیاز نہین فرماتے۔ جب کسی مجلس مین آپ پہونچتے تو صدر مقام کا قصد نہین فرماتے اور مسلمانون کو اسی خصلت کا حکم فرماتے۔ اپنے ہمنشینون مین سے ہر ایک پر اوسکے حسب حال

مہربانی وتوجہ فرماتے آپکے ہمنشین یہ جانتے تھے کہ آپکے نزدیک زیادہ مین ہی دوست ہون - کسی کی روبرو ایسی بات نہ کرتے جس سے وہ ناخوش ہوجاوے - کسیکی بدخوئی اور بے ادبی کا مقابلہ نہین کرتے - فقرا کو دوست رکھتے اور ہمنشینی فرماتے - کسی فقیر کو بوجہ اوسکے فقر کے حقیر نہین جانتے نہ کسی بادشاہ سے بسبب اوسکی بادشاہت کے ہیبت کہاتے ہر نعمت کو بزرگ جانتے - ہمسایہ کی کے حال کی خبرداری فرماتے - مہمان کو گرامی رکھتے - باتین کم کرتے مسواک کو بہت پسند فرماتے - خوشبو آپکو بیحد مرغوب تہی - آپ کے مزاج مین مزاح بہی تہا بالکل سچا مزاح فرماتے شگفتہ روئی تبسم اور خندہ جبینی مین آپ دنیا بھر سے افضل تہے -

آپ بڑے رحیم تہے - آپ کی فضیلت وبرتری اور رحم کی یہ ادنی مثال ہے سنہ ۲ ہجری کا واقعہ ہے کہ ایک دن آپ خیمہ سے کچھ دور ایک درخت کے نیچے سوتے تہے کہ غل وشور کی آواز سنائی دی آپ جاگ اوٹھے دیکھا کہ ایک شخص غورث نامی اعرابیون کا سردار تلوار لئے سرہانے کھڑا ہے اس شخص نے پوچھا کہ محمد صلعم اب کون ہے جو اس وقت تمہین بچالے - آپ نے جواب دیا - خدا - اس لفظ کا اوسپر ایسا اثر ہوا کہ خوف کے مارے اوسکے ہاتھ سے تلوار چھوٹ پڑی آپ نے اوس گری ہوئی تلوار کو اوٹھا لیا اور اوسکے سامنے اوسکو گھمایا اور پوچھا کہ اب تو بتلا کہ اس وقت تیرا بچانے والا کون ہے اوسنے کہا کہ افسوس کوئی نہین -

آپ نے فرمایا کہ رحیم ہونا مجھسے سیکھ اور یہ فرماکر تلوار کو نیام مین کرلیا - آپ کی اس ادا کا اوس سردار کے دل پر اتنا بڑا اثر ہوا کہ وہ مسلمان ہوگیا اور آیندہ وہ بہت پکے مسلمانون مین گنا گیا -

آپ نے دین اسلام کے ساتھ دنیوی انتظام و فوائد کو جس طرح مدنظر رکھا ہے اوسکی پابندی پوری پوری آپکے جانشین فرماتے تہے -

صحابہؓ رسول خداؐ جب اپنے لشکر کو کسی مہم پر روانہ کرتے تو سپہ سالار کو یہ ہدایت کیجاتی اپنے سپاہیون کو مہربانی ومدارات کے ساتھ رکھنا اونکے ساتھ انصاف برتنا اون سے ہر بات مین مشورہ لینا - اونکی مرضی کو دیکھتے رہنا - مردانہ لڑنا دشمن کو پیٹھ نہ دکھانا جب فتح حاصل ہو تو ضعیف و کمزور

لوگون ۔عورتون ۔بچون کو ہرگز اذیت نہ دینا۔نخیل کو برباد نہ کرنا۔میوہ دار درختون کو نہ کاٹنا۔زراعتون کو نہ جلانا۔مویشی کو بلاضرورت نہ مارنا۔راہبون اور دیرنشینون سے جو معاہدہ کرنا اوسکی خلاف نہ کرنا نہ اونکو بے سبب ستانا۔اونکی مذہبی چیزونکی حقارت نہ کرنا۔

خلافتِ اول مین جو معاہدہ اہل حیرہ سے ہوا اوسکا خلاصہ یہ ہے "اہالی حیرہ سوا ے پوجاریون کے اور اون درویشون کے جو عبادت کرتے ہین علی العموم ہرسال باج دیا کرینگے۔اسکے عوض مین مسلمان اونکے ملک کی حفاظت کرینگے اگر مسلمانون کی طرف سے اونکی حفاظت مین کوتاہی ہو تو وہ بھی خراج گزاری سے بری ہوجاوینگے۔

مسلمان میلے کچیلے کپڑون سے اسلام کی روشن ہدایتین لے کر بڑے بڑے شہنشاہون کے دربار مین جاتے تھے اونسے بیدھڑک گفتگو کرتے تھے حضرت عمرؓ کے قاصد نے جو جواب شاہ ایران کو دیا وہ یہ ہے۔

اے بادشاہ ہم ایسی ذلیل حالت مین تھے کہ ہم مین بعض اشخاص اپنا پیٹ کیڑے مکوڑے اور سانپ بچھو کہاکر بھر لیتے تھے بعض اپنی بیٹیون کو اس وجہ سے مار ڈالتے تھے کہ اونہین اپنے کہانے مین شریک کرنا پڑے۔

جہالت و بت پرستی کی تاریکی مین گرفتار۔بلاقانون بلالگام ہمیشہ ایک دوسرے کے دشمن۔ہمارا شغل یہی تہا کہ ہم آپس مین ایک دوسرے کو لوٹین اور تباہ کرین یہہ تھی ہماری پہلی تصویر۔

لیکن اب ہم ایک نئی قوم ہین اللہ تعالے نے ہم مین ایک شخص پیدا کیا جو خاندانی شرافت اور فہم و ادراک مین تمام عرب پر فایق ہے اللہ نے اوسے اپنا نبی برحق اور رسول بنایا اسی رسول کے ذریعہ سے اللہ نے ہمسے کہا۔

مین ہون اللہ واحد صمد خالق کون و مکان میرے رحم نے تمہارے لئے ایک راہبر بہیجا ہے تمہین راہِ راست پر لانے کے لئے جس راہ کی وہ تمہین ہدایت کرتا ہے وہ تمہین اوس عذاب سے بچائے گی جو مین نے آخرت مین کافرون و گنہگارون کے لئے مقرر کیا ہے اور تمہین میرے عرش

کے سامنے مقام آسایش تک پہونچاویگی۔

اس تعلیم نے بتدریج ہمارے دلون پر اثر کیا اور ہمنے پیغمبر کی ہدایت کو قبول کیا ہم نے مان لیا کہ ہمارے پیغمبر کا کلام اللہ کا کلام ہے اور اوسکے احکام اللہ کے احکام ہین اور جس مذہب کی اوسنے ہمین تعلیم دی وہی ایک سچا مذہب ہے۔ اوسنے ہماری ادراک کو چمکا دیا اوسنے ہماری جماعت مین اخوت پیدا کی اور ہمارے لئے اپنی فہم خداداد سے قانون مقرر کئے۔

اسکا یہ اثر ہوا کہ اسلام جلد جلد پہیلنے لگا چنانچہ فریج مؤرخ[۵۱] کا بیان ہے کہ جس جگہہ مسلمانون کا گذر ہوگیا وہان مذہب اسلام قایم ہوگیا ہے۔

چین۔ افریقیا ے متوسط۔ روس مین جہان عرب گئے کبہی ملک گیرون کی حیثیت سے نہین بلکہ تاجرون کی صورت مین گئے وہان اسوقت کرورون مسلمان موجود ہین۔ ان ملکون مین ساری اشاعت دین برضا ورغبت ہوئی کبہی یہ نہین سنا گیا کہ ان مذہب پہیلانے والے تاجرون کی اعانت کے لئے فوج بہیجی گئی ہو۔ جہان یہ مذہب ایک مرتبہ قایم ہوگیا پہر یہ پہیلتا ہی رہا اس مذہب کی برکتین ہر جگہہ نظر آتی ہین۔

موسیو دوال نہایت درست لکہتے ہین۔

اسلام ہی کی بدولت لکڑی کی مورتین اور بت اس ملک سے مفقود ہوگئے ہین۔ انسان کی قربانی اور آدم خوری موقوف ہوگئی ہے۔ عورتون کے حقوق مقرر ہوگئے ہین۔ تعدد ازدواج محدود و باقاعدہ ہوگیا ہے حقوق خاندانی مضبوط و مستحکم ہوگئے ہین۔ غلام خاندان کا ایک جزو بن گیا ہے آزادی کا دروازہ اسکے سامنے کہلا ہوا ہے۔ نماز۔ و روزہ و زکاۃ اور مہانداری نے اوضاع قومی کو پاک و برتر بنادیا ہے انصاف وخیرات کا خیال ہر شخص مین پیدا ہوگیا ہے حکام نے معلوم کرلیا ہے کہ اونکے بہی ایسے ہی فرایض ہین جیسے انکی رعایا کے۔ یہان کی معاشرت باقاعدہ اصول پر قایم ہوگئی ہے اور یہان بہی مثل اور حکومتون کے بے انصافیان ہون تو انصاف الٰہی نے

---

[۵۱] تمدن عرب صفحہ ۵۵۴ و ۵۵۵۔

اوسکی سختیون کو کم کر دیا ہے اور حیات جاودانی کی امید جو آسودگی پیدا کرنے والی اور سختیون کا معاوضہ دینے والی ہے مظلوم کو اپنی مصیبت پر قانع کر دیتی ہے۔ یہہ ہین وہ فوائد جو مذہب اسلام نے غیر مذہب اقوام کو پہونچائے ہین۔

اوایل[۵] زمانہ اسلام مین عربون کے اخلاق بمقابلہ اور اقوام و نیز عیسائیون کے بہت اعلیٰ درجہ کے تھے اونکا انصاف اونکا اعتدال اونکی نیکی اور اقوام مفتوحہ کی رواداری اونکے عہد و پیمان کی استواری اونکا سپاہیانہ برتاؤ یہہ کل خصایص نہایت عجیب وغریب دوسرے اقوام کے مقابلہ مین علی الخصوص زمانۂ جنگ صلیبی کے اہل یورپ کے مقابل مین حیرت انگیز تھے ہین۔

اگر ہم مذہب کے اثر کو اسقدر مان لین جیسا عموماً سمجھا جاتا ہے تو ہمین کہنا پڑے گا کہ قرآن کا اخلاق انجیل کے اخلاق سے بہت بڑہا ہوا ہے کیونکہ مسلمانون کی نیک چلنی عیسائیون کی نیک چلنی سے بدرجہا بڑہی ہوئی ہے۔

احکام شریعت کے بموجب جملہ مسلمان آپس مین بھائی ہین اور حج بیت اللہ اسی تقویت اخوت دینے کے لئے زیادہ تر قایم ہوا ہے۔ تمام اقطاع عالم کے ہر مقام سے مسلمانون کا ایک وقت معین پر جمع ہونا ملکی خیالات کے لحاظ سے بہی بعید پر نتایج ہے شارع علیہ السلام کا منشاء علاوہ فوائد روحانی کے تجارت و تمدن و آبادی و بہبودی قوم پر بہی خاص اثر کرنے والا ہے۔

یہی سفر خدا کی جانب سے ایسا ہے کہ علاوہ فوائد دنیاوی کے دینی سرخروئی بہی میسر ہے اور ارکان ایمان کا سب سے آخر رکن ہے جسکی نوبت سال مین ایکبار ہمیشہ آتی ہے جس کے ذریعہ سے ہزارہا گوشہ نشین زمانہ کی رفتار سے باخبر ہو جاتے ہین۔

حج کے فرض ہونے مین حکمت و فوائد

عبادت حج مین جو جو از حکمتین پائی جاتی ہین ساری دنیا کے عقلا بہی اوس پر حاوی ہونے سے عاجز ہین مثلاً یہی دیکھئے ہر سال تمام دنیا کے مختلف مقامات اور مختلف مذاق کے مسلمان ہم خیال ہو کر ایک خدا کی بجاآوری حکم مین مصروف ہوتے ہین جسکی وجہ سے اونمین

---

[۵] تمدن عرب صفحہ ۳۹۴۔

باہمی تعارف ہوجاتا ہے خیالات کا تبادلہ ہوتا ہے اور باہمی الفت کی بنیاد پیدا ہوجاتی ہے ایک دین کے پیرو ایک ہی مقصد کو پیش نظر رکھتے ہین اپنے ارحم الراحمین مولی سے طلب مغفرت کرتے ہین۔

حج کے بہت سے اعمال ہین جن کی وجہ سے عقیدت کیش حاجی کی آنکھون مین باعظمت مرسلان خدا اور اللہ کے نیک بندون کے کارنامے پھر جاتے ہین۔ ابوالبشر حضرت آدمؑ اور اونکی زوجہ حضرت حوا علیہما السلام کی التجا اپنے خدا کے سامنے اونکی توبہ حضرت ابراہیم اور اونکے بیٹے حضرت اسمعیلؑ اور حضرت ہاجرہ علیہم السلام کے واقعات صاف بتا رہے ہین کہ یہہ بزرگوار اطاعت خدا مین کیسے سرگرم تھے آزمایش کے وقت کیسے ثابت قدم نکلے خدا کے احکام سے سرمو تجاوز نہین کیا جس کا اونی نتیجہ یہ ہے کہ زائر کے دل مین ایک ولولہ وجوش اور اون بزرگوارون کے اقتدا کرنے کا شوق پیدا ہوتا ہے اونکے فضائل پسندیدہ کے اتباع کو جی چاہتا ہے کہ خدا کی جناب مین توبہ کرین اوسکی طرف رجوع ہون۔ صبر اختیار کرین تسلیم و رضا سے کام لین اور اوسکی طرف مراجعت کو ہر وقت طیار رہین۔

اعمال حج مین انسانی خیال اور عادات کی رعایت احرام و طواف وسعی وغیرہ کی حکمتین۔

ترتیب اعمال مین ایک اعلیٰ درجہ کی فلسفیانہ حکمت ملحوظ رکھی گئی ہے۔ روحانی فوائد اور مذہبی عقائد کو علیحدہ کر کے دیکھیئے تو قادر مطلق حاکم ازلی اور شارع علیہ السلام نے معناً دنیاوی بادشاہون اور مجازی فرمان روائون کی اطاعت و ادب کا کس خوش اسلوبی سے حکم فرمایا ہے۔

انسانی طرز عمل ان اعمال کا ایک ایسا بدیہی سبق ہے کہ جس سے عامل کو سلطان وقت کے حضور مین تمہد دردا کا فقیرانہ لباس اور فریادی پیراہن پہنکر مظلومہ حالت بنا کر اپنے ابنائے جنس کے مظالم سے دادخواہی چاہنا یا عطائے نعمت کے پیرایہ مین اظہار ارادت کرنا خواہ مخواہ یاد آہی جاتا ہے۔

صفائی قلب اور بصیرت باطن اگر کدورت وغفلت کے تاریک پردون کے اوٹھا دینے کی

توفیق نیک رکہتی ہو تو عمر بہر مین ایک دفعہ کا یہ سفر فرض جسکا موقع ہر سال مسلمانون کو ملتا ہے۔ اس دور و دراز سفرِ آخرت - تیرہ و تار راہِ عدم - سخت و صعب امتحان کی دشواریون - مصیبتون اور زحمتون سکے دور کرنے سکے لئے ایک پروانہ راہداری اور قندیل راہ بن جاتا ہے۔

صورت حال یون سمجھئے کہ ایک غریب مظلوم اپنے مخالفون کی ایذاؤن سے تنگ آکر نہایت عجز و انکسار کے ساتھ کمال خشوع و خضوع کی حالت مین وادرس سلطان کی بارگاہ پر حاضر ہوتا ہے اور ملحوظ رکھتا ہے کہ آداب سلطانی اور طریقہ عقیدت مین ذرا بھی فروگذاشت نہو حضور مین باریاب ہوکر بعد ثنا و صفت عرض مدعا کرتا ہے فریادی بنکر واد چاہتا ہے جوشش عقیدت مین ہاتھون کو بوسہ دیتا ہے بعد حصول تمنا اوسی عجز و نیاز کے ساتھ واپس ہوتا ہے۔

وہ اعمال یہ ہین کہ بیت اللہ کا طواف - صفا و مروہ کے مابین سعی - عرفے مین قیام مزدلفہ مین وقوف اوسکے بعد منیٰ مین اوترنا - شیطان علیہ اللعن کی ناکامیابی یاد کرکے پتہر پہینکنا نتیجہ اعمال یہ ہے کہ بندہ کی اطاعت و فرمان برداری ثابت اور ہادیان شرع متین کی متابعت ہوجاے ان خدمات کی بجا آوری کی حالت مین جب حاجی مقام منیٰ مین اپنے مولیٰ کے مہمان بننے کا شرف حاصل کرتے ہین تو احرام کی حالت مین جو ممنوعات تہے وہ مباح ہوجاتے ہین اور مبارک عید کا دن نہایت خوشی و عیش مین گزارتے ہین منیٰ سکے بعد مکہ مین حاضر ہوکر آخری طواف کرکے گویا اپنے وطنون کو واپس جانے کی اجازت حاصل کرتے ہین۔

جدائی بیت اللہ کے وقت جو صدمہ ہوتا ہے اُسکو وہی دل سمجھ سکتا ہے جسکو دیار محبوب مین حظ قیام حاصل ہوا اور پہر وہان سے رخصت کیا جاوے۔ وطن پہونچنے پر اونکے دل خوشی سے بہرے ہوتے ہین وہ سمجھتے ہین کہ خدا نے اونکی مغفرت کردی اپنی نعمتون سے مالامال کردیا اپنے گھر بلاکر شرف مہمانی عطا فرمایا اور بخیر و خوبی اعزا و اقربا مین واپس پہونچادیا ہ

سرخوشِ احسان شدہ باخود بہ الحان آمدہ	مضطرب بستم ز خلوت گاہِ سلطان آمدہ

رباعی

صحت نامہ مرأت العرب یعنی سفرنامۂ نادر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳	۱۱	حالات	حالات سے	۵۴	۸	بحرہ وجدہ	بحرہ وحدہ
۷	۲۱	محبور	مجبور	۵۸	۵	پردیس	پیرآیس
۸	۱۳	جاسگنے	جاسگتے	۵۹	۱۸	قبل از	قبل ازعصر
۱۰	۶	نمائی	بنمائی	۶۱	۷	مسافردن	مسافر
۱۲	۸	سترہ	تیرہ	۶۲	۲	عبید	عبید
۲۰	۲۱	تندرسٹی	تندرستی	۶۳	۱۳	کہ مدفن	کہ یہ مدفن
۲۵	۱۳	کیس	کتنی	۶۷	۲۱	جکی	جلی
۲۹	۱۴	بندرگانون	بندرگاہون	۶۵	۳	پربہی	پہ بہی
۳۶	۲	انیہ	انبہ	۶۹	۴	مذاہب	مذتہب
۳۷	۱۴	ایاگیا	کرنیاگیا	۶۵	۱۲	اسکوہی	اسکوبی
۳۹	۱۴	غریتہ جہاز	عرشتہ جہاز	۶۹	۱۸	روضہ مین	روضہ من
۴۰	۱۹	الکڑی	الکٹڑی	۷۱	۲	سرسے	بہتر ہے
۴۲	۱۸	آلہٰہ	البتہ	۷۲	۱۴	سننے کی	سنے کی
۴۳	۶	یاقطع	باقطع	۷۵	۲	ابن اُمیہ	ابن اُبیّ
۴۴	۴	ترقی	یہ ترقی	۷۶	۳	گماٹ	کمات
۴۴	۴	کانسل	کانسٹبل	۷۷	۱۹	مناحم	مناحذ
۴۴	۱۲	غصیان	غثیان	۷۷	۲۰	عمامہ	تمامہ
۴۶	۱۶	وہ کہ	وہ یہ کہ	۷۸	۲	قبہ ہے	قبہ ہے جسمین
۴۸	۱۷	بندرگاہ	بندرگاہ سے	۷۹	۵	المعاہدہ	مائدہ
۵۱	۱۵	جنہین	جنمین	۷۹	۱۱	خریدواکر	خریدفرماکر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۳	۶	بیرمعاش	بیرمعاشی
۸۴	۹	سبے اصل بہت	سبے اصل سبب
۸۵	۱۴	عبد	عید
۸۸	۹	مین اب بہی	مین بہی
۸۹	۱۰	مبداے	مبدۂ
۹۹	۱۴	دو دروزون	وروزون
۱۰۰	۴	درزون	دروزون
۱۰۳	۱۱	کمپال	یکہال
۱۱۱	۴	بلبند	بلد
۱۱۲	۱۴	فیلخانہ	سلح خانہ
۱۱۲	۱۸	سوق اللل	سوق اللیل
۱۱۴	۸	رحمتہ اللہ	رحمتہ اللہ علیہ
۱۱۵	۱۳	باب الجہاد	باب الجیاد
۱۱۷	۲	منک	منسک
۱۱۸	۸	چھوتہا	چوتہا
۱۱۹	۸	قریہ بیوس	قریہ بیسوس
۱۱۹	۱۲	بیوس	بیسوس
۱۱۹	۱۷	ساتہہ	سات
۱۲۰	۹	شمس	شمسی
۱۲۰	۱۵	عباس	عباسی
۱۲۲	۱۹	جریم	جرہم
۱۲۸	۴	اونٹون	آدمیون
۱۳۱	۶	مجمع مدینہ مین	مجمع مذہبی
۱۴۱	۴	باخبر گیران	باخبر نگران

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴۱	۱۱	کرلے	کرے
۱۴۲	۲۰	خالی حظ	خیالی حظ
۱۵۵	۱۲	جاتی	جاتی ہین
۱۶۰	۱۵	بہی آسے	بہی نہ آسکے
۱۶۳	۱۸	وہ بہی	وہی
۱۶۸	۵	ہوتے گئے	ہونے سننے گئے
۱۸۳	۱	حمیت	حمایت
۱۸۵	۱۰	رہزنون	رہزنیون
۱۸۵	۱۱	حالات	خیالات
۱۸۸	۹	حکومت سے	حکومت ہے
۱۸۸	۱۱	اسلام	اسلامی
۱۹۰	۱۴	قاضی	فیاضی
۱۹۲	۱۴	لکھنا	لکھا
۱۹۳	۹	سنئے بچے	بھتیجے
۱۹۴	۱۳	کرعب بیرعسفان	کربیر عسفان
۱۹۸	۱۱	کسی جگہہ	کئی جگہہ
۱۹۸	۱۹	بیٹھتے ہین	بیٹھنے مین
۲۰۰	۱۷	کہین سہے	کہین ہو
۲۰۲	۴	اگران	ان
۲۰۵	۳	صف جنگ	صف جنگ مین
۲۰۸	۱۱	یا عضو اگر	یا اگر
حاشیہ ۲۲۶	۱۰	بیرخداد	بیرقدار
حاشیہ ۲۲۶	۲۰	علی مرتضی رض	علی عریضی رض
۲۲۷	۲۱	صلی	صلی

اشتہار چھاپی مطبع مفید عام آگرہ

OSMANIA UNIVERSITY
COLLEGE LIBRARY.

خدا کے فضل وکرم سے اس مطبع مین ہر قسم وہر زبان کی کتابین اردو و ہندی فارسی - عربی - نہایت خوشخط صحیح وعمدہ جلد ارزان نرخ پر عمدہ سیاہی مصالحہ سے لیتھو مین طبع ہوتی ہین - عدالتون ومحکمہ بندوبست اور جنگی وغیرہ کے جملہ کاغذات بھی چھپتے ہین یہ نامی مطبع پینتیس ۳۵ برس سے اپنے فرائض منصبی کو نہایت ایمانداری اور خوش معاملگی سے ادا کر رہا ہے اور اسکی شہرت ونیکنامی روز افزون ہے اور اس مطبع مین کتب بہ نسبت اور مطابع کے بہت خوشخط و صاف وعمدہ چہاپی جاتی ہین جن صاحبونکو کچھ چھپوانا ہو انکو کیفیت نرخ وغیرہ کی خط وکتابت سے معلوم ہوسکتی ہے - نمونہ کے لئے ہمارے مطبع کی چھپی ہوئی کتابین کافی ووافی ہین فقط -

المشتہر

محمد قادر علیخان صوفی مالک ومہتمم مطبع مفید عام آگرہ

۹۱۰۶۳۲
4638

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

کتب خانہ جامعہ عثمانیہ • مجلس انتظامی

۱۔ اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس (عاملہ) و مجلس انتظامی ایک وقت میں … اپنے پاس رکھ سکتے ہیں
چالیس تصحیح جات و نصاب پانچ کتابیں … عہدہ داران جامعہ

۲۔ اساتذہ جامعہ عثمانیہ و کلیہ جات … ایک وقت میں … اپنے پاس رکھ سکتے ہیں
اور ارکین دار الترجمہ دس کتابیں … لے سکتے ہیں اور ایم اے، ایل ایل بی و تحقیقاتی جماعتوں کے

۳۔ طلبا … تین کتابیں … دو کتابیں اپنے پاس رکھ سکتے ہیں
کے طلبہ تین کتابیں اور دو ہفتہ تک اپنے پاس … ہوں تو طلبہ سے جواب
طلبہ پانچ کتابیں …

۴۔ مدت مقررہ پر کتابیں واپس نہ کی جائیں تو … لیا جائیگا
ایک آنہ یومیہ فی کتاب …

۵۔ بشرط موقع کتابیں گھر پر جاری کی جا سکینگی مگر اس غرض …
کے کتب خانہ میں کتاب کا لانا لازم ہے۔

۶۔ کتابیں گم یا خراب ہو جائیں تو … ذمہ داری
عائد ہوگی۔

۷۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان یا … نہ
لگایا جائے۔

۸۔ قلمی نسخے اور حوالے کی کتابیں
جاری نہ کی جا سکینگی فقط •